رہنماکتابچہ برائے سرکاری عہدیداران

مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات

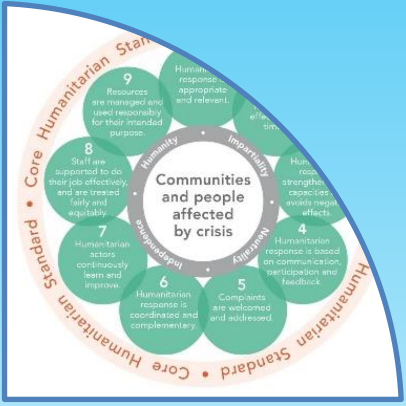

صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، سندھ

رہنما کتابچہ برائے سرکاری عہدیداران

مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات

صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، سندھ

پیغام

اس راہنمائی کتاب کا مقصد مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات سے متعلق سرکاری عہدیداران کی اہلیتوں میں اضافہ کرنا ہے۔ اس راہنمائی کتاب سے استفادہ کر کے سندھ کے صوبائی اور ضلعی سرکاری عہدیداران کو مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کے تصور اور اس کی اہمیت سے آگاہی حاصل ہو گی تاکہ وہ مضبوط دفاعی صلاحیت کی حامل کمیونیٹیز کے نقطۂِ نظر کو مکمل طور پر جان سکیں۔ یہ صوبے میں آفات سے نمٹنے کے موثر نظام کے لئے سرکاری اہلکاروں کی صلاحیت میں اضافے کی سمت ایک قدم ہے۔

یہ توقع کی جاتی ہے کہ اس راہنمائی کتاب کو حکومتی عہدیداران کی طرف سے اس کی حقیقی روح کے مطابق استعمال کیا جائے گا اور متاثرہ کمیونیٹیز کو آفات کے منفی اثرات سے موثر انداز میں بچانے میں مدد ملے گی۔

سید سلمان شاہ

ڈائریکٹر جنرل

پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، سندھ

اس مشقی کتاب میں مندرجہ ذیل ماڈیولز شامل ہیں:

ماڈیول	یونٹس
ماڈیول نمبر-1 مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کا تعارف اور اس کا عمل	یونٹ 1.1: آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات: بنیادی تصورات اور اصطلاحات یونٹ 1.2: صوبہ سندھ کا آفات اور خطرات کا پس منظر یونٹ 1.3: مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کا تصور، اہمیت، ضرورت اور عمل
ماڈیول نمبر-2 پاکستان اور صوبہ سندھ میں آفات سے نمٹنے کے انتظامات کا نظام	یونٹ 2.1: پاکستان میں آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کا ارتقا یونٹ 2.2: پاکستان خصوصاصوبہ سندھ میں آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات یونٹ 2.3: مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات میں مقامی تنظیموں کا کردار اور اہمیت
ماڈیول نمبر-3 آفات کے کیمونٹیز اور افراد پر اثرات	یونٹ 3.1: قدرتی آفات کے جسمانی، سماجی، نفسیاتی اور معاشی اثرات یونٹ 3.2: کیمونٹیز کے کمزور عناصر جیسے خواتین، بچے، بزرگ، معذور افراد اور پسماندہ گروپس یونٹ 3.3: قدرتی آفات کے طبی اثرات اور بڑے حادثاتی واقعات کو سنبھالنے میں ٹرائج سسٹم کا تصور یونٹ 3.4: سفئیر سٹینڈرڈ کا تعارف
ماڈیول نمبر-4 مقامی سطح پر کیمونٹی کی تیاری اور ہنگامی رد عمل کے انتظامات	یونٹ 4.1: مختلف سطحوں پر ہنگامی رد عمل کے انتظام کا ایک جائزہ یونٹ 4.2: ہنگامی رد عمل اور کیمونٹی تیاریوں کی اہمیت یونٹ 4.3: آفات کے خدشات میں کمی کی کمیٹیز اور ہنگامی رد عمل ٹیموں کی تشکیل (کردار اور ذمے داریاں سونپنا) یونٹ 4.4: خطرے سے لاحق کیمونٹی بنیادوں پر پیشگی انتباہی نظام اور طریقہ کار
ماڈیول نمبر-5 شراکتی خطرے کی تشخیص (پی آر اے) اور مقامی سطح پر آفات کے خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی	یونٹ 5.1: کثیر الخطرات کمزور دفاعی صلاحیت اور اہلیت کی تشخیص یونٹ 5.2: خطرے کی نشاندہی اور تشخیص- شراکتی دیہی جائزہ- مقامی سطح پر خطرے کی تشخیص کیلئے استعمال ہونے والے پی آر اے ٹولز یونٹ 5.3: آفات کے خدشات میں کمی—مقامی سطح پر آفات کے خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی (ضرورت اور اہمیت)
ماڈیول نمبر-6 مقامی سطح پر آفات کی شدت اور اثرات میں کمی کے اقدامات	یونٹ 6.1: خدشات سے نمٹنے کے اقدامات بشمول تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات یونٹ 6.2: خطرے سے نمٹنے کے اقدامات (سیلاب، طوفان، سونامی اور سمندری دخل وغیرہ)

ماڈیول-1
مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کا تعارف اور اس کا عمل

یونٹ1.1: آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات: بنیادی تصورات اور اصطلاحات
یونٹ 1.2: صوبہ سندھ کا آفات اور خطرات کا پس منظر
یونٹ1.3: مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کا تصور، اہمیت، ضرورت اور عمل

نتائج

اس ماڈیول کی تکمیل پر آپ قابل ہو سکیں گے:

- آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات میں استعمال ہونے والے بنیادی تصورات اور اصطلاحات کو سمجھیں اور آفات سے نمٹنے کے انتظامات، خطرہ، ایمر جنسی، کمزور دفاعی صلاحیت اور خدشہ کی وضاحت کریں
- صوبہ سندھ کا آفات اور خطروں کا پس منظر جانیں اور نشاندہی کریں اور صوبے کو درپیش اہم خطروں یا صوبے میں مختلف غیر محفوظ حساس حالات کے ساتھ خطرہ موجود ہو سکتا ہے ان کی فہرست بنائیں اور وضاحت کریں۔
- مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کے تصور کو سمجھیں اور صوبہ سندھ میں کمیونٹیز کی کمزور دفاعی صلاحیت کو کم کرنے کی ضرورت کی اہمیت کو جانیں۔

یونٹ 1.1

نام: **آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات: بنیادی تصورات اور اصطلاحات**

سیکھنے کا مقصد: آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات میں استعمال ہونے والے بنیادی تصورات اور اصطلاحات کو سمجھیں اور آفات سے نمٹنے کے انتظامات، خطرہ، ایمرجنسی، کمزور دفاعی صلاحیت اور خدشہ کی وضاحت کریں

ہینڈ آوٹس: ہارڈ اور سافٹ کاپیز مواد اور پی پی سلائیڈز کو پڑھنا

تربیتی سامان: ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹ، مارکرز، سفید بورڈ اور مارکر

تربیت کی مہارتیں: غیر محدود، باہمی مباحثے، مقامی تجربات سے سیکھنا، مشترکہ کام، مشترکہ پریزنٹیشن، آڈیو وزیوئل معاونتیں اور سوال و جوابات

.1 تشریحات

1.1- صلاحیت

آفات کے خدشات میں کمی اور استعدادی صلاحیت کو مضبوط کرنے کے لئے کسی تنظیم، برادری یا معاشرے میں دستیاب تمام طاقتوں، صفات اور وسائل کا مجموعہ۔

صلاحیت میں بنیادی ڈھانچہ، ادارے، انسانی علم وہنر، اور اجتماعی صفات جیسے سماجی تعلقات، قیادت اور انتظام شامل ہوسکتے ہیں۔

1.2- نمٹنے کی صلاحیت

نمٹنے کی صلاحیت لوگوں، تنظیموں اور نظام، دستیاب مہارت اور وسائل کا استعمال کرتے ہوئے، منفی حالات، خطرے یا آفات سے نمٹنے کی قابلیت ہے۔
نمٹنے کی صلاحیت کے لئے عام آگاہی، وسائل اور اچھے انتظامات کی ضرورت ہوتی ہے۔ صلاحیتوں کے ساتھ نمٹنے سے آفات کے خطرات کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

1.3- اہلیت کا جائزہ

اہلیت کا جائزہ وہ عمل ہے جس کے ذریعے مطلوبہ اہداف کے مقابلہ میں کسی گروہ، تنظیم یا کمیونٹی کی اہلیت کا جائزہ لیا جاتا ہے، جہاں موجودہ صلاحیتوں کی بحالی یا مضبوطی کی نشاندہی کی جاتی ہے اور مزید کارروائی کے لئے صلاحیتوں کے فرق کو پہچانا جاتا ہے۔

1.4- اہلیت میں اضافہ

اہلیت میں اضافہ لوگوں، تنظیموں اور کمیونٹی کو معاشرتی اور معاشی اہداف کے حصول کے لئے وقت کے ساتھ اپنی صلاحیتوں میں منظم طریقے سے اضافہ کرنے کا عمل ہے۔ یہ ایک ایسا تصور ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ اہلیت کے اضافے تو سیع اور تخلیق کو برقرار رکھنے کے تمام پہلوؤں کو محیط کرتا ہے۔ اس میں سیکھنے اور طرح طرح کی تربیت شامل ہے، بلکہ اداروں، سیاسی بیداری، مالی وسائل، ٹیکنالوجی سسٹم اور وسیع تر قابل ماحول بنانے کے لئے بھی مستقل کوششیں کرنا شامل ہیں۔

1.5- آفت

ایک ایسا اچانک اور غیر متوقع طور پر رونما ہونے والا واقع جس کے نتیجے میں اس قدر جانی ومالی اور ماحولیاتی شدید نقصان ہو کہ متاثرہ لوگ اپنے وسائل کو استعمال کرنے کے باوجود اس کا مقابلہ نہ کرسکیں۔ تباہی کا اثر فوری اور مقامی ہوسکتا ہے، لیکن یہ اکثر وسیع پیمانے پر ہوتا ہے اور طویل مدت تک رہ سکتا ہے۔ اس کا اثر کسی معاشرے یا کمیونٹی کے اپنے وسائل کو بروئے کار لانے کی صلاحیت سے تجاوز کرسکتا ہے، اور اس وجہ سے بیرونی ذرائع، جس میں ہمسایہ علاقوں، قومی اور بین الاقوامی سطح پر امداد کی ضرورت پڑسکتی ہے۔

1.6- ایمرجنسی

ہنگامی صورتحال کو بعض اوقات تباہی کی اصطلاح کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے، جیسے، حیاتیاتی اور ٹیکنالوجیکل خطرات یا صحت کے ہنگامی حالات کے تناظر میں، تاہم جس کا نتیجہ کسی کمیونٹی یا معاشرے کے بنیادی کاموں میں رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔

1.7- آفات سے ہونے والا نقصان

آفتی نقصان آفت کے دوران اور اس کے فوراً بعد ہوتا ہے۔ یہ عام طور پر طبعی اکائیوں میں ماپا جاتا ہے (جیسے، مکانات کے مربع میٹر، سڑکوں کے کلومیٹر وغیرہ) اور طبعی اثاثوں کی مکمل یا جزوی تباہی، بنیادی خدمات میں رکاوٹ اور متاثرہ علاقے میں معاش کے ذرائع کو پہنچنے والے نقصان کی وضاحت کرتا ہے۔

1.8۔ آفات کا اثر

آفات کا اثر ایک خطرناک واقعہ یا کسی تباہی کے منفی اثرات (جیسے معاشی نقصانات) اور مثبت اثرات (جیسے معاشی فوائد) کا کل اثر ہے۔ اس اصطلاح میں معاشی، انسانی اور ماحولیاتی اثرات شامل ہیں، اور اس میں موت، زخمی، بیماری، جسمانی، ذہنی اور معاشرتی بہبود پر منفی اثرات شامل ہیں۔

1.9۔ آفات کی روک تھام

آفات سے نمٹنے اور ان کی بحالی کے لئے تیار کردہ اقدامات کی منظم منصوبہ بندی اور عملدرآمد۔

آفات کی روک تھام خطرات کو مکمل طور پر ٹالنا یا ختم نہیں کر سکتی ہے۔ اس میں آفات کے اثرات کو کم کرنے اور "بہتر سے بہتر بنانے" کے لئے تیاری اور منصوبہ بندی اور ان پر عمل درآمد پر توجہ دی جاتی ہے۔ منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد نہ کرنے سے جان، اثاثہ جات اور آمدنی کا نقصان ہو سکتا ہے۔

1.10۔ ہنگامی انتظامات

ہنگامی نظم و نسق بعض اوقات آفات سے نمٹنے کے انتظامات کے طور پر استعمال بھی کیا جاتا ہے، خاص طور پر حیاتیاتی اور ٹیکنالوجیکل خطرات اور صحت کی ہنگامی صورتحال کے پیش نظر۔ اگرچہ ہنگامی صورتحال ایسے خطرناک واقعات سے ہیں جس کے نتیجے میں کسی معاشرے یا معاشرے کے کام کاج میں رکاوٹ نہیں پڑتی۔

1.11۔ آفات کا خدشہ

جان، چوٹ یا اثاثوں کا ممکنہ نقصان جو کسی مخصوص وقت میں کسی نظام یا معاشرے کو ہو سکتا ہے۔

آفات کا خدشہ خطرناک واقعات اور آفات کے تصور کی عکاسی کرتی ہے۔ آفات کا خدشہ میں مختلف قسم کے امکانی نقصانات شامل ہیں جن کی درست مقدار کا اندازہ کرنا اکثر مشکل ہوتا ہے۔ بہر حال، موجودہ خطرات اور آبادی اور معاشرتی ترقی کے بارے میں معلومات کے ساتھ، آفات کا خدشات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور اس کی نقشہ سازی کی جا سکتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ معاشرتی اور معاشی سیاق و سباق پر غور کیا جائے جس میں تباہی کا خطرہ ہوتا ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ لوگ خطرے کے بارے میں ایک جیسے خیالات اور ان کے بنیادی خطرے کے عناصر کو شیئر کریں۔

1.12۔ خدشات کی جانچ پڑتال

ممکنہ خطرات کا تجزیہ اور خطرہ کے موجودہ حالات کا جائزہ لینے کے ذریعہ تباہی کے خطرے کی نوعیت اور وسعت کا تعین کرنا، جو سب مل کر لوگوں، املاک، بنیادی ضروریات، معاش اور ماحول کو نقصان پہنچا سکتے ہیں، جن پر لوگوں کا انحصار ہوتا ہے۔

1.13۔ آفات کے خدشات کی جانچ پڑتال

آفات کے خدشات کی جانچ پڑتال میں شامل ہیں: خطرات کی نشاندہی؛ جیسے اس کے مقام، شدت، تعدد اور امکانات کا جائزہ؛ جسمانی، معاشرتی، صحت، ماحولیاتی اور معاشی وسعتوں سمیت خطرے کا تجزیہ؛ اور متوقع خطرے کی صورت میں مروجہ اور متبادل مقابلہ کرنے کی صلاحیتوں کی مؤثر ہونے کا اندازہ کرنا۔

1.14۔ آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات

یہ آفات کے خدشات میں کمی کی پالیسیوں اور حکمت عملیوں کا اطلاق ہے جو نئی آفات کو روکنے اور باقی آفات کے خدشات کو کم کرنے کے لئے، استعدادی صلاحیت کو مضبوط بنانے اور تباہی کے نقصانات کو کم کرنے میں معاون ہے۔ آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کا ممکنہ تباہی کے انتظامات، اصلاحی انتظامات اور متبادل انتظامات کے درمیان فرق کیا جا سکتا ہے، جسے بچ جانے والے (بقایا) خطرے کا انتظام بھی کہا جاتا ہے۔

1.15- مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات

مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنا ممکنہ طور پر متاثرہ کمیونٹیز کی شمولیت کو فروغ دیتا ہے۔ اس میں مقامی سطح پر خطرات، کمزور دفاعی صلاحیت اور اہلیت کی تشخیص، اور تباہی کے خطرے کو کم کرنے کے لئے مقامی کارروائی کی منصوبہ بندی، عمل درآمد، نگرانی اور جائزہ میں ان کی شمولیت ضروری ہے۔

1.16- آفات کے خدشات میں کمی

آفات کے خدشات میں کمی کا مقصد نئی آفات کو روکنا اور موجودہ خدشات کو کم کرنا ہے، جو استعدادی صلاحیت کو مضبوط بنانے میں اور اس وجہ سے پائیدار ترقی کے حصول میں معاون ہے۔ آفات کے خدشات میں کمی، آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کی پالیسی کا حصہ ہے، اور اس کے اہداف اور مقاصد کو حکمت عملیوں اور منصوبہ بندی کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔

1.17- فوری انتباہی نظام

خطرات کی نگرانی اور پیش گوئی کا ایک مربوط نظام، خدشات کی جانچ پڑتال، آفات سے نمٹنے کی تیاری کے نظام و عمل جو افراد، برادریوں، حکومتوں، کاروباروں اور دیگر افراد کو مؤثر واقعات سے قبل ہی تباہی کے خدشات کو کم کرنے کے لئے بروقت کارروائی کرنے کا اہل بناتا ہے۔

1.18- آفات کی زد میں آنا

خطرہ زدہ علاقوں میں واقع لوگوں، بنیادی ڈھانچے، رہائش، پیداواری صلاحیتوں اور دیگر ٹھوس انسانی اثاثوں کی صورتحال۔

1.19- خطرہ

ایک ایسا عمل، مظاہر یا انسانی سرگرمی جس سے جان، چوٹ یا دیگر صحت کے اثرات، املاک کو نقصان، معاشرتی اور معاشی خلل یا ماحولیاتی بگاڑ کا نقصان ہو سکتا ہے۔

1.20- حیاتیاتی خطرات

حیاتیاتی خطرات نامیاتی ہوتے ہیں یا حیاتیاتی طاقتوں کے ذریعہ پہنچتے ہیں، جن میں مرض پیدا کرنے والے چھوٹے جراثیم اور زہریلا مادہ شامل ہیں۔ اس کی مثالیں بیکٹیریا، وائرس نیز زہریلے جنگلی حیات اور کیڑے، زہریلے پودے اور مچھر ہیں جن کے ساتھ بیماری پیدا کرنے والے عناصر شامل ہوتے ہیں۔

1.21- ماحولیاتی خطرات

ماحولیاتی خطرات میں کیمیائی، قدرتی اور حیاتیاتی خطرات شامل ہوسکتے ہیں۔ یہ ماحولیاتی تنزلی, ہوا، پانی اور مٹی میں کیمیائی آلودگی کے ذریعہ پیدا ہوسکتے ہیں۔ تاہم، بہت سارے عوامل اور مظاہرے جو اس زمرے میں آتے ہیں وہ اپنے آپ خطرات نہیں بلکہ انہیں تباہی اور خطرے کے کارفرما کہا جاسکتا ہے ، جیسے زمینی کٹاؤ، جنگلات کی کٹائی ، بائیوڈائیورسٹی (حیاتیاتی نظام) میں کمی، نمکینی اور سمندر کی سطح میں اضافہ۔

1.22- ارضیاتی یا جیوفزیکل خطرات

ارضیاتی یا جیوفزیکل خطرہ زمین کے اندرونی عمل سے شروع ہوتا ہے۔ زلزلے، آتش فشاں کا اخراج، اور اس سے متعلقہ عوامل جیسے بڑے پیمانے پر نقل و حرکت، مٹی اور تودے کا گرنا، اور ملبے یا کیچڑ کے بہاؤ اس کی مثالیں ہیں۔

1.23- ہائیڈرومیٹرولوجیکل خطرات

ہائیڈرو میٹریولوجیکل عناصر ان میں سے کچھ عوامل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سونامیوں کی درجہ بندی کرنا مشکل ہے: اگرچہ وہ زیر زمین زلزلے اور دیگر ارضیاتی واقعات کی وجہ سے متحرک ہیں، لیکن وہ بنیادی طور پر ایک سمندری عمل بن جاتے ہیں جو ساحلی پانی سے متعلق خطرے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ ہائیڈرو میٹرولوجیکل خطرات ماحولیاتی، آبی یا بحراتی قسم سے ہیں۔ اس کی مثال طوفان (جسے سمندری طوفان بھی کہا جاتا ہے)، سیلاب، خشک سالی، گرم ہوائیں، سرد لہریں اور ساحلی طوفان ہیں۔ ہائیڈرو میٹرولوجیکل حالات دیگر خطرات جیسے تودے گرنے، جنگل کی آگ، ٹڈیوں کے طاعون، وبائی امراض اور زہریلے مادے اور آتش فشاں پھٹنے والے مواد کی نقل و حمل میں بھی ایک عنصر ہو سکتے ہیں۔

1.24- ٹیکنالوجیکل خطرات

ٹیکنالوجیکل خطرات تکنیکی یا صنعتی حالات، خطرناک طریقہ کار، بنیادی ڈھانچے کی ناکامیوں یا مخصوص انسانی سرگرمیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ مثالوں میں صنعتی آلودگی، جوہری تابکاری، زہریلا فضلہ، ڈیم کی ناکامی، ٹرانسپورٹ حادثات، فیکٹری دھماکے، آگ اور کیمیکل پھیلنا شامل ہیں۔ قدرتی آفت کے نتیجے میں بھی تکنیکی خطرات براہ راست پیدا ہو سکتے ہیں۔

1.25- خطرناک واقعہ

کسی خاص وقت کے دوران کسی خاص جگہ پر خطرے کا مظہر۔

1.26- آفات کی شدت اور اثرات میں کمی

کسی خطرناک واقعے کے منفی اثرات کو کم کرنا یا محدود کرنا۔ قدرتی خطرات میں، خطرات کے منفی اثرات کو اکثر پوری طرح سے نہیں روکا جا سکتا، لیکن ان کی پیمائش یا شدت کو مختلف حکمت عملیوں اور اقدامات سے کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ اثرات میں کمی کے اقدامات میں انجینئرنگ کی تکنیک اور مزاحم تعمیرات کے ساتھ ساتھ بہتر ماحولیاتی اور معاشرتی پالیسیاں اور عوامی شعور شامل ہے۔ یہ واضح رہے کہ موسمیاتی تبدیلی کی پالیسی میں، آفات کی شدت اور اثرات میں کمی کی مختلف وضاحت کی گئی ہے، جو گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو کم کرنے کی اصطلاح کے طور پر استعمال کی گئی ہے۔

1.27- آفات سے نمٹنے کی تیاری

یہ حکومتوں، امدادی اور بحالی کے اداروں، برادریوں اور افراد کا علم اور صلاحیتوں کو ممکنہ، موجودہ یا آنے والی آفات کے اثرات سے موثر انداز میں نمٹنے کا نام ہے۔ آفات سے نمٹنے کی تیاری کا عمل اس کے نمٹنے کے انتظامات کے تناظر میں انجام دیا جاتا ہے اور اس کا مقصد ہر قسم کے ہنگامی حالات کو موثر انداز میں سنبھالنے سے مستقل بحالی کی طرف منظم منتقلی ہے۔

1.28- روک تھام

موجودہ اور نئے تباہی کے خطرات سے بچنے کے لئے سرگرمیاں اور اقدامات-

روک تھام (یعنی آفات کی روک تھام) خطرات کے ممکنہ منفی اثرات سے مکمل طور پر بچنے کا نام ہے۔ اگرچہ کچھ خطرات کو ختم نہیں کیا جا سکتا، لیکن روک تھام کا مقصد کمزور دفاعی صلاحیت اور اس کے مظہر کو کم کرنا ہے۔ مثالوں میں ڈیم اور پشتے شامل ہیں جو سیلاب کے خطرات کو ختم کرتے ہیں، زمینی قواعد کا استعمال کرتے ہوئے کسی ایسی بستی میں رہنے کی اجازت نہ دینا جہاں خطرے کا اندیشہ ہو، مزاحم تعمیرات جو کسی بھی ممکنہ زلزلے کی صورت میں عمارت کی بقا کو یقینی بنائے اور حفاظتی ٹیکوں کے ذریعے بچاؤ والی بیماریوں کے خلاف ٹیکوں کی مہم شامل ہیں۔ روک تھام کے اقدامات کسی آفت کے دوران یا اس کے بعد بھی ثانوی خطرات یا ان کے نتائج کو روکنے کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں، جیسا کہ پانی کی آلودگی کو روکنے کے اقدامات۔

1.29- تعمیر نو

دیرپا اور طویل مدتی تعمیر نو اور پائیدار بحالی کے اقدامات جو کسی تباہی سے متاثرہ اہم بنیادی ڈھانچے، خدمتِ عامہ، رہائش، سہولیات، ذرائع معاش یا کمیونٹی کو فعال بنانے کے لئے درکار ہے۔ یہ اقدامات پائیدار ترقی اور "بہتری کیلئے تعمیر" کے اصولوں کے عین مطابق ہیں تاکہ مستقبل میں تباہی کے خطرے سے بچا یا اسے کم کیا جاسکے۔

1.30- بحالی

پائیدار ترقی کے اصولوں کے مطابق آفت زدہ کمیونٹی یا معاشرے کی معاشی، طبعی، معاشرتی، ثقافتی اور ماحولیاتی اثاثہ جات، نظام اور سرگرمیوں کی بحالی اور بہتری جس سے مستقبل کی تباہی کے خطرے سے بچا جاسکے یا اسے کم کیا جاسکے۔

1.31- عارضی آبادکاری

کسی تباہی سے متاثرہ معاشرے یا کمیونٹی کو فعال بنانے کیلئے بنیادی ضروریات اور سہولیات کی بحالی۔

1.32- استعدادی صلاحیت

خطرے سے دوچار کمیونٹی یا معاشرے کے پاس اہلیت کا ایک نظام کہ وہ خطرے کے اثرات سے نجات کیلئے اس کی بروقت اور موثر انداز سے مزاحمت کر سکیں۔ اس میں بنیادی سہولتوں اور کاموں کا تحفظ اور اسکی بحالی بھی شامل ہے۔۔

1.33- ردعمل

جانیں بچانے، صحت کے اثرات کو کم کرنے، عوام کی حفاظت کو یقینی بنانے اور متاثرہ لوگوں کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کسی آفت سے قبل، اس کے دوران یا فوری بعد میں اٹھائے جانے والے اقدامات۔

1.34- تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات

تعمیراتی اقدامات خطرات کے ممکنہ اثرات کو کم کرنے یا اس سے بچنے کے لئے ٹھوس اقدامات ہیں، یا ایسا نظام جس سے انجینئرنگ تکنیک یا ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے تعمیرات میں خطرات مزاحم اقدامات۔ غیر تعمیراتی اقدامات وہ تدابیر ہیں جو تعمیراتی اقدامات سے وابستہ نہیں ہیں، ان میں خاص طور پر پالیسیوں اور قوانین کے ذریعے عوامی شعور اجاگر کرنا، تربیت اور تعلیم دینا شامل ہیں۔

1.35- کمزور دفاعی صلاحیت

کسی فرد، کمیونٹی، املاک یا نظاموں کی ایسی کمزور دفاعی صلاحیت جو ان کی جسمانی، معاشرتی، معاشی اور ماحولیاتی حساسیت بڑھاتی ہے۔

مزید پڑھنے کیلئے/حوالہ

اقوام متحدہ، جنرل اسمبلی، آفت کے خطرے میں کمی سے متعلق اشارے اور اصطلاحات پر لامحدود بین الحکومتی ماہر ورکنگ گروپ کی رپورٹ-یکم دسمبر 2016۔

یونٹ 2.1

نام:	صوبہ سندھ کا خطرات اور خدشات کا پروفائل
سیکھنے کا مقصد:	صوبہ سندھ کا خطرات اور خدشات کا پس منظر جاننے اور صوبے کو درپیش اہم خطرات کی فہرست بنانا۔
ہینڈ آؤٹس:	پڑھنے کا مواد ہارڈ اور سافٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
تربیتی سامان:	ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹ، مارکرز، وائٹ بورڈ اور مارکرز
تربیتی مہارتیں:	غیر محدود، باہمی مباحثے، مقامی تجربات سے سیکھنے، مشترکہ کام، مشترکہ پریزنٹیشن، آڈیو وژیوئل معاونتیں اور سوال وجوابات

1. تعارف

پاکستان کے جنوب مشرق میں علاقہ کے لحاظ سے واقع صوبہ سندھ پاکستان کا تیسرا اور صوبہ پنجاب کے بعد آبادی کے لحاظ سے دوسرا بڑا صوبہ ہے۔ پاکستان کی کی 2017 مردم شماری کے مطابق سندھ کی مجموعی آبادی 47.9 ملین ہے جس کی شرح نمو 2.41 فیصد ہے۔ دوسرے صوبوں کے مقابلے میں، سندھ میں شہری آبادی سب سے زیادہ ہے یعنی 52.02 فیصد۔ انتظامی طور پر صوبہ سندھ 6 ڈویژنوں اور 29 اضلاع پر مشتمل ہے۔ پاکستان کا سب سے بڑا شہر اور مالی مرکز، کراچی صوبہ سندھ کا صوبائی دارالحکومت ہے[1]۔

صوبے کا عرضی منظر نامہ گونا گوں ہے، تاہم یہ زیادہ تر ریتیلی میدانی علاقوں پر مشتمل ہے جو دریائے سندھ کے ساحل پر واقع ہے۔ دریائے سندھ گڈو بیراج کے قریب صوبے میں داخل ہوتا ہے اور صوبہ کی لمبائی میں بہتا ہے، جو بحیرہ عرب میں بہہ جانے سے پہلے زیادہ تر مغربی کنارے پر ہی رہتا ہے۔ دریائے سندھ پاکستان کا سب سے طویل دریا ہے، اور پانی کے سالانہ بہاؤ کے لحاظ سے دنیا کا 21 واں سب سے بڑا دریا ہے۔ یہ پاکستان کے ساتھ ساتھ صوبہ سندھ کے لئے بھی لائف لائن ہے۔ دریائے سندھ ایک ایسا ڈیلٹا تشکیل دیتا ہے جسے دریائے سندھ ڈیلٹا کہا جاتا ہے جہاں یہ بحیرہ عرب میں مل جاتا ہے۔ اس ڈیلٹا میں پاکستان کے سب سے بڑے مینگروز کے جنگلات ہیں۔ ڈیلٹا کا رقبہ لگ بھگ 40,414 کلومیٹر کے رقبے پر محیط ہے، اور تقریباً 210 کلومیٹر کے اس پار ہے جہاں دریا سمندر سے ملتا ہے۔ دریائے سندھ کے زرخیزی میدانی علاقوں اور ڈیلٹا کے علاوہ، صوبے میں صحرائے تھر بھی ہے، جہاں یہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان قدرتی حد بناتا ہے اور دریائے سندھ کے میدانی علاقوں کے نچلے حصوں میں جنوب مغرب میں واقع کھیر تھر پہاڑی سلسلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ کھیر تھر پہاڑوں کے سندھ والے حصے میں زیادہ سے زیادہ بلندی سطح سمندر سے 7056 فٹ (2151 میٹر) ہے۔

2۔ سندھ میں خطرات

صوبہ سندھ متعدد قدرتی خطرات کے اثرات کا شکار ہے۔ اہم قدرتی خطرات جو لوگوں، بنیادی ڈھانچے، فصلوں اور صوبے میں ماحول کو بری طرح متاثر کرتے ہیں ان میں خشک سالی، ندی نالوں کا سیلاب، زلزلے، گرمی کی لہر اور ساحلی خطرات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ غیر قدرتی آفات جیسا کہ صنعتی اور شہری آگ، آلودگی اور ماحولیاتی تنزلی جیسے واقعات بھی شہری علاقوں میں عام نظر آتے ہیں۔ کمیونٹیز کی دفاعی کمزوریوں میں ان کے محدود علم، ناکافی مقابلے کی صلاحیتوں، زیادہ آبادی اور غیر منصوبہ بند ترقی سے اور صوبے کے کم ترقی یافتہ علاقوں میں خراب معاشی و معاشرتی صورتحال کی وجہ سے مزید اضافہ ہوا ہے۔ تاریخی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ صوبہ باقاعدگی سے قدرتی اور غیر قدرتی آفتوں کا شکار رہا ہے۔ صوبے کے اعلیٰ سطح کے خطرات میں بنیادی طور پر ہائیڈرو میٹرولوجیکل خطرات یعنی سیلاب / تیز بارش، تیز سیلاب، ساحلی علاقوں میں آنے والے طوفان، سمندری دخل اور قحط شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، صوبے کے طبعی مقام کی وجہ سے بھی ارضیاتی خطرات یعنی زلزلے اور سونامی کا خطرہ ہے۔

2.1۔ سیلاب / بارش

دریائے سندھ میں سیلاب عام طور پر مون سون کے موسم (جولائی تا ستمبر) کے دوران طاس (آب گیری) والے علاقوں میں زیادہ بارش کی وجہ سے ہوتا ہے، جو برف باری کے بہاؤ سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ پاکستان میں تقریباً تین تہائی بارشیں تین مہینوں یعنی جولائی تا ستمبر میں ہوتی ہے، جو سالانہ بارش کا تقریباً 60 سے 70 فیصد ہوتی ہے۔ دریائے سندھ کی تمام معاون دریا جن میں دائیں کنارے کابل اور کرم دریا شامل ہیں، اور دریائے جہلم، دریائے چناب، دریائے راوی، دریائے بیاس اور ستلج صوبہ سندھ میں داخل ہونے سے پہلے ضلع بہاولپور کے جنوب میں واقع پنجند میں دریائے سندھ میں مل جاتے ہیں۔ صوبہ سندھ میں سیلاب عموماً گرمیوں کے آخر میں آتا ہے جب اس کے تمام مضافاتی علاقوں سے مون سون بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے تو اس کے بہاؤ میں اضافہ ہوتا ہے۔ سندھ کے میدانی علاقوں کی سیدھی اور آہستہ آہستہ ڈھلنے والی ساخت خصوصاً سندھ طاس کے نچلے حصوں کی وجہ سے دریائے سندھ کے زائد پانی کے لئے صوبے بھر میں آسانی سے بہاؤ مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، کبھی کبھار کھیر تھر رینجز سے نکلنے والے پہاڑی نالوں میں بھی دباؤ میں اضافہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ دریائے سندھ بحیرہ عرب میں بہہ جاتا ہے۔

1 http://www.pbs.gov.pk/content/population-census

دریائے سندھ میں سیلاب ایک مستقل رجحان ہے، خاص طور پر بارشوں کے دوران، بہت زیادہ مالی نقصانات ہوتے ہیں۔ یہ سیلاب انسانوں، انفراسٹرکچر، فصلوں اور مویشیوں کے لئے غیر متوقع اور خطرناک ہیں کیونکہ دریائے سندھ اپنی راہ بدلنے کے لئے مشہور ہے۔ دریا کے کنارے انتہائی غیر مستحکم ہیں، خاص طور پر سیلاب کے دوران وہ گر سکتے ہیں جس کے نتیجے میں اس کے کنارے پوری انسانی بستیاں تباہ ہو سکتی ہیں۔ سالانہ سیلاب کے نتیجے میں ہونے والے معاشی نقصانات صوبائی معیشت پر ایک بہت بڑا بوجھ ہیں۔ باقاعدگی سے سیلاب سے صوبے کے اہم وسائل یعنی آبادی، زرعی اور مواصلات کے بنیادی ڈھانچے کو خطرہ ہے۔ تاریخی اعتبار سے سب سے زیادہ ریکارڈ شدہ سیلاب 1942، 1956، 1957، 1958، 1973، 1975، 1976، 1979، 1992، 1994، 1995، 2003، 2005، 2007، 2010، 2011 اور 2012 کے دوران پیش آیا۔

صوبہ میں دریائے سندھ پر سیلابی بچاؤ بند موجود ہیں، جو 1400 میل لمبے ہیں، تاکہ 128 ملین ایکڑ کمانڈ ایریا والے تین بیراجوں سے نکلنے والے آبپاشی کے نیٹ ورک کی حفاظت کی جا سکے۔ اس کے علاوہ، چینلز اور 6،000 سرکاری ٹیوب ویلوں، سڑکوں اور ریلوے نیٹ ورک، شہروں / قصبوں، دیہی بستیوں وغیرہ کا ایک بہت بڑا زمینی نکاسی آب نیٹ ورک ہے۔

2.2۔ سمندری طوفان

سمندری طوفان سے تیز رفتار ہوائیں چلتی ہیں جو کسی بھی دباؤ والے علاقے کا سفر کرتی ہے۔ یہ طوفان جنوبی نصف کرہ میں گھڑی کی سمت اور شمال نصف کرہ میں بغیر گھڑی کی سمت چکر لگاتے ہیں۔ انہیں ہیری کین اور ٹائی فون بھی کہا جاتا ہے۔ صوبے کے ساحلی اضلاع خصوصاً ٹھٹھہ اور بدین میں طوفانوں کا خطرہ ہے اور ماضی میں موسلا دھار بارش اور ہواؤں نے ان اضلاع کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ تین ساحلی اضلاع یعنی کراچی، ٹھٹھہ اور بدین طوفان کے خطرے سے دوچار ہیں۔ طوفانوں نے نہ صرف مکانات، فصلوں اور بنیادی ڈھانچے کو متاثر کیا بلکہ انہوں نے ماہی گیری کشتیوں کو تباہ اور نقصان پہنچایا، لہٰذا ان دونوں اضلاع کے اکثریتی رہائشیوں کا معاش بری طرح متاثر ہوا۔
گذشتہ 100 سالوں کے دوران منطقہ حارہ کا چکردار طوفان جس نے صوبہ سندھ کو متاثر کیا وہ مئی 1902، جون 1926، جون 1964، نومبر 1993، جون 1998، مئی 1999 اور جون 2007 میں واقع ہوا۔ 1999 میں طوفان یمن نے سندھ کے تین ساحلی اضلاع کو نشانہ بنایا۔ اس سے 1،449 دیہات متاثر ہوئے اور لگ بھگ 244 افراد جان بحق ہوئے۔ مزید یہ کہ پی ایچ ای ٹی، 2010 کے حالیہ طوفانوں کی وجہ سے ضلع ٹھٹھہ میں نمایاں نقصانات ہوئے۔

2.3۔ سونامی

سونامی یا سمندری لہر کا رجحان سمندر میں لہروں کے یکے بعد دیگرے سلسلہ کی وجہ سے ہوتا ہے، جس کی وجہ سے پانی کی ایک بڑی مقدار میں نقل مکانی ہوتی ہے۔ سونامی شروع کرنے کے لئے پانی کی بڑی مقدار کو منتشر کرنے کی صلاحیت رکھنے والے واقعات میں زلزلے، آتش فشاں پھٹنا اور پانی کے اوپر یا نیچے بہت بڑے دھماکے شامل ہیں۔ سندھ میں سونامی کی تاریخ موجود ہے، نومبر 1945 میں سونامی نے صوبہ بلوچستان کے ساحلی علاقے مکران کو متاثر کیا اس نے 12-15 میٹر تک اونچی سمندری لہریں تیار کیں جس میں تقریباً 4000 افراد ہلاک ہوگئے۔ اگرچہ، کراچی نسبتاً غیر متاثر رہا لیکن پھر بھی یہاں چھ فٹ تک سمندری لہریں آچکی ہیں۔ دسمبر 2004 میں سندھ کے ساحلی علاقوں میں پانی کی سطح میں اضافے کی صورت میں کراچی نے سونامی کے اثرات کا بھی سامنا کیا۔

2.4۔ خشک سالی

تکنیکی طور پر خشک سالی کو طویل مدت تک بارش کا نا ہونا ہے، جس کے نتیجے میں فصلوں، انسانوں اور ماحول کو بڑے پیمانے پر نقصان ہوتا ہے۔ ماہرین کے مطابق خشک سالی کی چار بڑی اقسام ہیں؛ یعنی موسمی، زرعی، آبیاتی اور سماجی و معاشی۔ سندھ میں خشک سالی ان چاروں شکلوں میں موجود ہیں، مختلف اضلاع میں مختلف شدت کے ساتھ نیچے دیئے گئے اعداد و شمار مختلف عوامل کی باہمی تعامل کو ظاہر کرتے ہیں جو مختلف قسم کے خشک سالی کا سبب بنتے ہیں۔ خشک سالی دیگر قدرتی آفات سے مختلف ہے جیسے سیلاب، چکردار طوفان، طوفانی ہوائیں اور زلزلے وغیرہ، کیونکہ خشک سالی کے اثرات اکثر کافی وقت کے ساتھ آہستہ آہستہ جمع ہو جاتے ہیں اور خاتمے کے بعد بھی سالوں تک برقرار رہ سکتے ہیں۔ لہٰذا، خشک سالی کو اکثر "Creeping Phenomena" کہا جاتا ہے۔ خشک سالی کے اثرات آہستہ آہستہ، کم واضح ہیں اور بڑے علاقوں میں پھیل سکتے ہیں۔ بہرحال خشک سالی کی

وجہ سے دنیاماحولیاتی خطرات سے کہیں زیادہ لوگوں کو متاثر کرتی ہے۔ماضی میں پاکستان کے تمام صوبوں نے بڑی خشک سالی کا سامنا کیا ہے۔1871، 1881، 1899، 1931، 1947 اور 1999 میں سندھ میں بدترین خشک سالی تھی۔صوبہ سندھ کے صحرائے تھر اور کھیر تھر کے علاقے خاص طور پر خشک سالی کا شکار ہیں۔

سندھ میں 1998ء سے لے کر 2002 تک بدترین خشک سالی کا سامنا رہا۔لگ بھگ 1.4 ملین افراد متاثر ہوئے، 5.6 ملین کے مویشی اور 12.5 ملین ایکڑ پر کاشت کا رقبہ متاثر ہوا۔حکومت سندھ کے اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ 1998 میں کاشت شدہ رقبہ 3.415 ملین ایکڑ سے کم ہو کر 2.611 ملین ایکڑ رہ گیا تھا۔فصلوں کے سب سے زیادہ متاثرہ علاقوں میں گندم اور چاول کی پیداوار تھی، پیداوار میں بالترتیب 22 اور 35 فیصد کمی واقع ہوئی جس کے نتیجے میں پورے سندھ میں خوراک کی شدید قلت پیدا ہوگئی۔2013 میں سندھ میں ایک بار پھر پانی کی قلت اور اوسطاََ کم بارشوں سے خشک سالی جیسے حالات پیدا ہوگئے۔یہ 2014 سے مکمل خشک سالی میں تبدیل ہوگیا، تھرپارکر، عمرکوٹ اور سانگھڑ کے اضلاع اس خشک سالی سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔

شکل نمبر-1: صوبہ سندھ کی خشک سالی کے خطرہ کی رینکنگ

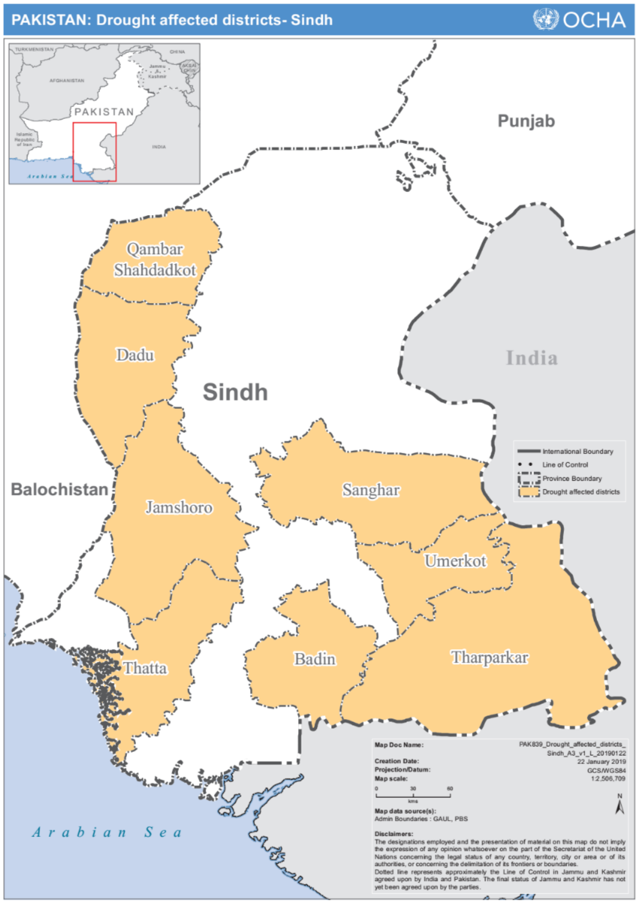

Source: Web relief map (https://reliefweb.int/map/pakistan/pakistan-drought-affected-districts-sindh-22-january-2019)

2.5- زلزلہ

جیوفزیکل مقام ہونے کی وجہ سے سندھ خاص طور پر زلزلوں کا شکار ہے۔صوبہ سندھ جو ہندوستانی گجرات میں واقع ایکٹیو فالٹ زون کے قریب واقع ہے کراچی اور دیگر ساحلی علاقے مکران سبڈکشن زون کے قریب ہونے کی وجہ زلزلے سے متاثرہ سمجھے جاتے ہیں۔ماہرین ارضیات کے مطابق ایک جیولوجیکل ٹیکٹونک لائن (ارضیاتی لہر) کراچی کے نیچے کھیر تھر رینجز سے شمال مغرب میں صحرائے تھر کی طرف چلتی ہے جس کی وجہ سے سندھ کو بھی مستقبل میں کسی بڑے زلزلے کا نسبتاََ زیادہ خطرہ ہے۔اپریل 2013 کے ایران

کے زلزلے نے کراچی کو بھی متاثر کیا۔ کراچی میں ریکٹر سکیل 5.5 ریکارڈ کیا گیا۔ آخری زلزلہ 2001 میں آیا جس نے سندھ میں تھرپارکر اور بدین اضلاع کو شدید متاثر کیا، جس میں 12 افراد ہلاک اور 115 کے قریب زخمی ہوگئے۔ سرکاری ریکارڈ کے مطابق تقریباً1989 مکانات کو مکمل طور پر تباہ ہوگئے جبکہ 43،643 مکانات جزوی طور پر تباہ ہوگئے۔ مجموعی مالی نقصان 2.4 بلین روپے ریکارڈ کیا گیا۔

2.6- سمندری پانی کا دخل

دریائی سیلاب، خشک سالی، طوفان اور سونامی کے علاوہ سندھ کی ساری ساحلی پٹی کو سمندری پانی کی مداخلت کا خطرہ ہے۔ ٹھٹھہ، بدین اور کراچی کے کچھ اضلاع زیادہ متاثر ہونے والوں میں شامل ہیں۔ دریائے سندھ کے نچلے حصے میں سندھ کی جغرافیائی سطح میلان سے خالی ہے اور کئی جگہوں پر یہ نسبتاً سیدھی ہے۔ اس طرح کوٹڑی بیراج کے نیچے بہہ جانے والے پانی کے بہاو کی شرح میں زبردست کمی واقع ہوئی ہے، جس کے نتیجے میں دونوں اضلاع کے ساحلی علاقوں میں بڑے پیمانے پر سمندری پانی کا داخل ہے۔ اس مداخلت کا اثر نہ صرف لوگوں پر پڑتا ہے بلکہ فصلوں، نباتات اور حیوانات خصوصاً تازہ پانی کی مچھلی کی جگہیں بھی متاثر ہوتی ہیں جو ان علاقوں کے لوگوں کا اصل ٹھکانہ ہیں۔ سمندری دخل اندازی انڈس ڈیلٹا میں مینگروو کے جنگلات اور مچھلیوں کی اقسام کو بھی تباہ کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ اس کی وجہ سے لاکھوں ایکڑ زرخیز زمین اور مینگروو کے جنگلات کو متاثر کیا ہے۔ سرکاری تخمینے کے مطابق تقریباً بدین اور ٹھٹھہ کے 9 تعلقوں میں 1.2 ملین ایکڑ رقبہ پہلے ہی سمندری پانی کی مداخلت سے متاثر ہے۔

ایک تازہ ترین تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ دریائے سندھ ہر سال 400 ملین ٹن پتلی مٹی سمندر میں پھینک دیتا ہے، جو اب کم ہو کر ایک سال میں صرف 100 ملین ٹن رہ گیا ہے۔ سمندر میں میٹھے پانی اور بھرپور مٹی کے بہاؤ میں بتدریج کمی نے نہ صرف ڈیلٹا کی تشکیل کو کم کیا ہے، بلکہ بحری دخل اندازی کو تیز کر دیا ہے اور ساحلی علاقوں میں نمکین صورتحال پیدا ہوگئی ہے جس سے قدرتی وسائل جیسے، زمین، مویشی، پودے، مچھلیاں، مینگروز، اور سمندر میں دیگر خوردنی سمندری اقسام متاثر ہیں۔ مزید برآں سمندری پانی کی دخل اندازی کے ساتھ ساتھ تازہ پانی کی قلت خطے کی جغرافیائی شکل کو مستقل طور پر تبدیل کر رہی ہے اور ساتھ ہی ساحلی برادریوں کو اپنا روزگار منتقل کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ لہذا، اگر خطرے کا بروقت انتظام نہ کیا گیا تو یہ تباہی میں بدل سکتا ہے، جس کے نتیجے میں ماحول اور ساحلی طبقات کی مکمل تباہی ہو سکتی ہے۔

2.7- وبائی امراض اور پھیلنے والی بیماریاں

صوبہ میں انسانی صحت کثیر الجہتی عوامل پر منحصر ہے، جس میں عالمی سطح پر موسمیاتی تبدیلیوں کے خطرات کی وجہ سے خوراک کی قلت اور غذائیت میں کمی ہے۔ ان عوامل کا فرد اور اجتماعی طور پر سندھ میں کمیونٹیز کی صحت اور تندرستی پر منفی اثر پڑتا ہے۔

- مثال کے طور پر، ندی نالوں کے سیلاب یا کم بارشوں کی وجہ سے فصلوں کی تباہی کے باعث گھریلو سطح پر خوراک کی شدید قلت اور غذائیت میں کمی کا شکار ہونا ہے۔ بچوں اور بوڑھوں میں غذائیت کی کمی انیمیا، سکروی (وٹامن سی کی کمی سے لاحق ہونے والا عارضہ) اور رات کے اندھے پن جیسی بیماریوں کی بنیادی وجہ ہے۔
- افغانستان اور نائیجیریا کے ساتھ ساتھ پاکستان بھی دنیا کے ان تین ممالک میں شامل ہے جہاں خطرناک پولیو وائرس منتقل ہو رہا ہے۔ عالمی ادارہ صحت۔ ڈبلیو ایچ او کے مطابق 2019 کے دوران صوبہ سندھ سے پولیو کے 6 واقعات رپورٹ ہوئے۔
- سندھ کی آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے خطرہ بنیادی طور پر اس کی نسبتاً گرم آب و ہوا سے ہے۔ مزید یہ کہ جغرافیائی عوامل بھی صوبے کو آب و ہوا کی تبدیلی کے اثرات کا شکار بناتی ہیں۔ درجہ حرارت اور نمی کی بڑھتی ہوئی سطح کی وجہ سے حالات پیدا ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں گرمی سے متعلقہ مریضوں اور اموات میں اضافہ ہوتا ہے۔ بڑھتا ہوا درجہ حرارت منتقل ہونے والی بیماریوں جیسے ڈینگی بخار، انسیفلائٹس (دماغی سوزش)، ملیریا اور پیلیا بخار کی بیماری میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔
- اس کے علاوہ، 2019 کے شروعات میں ہی ضلع لاڑکانہ میں ہیومن امیونوڈیفینسی وائرس (ایچ آئی وی) کے پھیلنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ ڈبلیو ایچ او کے مطابق، وبا شروع ہونے کے بعد سے تقریباً 751 افراد میں ایچ آئی وی ٹیسٹ مثبت آیا ہے۔

- سندھ میں سانپ کے کاٹنے کے واقعات بنیادی طور پر دیہی علاقوں سے رپورٹ ہوتے ہیں، ایک تحقیق کے مطابق زیادہ تر سانپ کے کاٹنے دیہی علاقوں میں کسانوں، ہاتھ سے کام کرنے والوں اور شکاریوں کے نچلے اعضاء پر پائے جاتے ہیں[2]، جہاں صحت کی بنیادی سہولیات ناقص ہیں اور اس کے نتیجے میں اموات عام ہوتی ہیں۔ ضلع تھرپارکر میں سانپ کے کاٹنے کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ بدقسمتی سے، ترقی پذیر ممالک میں سانپ کے کاٹنے کی صحیح عارضہ اور اموات کی تعداد کی درست نشاندہی کرنے کے لئے کوئی قابل اعتماد اعدادوشمار موجود نہیں ہیں۔ اس لیے اعداد و شمار کا ڈیٹا صرف ہسپتال میں رپورٹ ہونے والے کیسز پر مبنی ہوتا ہے۔ ایک سروے کے مطابق، پاکستان میں سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے سالانہ اموات کے تناسب کا تخمینہ 1.9 / 100،000 آبادی لگایا گیا ہے۔ مزید یہ کہ موسم گرما اور بارش کی موسم میں سانپ کے کاٹنے کے معاملات نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں۔ سانپ کے کاٹنے کے واقعات میں موسمی تغیر کو بارش کے سلسلے میں اور سانپ کے سالانہ تولیدی چکر سے کاشتکاری کی سرگرمی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ شدید سیلاب نے پاکستان، کولمبیا اور ہندوستان میں سانپ کے کاٹنے کی وبا کو جنم دیا ہے۔ صحت عامہ کا ایک اور سنگین مسئلہ آوارہ کتے کے کاٹنے کا ہے۔ 2019 کے دوران سندھ بھر میں کتوں کے کاٹنے کے 92،000 سے زیادہ کیس رپورٹ ہوئے ہیں۔ صوبائی وزیر صحت عذرا پیچوہو کے مطابق، یہ مسئلہ صوبے میں اے آر وی (انسداد ریبیز ویکسین) کی سنگین قلت کی وجہ سے اور بھی بڑھ گیا ہے۔ صحت عامہ کے یہ دونوں مسائل بروقت اور مناسب دیکھ بھال اور متاثرین کے ماہرانہ طبی علاج سے حل ہوسکتے ہیں۔

شکل نمبر 2: پاکستان پولیو خاتمہ پہل 2019

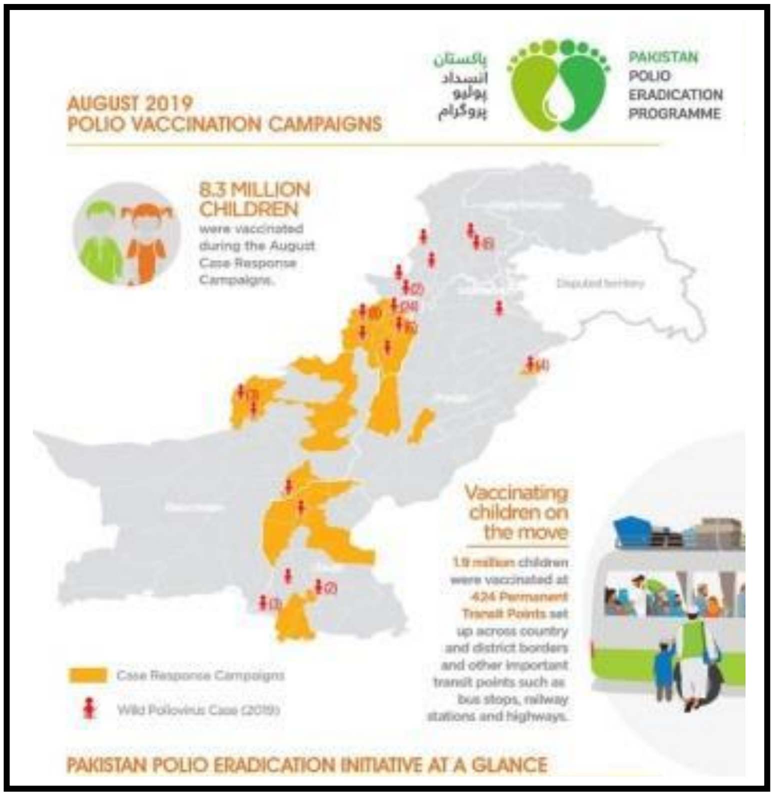

Source: Pakistan Polio Eradication Programme
(http://polioeradication.org/wp-content/uploads/2019/10/Pakistan-Polio-Update-August-2019.pdf)

2.8۔ ماحولیاتی تنزلی

مناسب بنیادی شہری سہولیات کا فقدان یعنی صوبہ بھر کے بڑے شہروں میں کچرے کو ضائع کرنا اور سیوریج کا زیادہ تر نتیجہ یہ ہے کہ بڑے پیمانے پر گند کچرے اور گندے پانی کو دریائے سندھ میں ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ شہری فضلے کے ساتھ ساتھ انسانی فضلہ اور صنعتی زہریلی آلودگی بھی سب دریائے سندھ اور بالآخر بحیرہ عرب میں جاتے ہیں۔ اس سے ماحولیات، جانوروں، سمندری زندگی اور انسانوں کے ساتھ ساتھ زرعی پیداوار پر بھی سنگین اور منفی اثر پڑتا ہے۔ زہریلے / تیزابیت والے پانی کی شکل میں اس آلودگی کے

[2] *Hati-AK. Epidemiology of Snake bite in West Bengal. Indian-Med-Assoc- 1992*

عام نتائج، زمین کا کٹاو، مویشیوں کا کم ہونا، فصلوں کی پیداوار میں کمی اور دودھ کی پیداوار میں بھاری کمی سے ان لاکھوں افراد کی معاشرتی اور معاشی استحکام کو خطرہ ہے جو زراعت ،اور مویشیوں کو پالنے اور ماہی گیری پر انحصار کرتے ہیں۔ ذریعہ معاش کے ضائع ہونے کی وجہ سے پچھلی تینوں دہائیوں میں ٹھٹھہ اور بدین اضلاع کے ساحلی پٹی میں غربت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ یہ دونوں اضلاع بی آئی ایس پی غربت سروے میں انتہائی غربت کی درجہ بندی حاصل کر چکے ہیں۔

2.9- شہری / گھریلو آگ

سندھ میں غیر منصوبہ بند تیز رفتار آبادکاری اور صنعتکاری کی رفتار پر غور کرتے ہوئے، حفاظت اور صحت سے متعلق قانون سازی کے نفاذ کے لئے کسی ادارے کی عدم موجودگی میں تباہ کن شہری آگ کے امکانات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ، تمام شہری علاقوں میں سی این جی گیس اسٹیشنز نصب ہیں اور لکوئڈ پیٹرولیم گیس۔ ایل پی جی کو چھوٹی دکانوں اور اسٹوروں پر حفاظتی احتیاطی تدابیر کو نظر انداز کرتے ہوئے فروخت کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ تمباکو نوشی کے بڑے پیمانے پر رواج سے آگ کا خطرہ اور بڑھ جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق، کراچی میں روزانہ اوسطاً 3 سے 4 واقعات پیش آتے ہیں۔ کراچی جیسے بڑے شہری مراکز میں بھی فائر بریگیڈ / آگ بجھانے کے آلات کی دستیابی کسی بھی معیار کے مطابق پورا نہیں اترتی ہے۔

3- سندھ کی کمزور دفاعی صلاحیتیں

صوبہ سندھ میں کی جسمانی، معاشرتی، روایاتی اور معاشی کمزور دفاعی صلاحیت کی تفصیلات کے لئے نیچے ٹیبل نمبر 1 کا حوالہ دیں۔

ٹیبل 1: عدم استحکام اور کمزور دفاعی صلاحیت کو بہتر بنانے کے عوامل

کمزور دفاعی صلاحیت	کمزوریاں بڑھانے والے عوامل
طبعی	بستیوں کا خطروں سے دوچار مقامات، غیر محفوظ اور معاش کے خطرناک ذرائع، بنیادی پیداوار کے وسائل (جیسے زمین، کھیت کے ذرائع اور پیسہ) تک رسائی کا فقدان معلومات اور اطلاعات کا فقدان، بنیادی خدمات تک رسائی کا فقدان۔ وغیرہ...
سماجی	ادارہ جاتی امدادی ڈھانچے اور قیادت کا فقدان، کمزور خاندانی اور رشتہ دارانہ تعلقات، تفریق اور برادریوں میں تنازعات فیصلہ سازی کی طاقت کی عدم موجودگی، سماجی عدم مساوات وغیرہ...
روایاتی	انحصار، تبدیلی کی طرف بڑھنے میں مزاحمت / دیگر منفی عقائد۔ تبدیلی کو متاثر کرنے والی ان کی قابلیت پر خوداعتمادی اور اعتماد کی کم خیالی شکست اور مغلوب ہونے کے خیالات اور احساس / بے بسی کا احساس جداگانہ اور برادری کی حیثیت سے مثبت تبدیلی لانے کی خواہش اور صلاحیت کا فقدان
معاشی	آفات سے ذرائع معاش آسانی سے متاثر ہوتے ہیں کم انتخاب اور محدود وسائل معاشی طبقات اور معاشرے کی تفریق وغیرہ...

3.1- غیر منصوبہ بند شہری ترقی

سال 2030 تک پاکستان کی شہری آبادی میں 50 فیصد تک اضافے کی توقع کی جارہی ہے۔ صوبہ سندھ زیادہ پیچھے نہیں ہے، 2014 میں تین میں سے ایک شخص (39 فیصد) شہری علاقوں میں رہتا تھا[3]۔ شہری علاقوں میں، دیہی سے شہری ہجرت کی وجہ سے آبادی میں اضافے اور اعلیٰ شرح پیدائش جیسے عوامل بلند آبادی کے دباؤ کو جنم دے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگ کناروں پر اور اعلیٰ خطرہ والے علاقوں میں جو دریا کے کنارے یا غیر مستحکم علاقوں میں آباد ہو رہے ہیں۔ اس طرح، بہت سی بستیاں بغیر کسی منصوبے اور بنیادی شہری سہولیات کی عدم موجودگی کے بن جاتی ہیں۔ عمارتوں کے گرنے، شہری آگ اور ٹریفک حادثات کی وجہ سے حادثات اور ہنگامی صورتحال کی بڑھتی ہوئی تعداد غیر منصوبہ بند شہری ترقی کے نتائج ہیں۔ مزید یہ کہ بنیادی شہری سہولیات کا فقدان یعنی پینے کے صاف پانی کی عدم دستیابی اور گندہ پانی اور گند کچرے کو ٹھوس طریقے سے ٹھکانے نہ لگانے کی وجہ سے وہاں رہنے والے افراد بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

3.2- شہروں میں غیر محفوظ کپڑے کی صنعت

غیر منصوبہ بند شہری علاقوں اور سڑک کے غیر محفوظ حالات کے علاوہ غیر منصوبہ بند شہری آبادکاری کا نتیجہ بھی پچھلی تین دہائیوں کے دوران آبادی والے علاقوں اور اس کے آس پاس کپڑے کی صنعتوں کی تیز رفتار اور مسلسل توسیع ہے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ شہری علاقوں خصوصاً کراچی اور حیدرآباد میں کاٹیج صنعتوں نے حفاظتی اقدامات کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے، اس طرح صحت، حفاظت اور ماحولیات کے شدید خطرات پیدا ہوتے ہیں۔

3.3- غربت اور معاشرتی عدم مساوات

غربت ایک اہم عنصر ہے جو فرد کے گھریلو اور معاشرے کے کمزور ہونے کا سبب ہے۔ معاشرے کے غریب طبقات کے پاس انتخاب کم اور محدود وسائل ہیں۔ لہٰذا، ممکنہ طور پر خطرات سے دوچار غیر محفوظ علاقوں میں ان کے رہنے اور کام کرنے کا نسبتاً زیادہ امکان ہوتا ہے، اسی کے ساتھ ہی ان کی سہولیات، وسائل اور معلومات تک کی کمتر رسائی انہیں خاص طور پر غیر محفوظ بناتی ہے۔ سندھ کے 29 اضلاع میں سے 11 اضلاع کو انتہائی غریب اضلاع کے قرار دیا گیا ہے، جبکہ دوسرے 11 اضلاع کو غریب اضلاع کے طور پر درجہ بند کیا گیا ہے۔ اگرچہ، اس صوبے میں وافر قدرتی وسائل موجود ہیں اور متعدد معاشی مواقع موجود ہیں، خاص طور پر شہری علاقوں میں، لیکن شہری اور دیہی غربت کی اعلیٰ سطح معاشرے میں پولرائزیشن (تقطیب) کے واضح اشارے ہیں۔ غیر مساوی مواقع، معاش، صحت، تعلیم اور معلومات تک محدود رسائی، مختلف سماجی و معاشی طبقوں میں وسائل کی غیر مساوی تقسیم معاشرے میں مخصوص گروہوں کے خطرات کو مزید تیز کرتی ہے۔

3.4- موسمیاتی تبدیلی اور گلوبل وارمنگ

صوبہ سندھ کی گرم آب و ہوا اپنے منفرد جغرافیائی محل وقوع کے ساتھ ہی آب و ہوا کی تبدیلی کے اثرات کو بھی خاص طور پر غیر محفوظ بناتی ہے۔ اوسط درجہ حرارت اور نمی میں اضافے نے آہستہ آہستہ اس کے عوام اور ان کی معاشیات کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ آب و ہوا میں تبدیلی حیاتیاتی تنوع کے ضیاع، سطح سمندر میں اضافے، سمندری پانی میں دخل اندازی، بار بار طوفانوں، غیر معمولی بارشوں، خشک سالی اور موسم کے نمونوں میں غیر معمولی تبدیلی کے واقعات کو جنم دے رہی ہے۔

4. یونٹ کا خلاصہ

صوبہ سندھ متعدد قدرتی خطرات کے اثرات کا شکار ہے۔ اہم قدرتی خطرات جو لوگوں، بنیادی ڈھانچے، فصلوں اور صوبے میں ماحول کو بری طرح متاثر کرتے ہیں ان میں خشک سالی، ندی نالوں کا سیلاب، زلزلے، ہیٹ ویو اور ساحلی خطرات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، صنعتی اور شہری آگ، آلودگی اور ماحولیاتی تنزلی جیسے واقعات شہری علاقوں میں عام نظر آتے ہیں۔ تاریخی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ صوبہ باقاعدگی سے قدرتی اور غیر قدرتی آفتوں کا شکار رہا ہے۔ صوبے کو اعلیٰ سطح کے خطرات کا سامنا بنیادی طور پر آبی اور موسمیاتی خطرات یعنی سیلاب / شدید بارش، تیز سیلاب، ساحلی علاقوں میں آنے والے طوفان، سمندری دخل اور قحط سے ہے۔ اس کے علاوہ، اسے ارضیاتی خطرات یعنی زلزلے

[3] *Ministry of Finance, Government of Pakistan, 2015.*

اور سونامی کا خطرہ ہے۔ خاص طور پر صوبے کے کم از کم ترقی یافتہ علاقوں میں کمیونٹیز کی دفاعی کمزوریاں ان منفی واقعات کے خطرے کو اور بھی بڑھا دیتی ہیں جس میں ان کے پاس خطرات کو کم کرنے کے محدود علم، ناکافی طور پر مقابلہ کرنے کی صلاحیتیں، زیادہ آبادی اور غیر منصوبہ بند ترقی اور ناقص معاشی و اقتصادی حالات کے نتائج شامل ہیں۔

شکل 3: سندھ میں ضلعی سطح پر خطرے کی شدت

District Wise Severity of Risks in Sindh Province

District	Flood	Earthquake	Tsunami	Cyclone	Drought	Institutional Arrangements	Total Risk
Karachi	4	5	5	5	5	5	30
Badin	4	3	-	5	2	5	20
Dadu	5	2	-	2	5	5	20
Hyderabad	5	4	-	4	5	1	20
Qamber Shahdadkot	5	3	-	2	4	5	20
Tando Muhammad Khan	5	4	-	4	5	1	20
Thatta	4	2	3	4	1	5	20
Tando Allahyar	4	4	-	4	5	1	19
Matiari	5	4	-	2	5	1	18
Jacobabad	5	3	-	2	5	1	17
Jamshoro	5	2	-	3	5	1	17
Kashmore	5	3	-	2	5	1	17
Mirpur Khas	4	3	-	4	4	1	17
Naushahro Feroze	5	3	-	2	5	1	17
Nawabshah	5	2	-	3	5	1	17
Shikarpur	5	3	-	2	5	1	17
Ghotki	5	2	-	2	5	1	16
Khairpur	5	2	-	2	5	1	16
Sukhur	5	2	-	2	5	1	16
Larkana	5	2	-	2	4	1	15
Tharparkar	3	2	-	4	4	1	15

Score Key	5	4	3	2	1	-
	Very High	High	Medium	Low	Very Low	Non Hazard

ماخذ: نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ پلان 2012-2022

مزید پڑھنے کیلئے / حوالہ جات

- نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس پلان 2010
- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ –NDM ایکٹ 2010
- سندھ ڈیزاسٹر مینجمنٹ پلان 2008
- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ پلان 2012-2022
- پی ڈی ایم اے، حکومت سندھ: صوبائی مون سون ہنگامی منصوبہ 2017

یونٹ 3.1

نام:	**مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کا تصور، اہمیت اور اس کا عمل**
سیکھنے کا مقصد:	مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات (سی بی ڈی آر ایم) کے تصور کو سمجھنا اور سی بی ڈی آر ایم عمل کے مختلف اقدامات سے واقف ہونا
	صوبہ سندھ میں کمیونٹیز کیلئے سی بی ڈی آر ایم کی ضرورت اور اہمیت کو جاننا
ہینڈ آوٹس:	ہارڈ اور سافٹ کاپیز مواد اور پی پی سلائیڈز کو پڑھنا
تربیتی سامان:	ملٹی میڈیا کے ساتھ لیپ ٹاپ، فلپ چارٹ، مستقل مارکرز، سفید بورڈ اور مٹنے کے لائق مارکر
تربیت کی مہارتیں:	پی پی ٹی سلائیڈز، باہمی گفتگو پر توجہ دینا

1. "کمیونٹی" کی تعریف؟

آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات میں کمیونٹی ایک ہی جغرافیائی علاقے کے لوگوں کو کہتے ہیں، جو ایک ہی نسل، مذہب، زبان، ذات اور نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ کمیونٹی کا ایک عام تصور یہ ہے کہ ایک برادری ہم آہنگ ہو، جس میں یکساں دلچسپی، مشترکہ اقدار اور مقاصد ہوں۔ حقیقت میں، ایک برادری معاشرتی طور پر مختلف اور متنوع ہوسکتی ہے۔ صنف، طبقے، ذات پات، دولت، عمر، نسل، مذہب، زبان، اور دیگر پہلوؤں سے کمیونٹی کی تقسیم ہوتی ہے۔ معاشرے کے ممبروں کے عقائد، مفادات اور اقدار متصادم ہوسکتے ہیں۔

شکل 4- دیہی سندھ میں کمیونٹی اجلاس

https://ced.org.uk/projects/thar-pakistan/

2. "مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات" کی اصطلاح کی وضاحت؟

مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات (CBDRM) ایک ایسا عمل ہے جس میں مقامی کمیونٹیز قدرتی یا غیر قدرتی خطرات کے نتیجے میں ہونے والے جانی، روزگار اور جائیدادوں کے نقصانات سے بچانے کے لئے باضابطہ طور پر حصہ لیتی ہیں اور فیصلے کرتی ہیں۔ سی بی ڈی آر ایم نقطہ نظر اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ پروجیکٹ ڈیزائننگ، عمل درآمد و نگرانی اور جائزہ کے معاملات مقامی کمیونٹیز کی نگرانی میں ہیں۔

آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات میں کمیونٹیز کی فعال شمولیت ماضی کی آفات اور ان کے اثرات، خطرے سے دوچار علاقوں اور موسمی حالات کے سلسلے میں علم اور مقامی سطح کی ترجیحات کو دستاویز کرنے میں مدد کرتی ہے۔ اس سے مقامی حکام اور غیر سرکاری تنظیموں کو مختلف اقسام کے خطرات کو کم کرنے کے لئے عملی ایکشن پلان مرتب کرنے میں مدد ملتی ہے۔ سی بی ڈی آر ایم نچلی سطح کی روش پر مبنی ہے اور اس نقطہ نظر کا مقصد خطرات کو کم کرنا اور لوگوں کو درپیش تباہی کے خطرات سے نمٹنے کی صلاحیت کو مستحکم بنانا ہے۔ مقامی سطح پر خطرے کو کم کرنے کے اقدامات کرنے میں کمیونٹی کی براہ راست شمولیت ضروری ہے۔

3. مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کے نقطہ نظر کی اہمیت

سی بی ڈی آر ایم نقطہ نظر پر زور دیتا ہے کہ کمیونٹیز صرف وصول کنندگان کا گروہ نہیں ہیں بلکہ آفات کی شدت اور اثرات میں کمی اور اس سے وابستہ خطرات کی روک تھام میں ایک سرگرم اسٹیک ہولڈر ہیں۔ سی بی ڈی آر ایم نقطہ نظر کے تحت کمیونٹیز خدشات کی جانچ پڑتال، آفات کے خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے عمل میں سرگرم عمل ہیں۔ کمیونٹی پر مبنی خدشات کی جانچ پڑتال کا عمل ماضی کی آفات اور ان کے اثرات، خطرے سے دوچار علاقوں اور موسموں کی صورتِ حال کے سے متعلق علم اور مقامی سطح کی ترجیحات کو دستاویزی شکل دینے میں

مدد کرتا ہے۔اس سے مقامی حکام اور غیر سرکاری تنظیموں کو مختلف اقسام کے خطرات کو کم کرنے کے لئے عملی ایکشن پلان مرتب کرنے میں مدد ملتی ہے۔ سی بی ڈی آر ایم نقطہ نظر ترقیاتی تبادلہ خیال کا نچلی سطح کی روش کے عمل کو فروغ دیتا ہے جس کے نتیجے میں کمیونٹی کی ملکیت میں ایکشن پلان پر عمل درآمد ہوتا ہے۔

اہمیت اور ضرورت:

1) کمیونٹی کے خیالات اور مقامی علم پر مبنی

2) اس سے برادری کے مابین اتفاق اور تعاون کو تقویت ملتی ہے

3) اپنے وسائل پر برادری کے بھروسہ کو فروغ دیتا ہے

4) برادریوں کو پہلے جواب دہندگان کے طور پر تیار کرنا

5) یہ کمیونٹیز کی قدر کرتا ہے

6) خطرہ کم کرنے کے اقدامات کے استحکام کو فروغ دیتا ہے

7) قابل قدر اور قیمت فائدہ مند ہے

3.1- کمیونٹی کے خیالات اور مقامی علم پر مبنی

کمیونٹیوں کو اپنی مخصوص صورتحال اور ماحول کے لئے موزوں خطرات اور نمٹنے کے روایتی طریقہ کار سے متعلق مقامی معلومات حاصل ہے۔ سی بی ڈی آر ایم عمل دستاویز میں مدد کرتا ہے:

- دفاعی صلاحیت کو کمزور کرنے والے عوامل
- دیسی علم اور صلاحیتیں
- مقامی سطح کی ترجیحات اور خدشات
- ماضی کی آفات اور ان کے اثرات
- کمزور علاقے اور موسم

اس معلومات سے سرکاری حکام اور غیر سرکاری تنظیموں-این جی اوز کو معاشرے میں تباہی کے خطرات کو کم کرنے اور ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ باخبر حکمت عملی تیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔

3.2- یہ برادری کے مابین اتفاق اور تعاون کو مضبوط کرتا ہے

- کمیونٹیز کو بحرانوں کی صورت میں باہم مل کر کام کرنے اور کسی واقعے کے منفی اثرات سے نمٹنے کا بہتر موقع ملتا ہے اور وہ زیادہ موثر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔
- سی بی ڈی آر ایم کمیونٹیز کو مقامی حکومت کے اداروں اور مقامی تنظیموں کے ساتھ زیادہ مؤثر طریقے سے رابطہ قائم کرنے کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔

3.3- کمیونٹی کے اپنے وسائل پر انحصار کو فروغ ملتا ہے

- کسی تباہی کی صورت میں الگ تھلگ ہونے اور بیرونی امداد سے کٹ جانا معاشرے اور لوگوں کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے، سی بی ڈی آر ایم نقطہ نظر کمیونٹیوں کو اپنے وسائل پر انحصار کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔
- پیشہ ورانہ امداد پہنچنے تک، مقامی علم اور وسائل (مقامی مقابلہ کی حکمت عملی) کو بروئے کار لاتے ہوئے ہنگامی ضروریات اور آفات کے اثرات کو نمایاں طور پر کم کے کمیونٹی کے بیرونی امداد پر انحصار کو کم کیا جا سکتا ہے۔
- مزید برآں، بحالی کے دوران جب تمام بیرونی ادارے رخصت ہو جائیں تو، یہ مقامی کمیونٹیز ہیں جو اپنی برادری کی تعمیر نو کے لئے کوشش کرتی ہیں، ایسی صورتحال میں اپنے وسائل پر انحصار کرنا بہت ضروری ہو جاتا ہے۔

3.4- برادریوں کو پہلے جواب دہندگان کے طور پر تیار کرتا ہے

- خطرات کی صورت میں مقامی برادری پہلے ممکنہ متاثرین ہوتے ہیں اور فوری طور پر جواب دینے اور خطرے کے مضر اثرات سے نمٹنے میں بھی زیادہ تر ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں۔ بیرونی اداروں کی مدد پہنچنے سے قبل ہی مقامی کمیونٹیز پہلے ردِ عمل کرتی ہیں، سی بی ڈی آر ایم نقطہ نظر کمیونٹیز کو موثر انداز میں جواب دینے کے لئے تیار کرتا ہے۔
- کسی تباہی کے بعد محدود رسائی، نقل و حرکت اور معلومات کی صورت میں ابتدائی مدت (عام طور پر 2-3 دن) متاثرہ کمیونٹیز کو اپنے وسائل پر انحصار کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

3.5- اس سے برادریوں کی قدر ہوتی ہے

سی بی ڈی آر ایم نقطہ نظر پر زور دیتا ہے کہ کمیونٹیز صرف وصول کنندگان اور متاثرین کا ایک گروپ نہیں ہیں، بلکہ مجموعی طور پر آفات کی شدت اور اثرات میں کمی اور روک تھام میں ایک سرگرم اسٹیک ہولڈر ہیں۔

3.6- خطرہ کم کرنے کے اقدامات کے استحکام کو فروغ دیتا ہے

سی بی ڈی آر ایم کا نقطہ نظر اس بات پر زور دیتا ہے کہ اگر کمیونٹیوں نے اپنی کمزور دفاعی صلاحیت کا ازالہ نہیں کیا تو انہیں بہت کچھ کھونا پڑے گا۔ جب کہ دوسری طرف، اگر وہ تباہی کے اثرات کو کم کرتے ہیں تو انہیں زیادہ سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں آفات کے خدشات میں کمی کی پائیدار منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے۔

3.7- قابل قدر اور فائدہ مند

ترقی پذیر ممالک اور نسبتاً ناقص معیشتوں میں سی بی ڈی آر ایم تباہی کے خطرات کو کم کرنے کے لئے مقامی طور پر دستیاب سستے حل کو فروغ دیتا ہے۔

4. مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کا عمل

سی بی ڈی آر ایم عمل میں، خدشات کی جانچ پڑتال وہ پہلا اور ضروری اقدام ہے جہاں کمیونٹی کو درپیش خطرات، کمزور دفاعی صلاحیت اور موجودہ مقامی صلاحیتوں کا تجزیہ کرنے کے لئے تفصیل سے تشخیص کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تباہی کے خطرات کو کم کیا جاسکے۔ کمیونٹی کو آفت کے خطرے کی تشخیص کے عمل میں شامل ہو کر آفات کے خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی اور کمی کے متفقہ اقدامات کے نفاذ کے عمل میں پہل کرنی چاہئے۔ یہ نقطہ نظر اس بات کی ضمانت دے گا کہ کمیونٹی کی اصل ضروریات اور وسائل پر غور کیا جائے گا۔ اس عمل کے ذریعے مناسب اقدامات سے مسائل کو دور کرنے کا زیادہ امکان موجود ہے۔

اگرچہ مختلف علوم ادب میں، سی بی ڈی آر ایم عمل کے لئے مختلف مراحل / درجے تجویز کیے گئے ہیں۔ تاہم، ایشیائی آفات سے متعلق تیاری مرکز (اے ڈی پی سی) تھائی لینڈ کے مطابق، مستقبل کے خطرات کو کم کرنے کے لئے سات ترتیب وار مرحلے ہیں، جنہیں کسی آفت کے ہونے سے پہلے، یا بعد میں عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ ہر مرحلہ پچھلے مرحلے سے بڑھتا ہے اور مزید کارروائی کا باعث بنتا ہے۔ یہ مرحلہ ایک ساتھ مل کر منصوبہ بندی اور عمل درآمد کا نظام تشکیل دے سکتا ہے، جو آفات کے خدشات میں کمی کرنے کا ایک طاقتور ذریعہ بن سکتا ہے۔ آفت کے خطرے کے انتظام کے عمل کے سات مراحل درج ذیل ہیں۔

شکل 5: سی بی ڈی آر ایم نقطہ نظر کے ذریعے عملدرآمد کا عمل

5. کمیونٹی کا انتخاب

یہ ایک طے شدہ معیار کو استعمال کرتے ہوئے خطرے میں کمی پر ممکنہ مدد کے لئے انتہائی کمزور دفاعی صلاحیت والی کمیونٹیز کا انتخاب کرنے کا عمل ہے۔ اس بارے میں باخبر فیصلہ کرنے کے لئے اور انتخاب کے عمل کے لئے ایک معیار تیار کیا جانا چاہیئے کہ کہاں کام کرنا ہے یا کس کمیونیٹی کو منتخب کرنا ہے۔ ذیل میں کچھ شرائط ہیں:

- کمیونٹی کے خطرے سے دوچار ہونے کی شدت (انتہائی کمزور دفاعی صلاحیت والی کمیونٹی)
- ڈی آر ایم پروگرام سے مستفید ہونے والے افراد کی تعداد
- ڈی آر ایم میں مشغول ہونے کے لئے برادری کی تیاری
- برادری کی رسائی
- عملے کی حفاظت

متاثرہ کمیونٹی کی نشاندہی یا تو کمیونٹی نقطہ نظر یا بیرونی جس میں بین الاقوامی این جی اوز، ضلعی حکومت یا سیاستدانوں کے نقطہ نظر کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔

6. کمیو نٹی کو سمجھنا اور کمیونٹیز کے ساتھ باہمی میل جول کی تعمیر

اس میں بنیادی طور پر مقامی لوگوں کے ساتھ تعلقات اور اعتماد کو بڑھانا شامل ہے۔ اگر برادری کے ممبروں کو باہر کے لوگوں پر بھروسہ ہے جو ان کے ساتھ کام کر رہے ہیں تو، پھر مسائل، پریشانیوں، خدشات اور حل کے بارے میں کھل کر بات ہو سکتی ہے۔ باہر کے افراد کمیو نٹی کے لوگوں کے ساتھ اعتماد پیدا کرنے کے لئے متعدد اقدامات کر سکتے ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل شامل ہو سکتے ہیں۔

- کمیو نٹی میں رہنا
- شفاف اور آزاد ہونے کے بارے میں بتانا کہ وہ کون ہیں اور کیا کیا جا رہا ہے
- معاشرے میں روزمرہ کی زندگی کے ساتھ ساتھ معاشرتی سرگرمیاں اور ثقافتی تقریبات میں حصہ لینا
- مقامی لوگوں کی زندگی، مسائل اور پریشانیوں کے بارے میں سننا
- مقامی لوگوں سے نئی تراکیب سیکھنا
- مقامی کاموں کو انجام دینا۔
- انہیں عاجزی، مقامی ثقافت کا احترام اور لوگوں کے ساتھ سلوک کرتے وقت صبر سے کام لینا چاہئے

جیسے جیسے تعلقات قائم ہوتے ہیں، معاشرتی گروہوں، ثقافتی انتظامات، معاشی سرگرمیوں اور مختلف گھرانوں کے خطرے کے لحاظ سے معاشرے کی عمومی پوزیشن، سیاسی اور معاشی پہلوؤں کو سمجھا جاتا ہے۔ معاشرتی سرگرمیوں کی گہری تشریح بعد میں ہوگی، جب شراکتی خطرے کی تشخیص کی جائے گی۔

7. شراکتی آفات کے خدشات کی جانچ پڑتال (پی ڈی آر اے)

یہ کمیو نٹی کو درپیش خطرات کی نشاندہی کرنے کا تشخیصی عمل کہ لوگ کیسے ان خطرات پر قابو پا لیتے ہیں۔ اس عمل میں خطرہ، کمزوری دفاعی صلاحیت اور اہلیت کا جائزہ لینا شامل ہے۔ تشخیص کرنے میں لوگوں کے خطرے کے بارے میں تاثرات پر غور کیا جاتا ہے۔ اس سیکشن کی تفصیلات بعد میں آنے والے شراکتی آفات کے خدشات کی جانچ پڑتال کے سیشن میں مل سکتی ہیں۔

8. کمیو نٹی کے لوگوں کے ساتھ مل کر آفات کے خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی

یہ منصوبہ بندی شراکت دار آفات کے خدشات کی تشخیص کے نتائج کے تجزیے کے بعد سامنے آتی ہے، لوگ خود خطرے میں کمی کے ایسے اقدامات کی نشاندہی کرتے ہیں جو خطرات کو کم کریں گے اور صلاحیتوں میں اضافہ کریں گے۔ اس کے بعد خطرہ کم کرنے کے یہ اقدامات بعد میں گاوں یا یونین کونسل آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کے منصوبوں کے طور پر سامنے آتے ہیں، جو کمیونٹیز نے باہر کے ماہرین کے تعاون سے تیار کیے ہیں۔

9. کمیو نٹی رضاکاروں، VDMCs اور UCDMCs ممبروں کے لئے تعمیر و تربیت

آفات کے خدشات کا بہتر انتظام مقامی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹی کے ذریعے کیا جاتا ہے جو آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کے منصوبے پر عملدرآمد کے ذریعے خطرات کو کم کرنے کو یقینی بنائے گی۔ لہذا ضروری ہے کہ اس طرح کی کمیٹیاں تشکیل دیں جائیں تاکہ برادریوں کو متحد ہو کر اس مسئلے کو منظم انداز میں حل کیا جا سکے اور استحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔ گاؤں کی سطح پر اس کمیٹی کو ویلیج ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹی (VDMCs) اور یو سی سطح پر یونین کونسل ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹی (یو سی ڈی ایم سی) کہا جاتا ہے۔ کمیو نٹی کے رہنماؤں، کمیٹیوں کے ممبران اور رضاکاروں کی بنیادی ٹریننگ کی تربیت، معاشروں کو آفات کے نتائج کو کم کرنے کے قابل بنانے کے لئے ضروری اجزا ہیں۔

10. کمیونٹی بنیادوں پر آفات کے خدشات میں کمی (ڈی آر آر) کا نفاذ

وی ڈی ایم سی اور یو سی ڈی ایم سی کو ڈی آر ایم پلان پر عمل درآمد کی رہنمائی کرنی چاہئے اور برادری کے دوسرے ممبران کو بھی منصوبہ میں ہونے والی سرگرمیوں کی حمایت کرنے کے لئے تحریک دینا چاہئے۔ اس مرحلے پر یہ برادری رضاکارانہ خدمات پیش کرتی ہے اور اس پر عمل درآمد میں مزدوروں، نفاذ کاروں اور فیصلہ سازوں کی حیثیت سے شامل ہوتی ہے۔

11. شراکت دار نگرانی اور تشخیص

یہ ایک کمیونیکیشن سسٹم ہے جس میں اس منصوبے میں شامل تمام لوگوں کے مابین معلومات کا تبادلہ شامل ہیں، یعنی کہ برادری، عمل درآمد کرنے والا عملہ اور امدادی ادارے، متعلقہ سرکاری ادارے اور امداد دہندگان۔ شراکتی عمل میں برادری کے رضاکار، کمیٹی ممبر باہر کے افراد اور مقامی حکومت کے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر نگرانی اور جانچ کی ٹیم کا حصہ ہیں۔

حوالہ جات

ایشیائی آفات سے متعلق تیاری کا مرکز تھائی لینڈ (2011)؛ "کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک رڈکشن" پر شراکتداروں کا کتاب نامہ۔: www.adpc.net پر دستیاب ہے
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اسلام آباد پاکستان (2019)؛ CBDRM ٹریننگ ٹول کٹ دستیاب ہے:
http://www.ndma.gov.pk/publications/Participants'%20Workbook%20-%20Urdu.pdf,
ورلڈ فوڈ پروگرام اسلام آباد پاکستان (2011)؛ "کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ" کے بارے میں تربیتی کتاب۔
صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی خیبر پختونخواہ (2014-15)؛ "کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ" کے بارے میں شرکاء کی کتاب۔
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اسلام آباد پاکستان (2012)؛ این ڈی ایم پی جلد-III کے تحت شائع کردہ "کمیونٹی پر مبنی ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کے بارے میں انسٹرکٹر کی رہنما خطوط"۔

ماڈیول-2

پاکستان اور صوبہ سندھ میں آفات سے نمٹنے کے انتظامات کا نظام

یونٹ 2.1: پاکستان میں آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کی ارتقا

یونٹ 2.2: صوبہ سندھ کی توجہ کے ساتھ پاکستان میں آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کا نظام

یونٹ 2.3: مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات میں سی بی اوز کا کردار اور

نتائج

اس ماڈیول کی تکمیل پر آپ قابل ہو سکیں گے:

- سمجھ سکیں گے کہ پاکستان میں آفات سے نمٹنے کا انتظام فعال نقطہ نظر کی حیثیت سے کیسے وجود میں آیا
- مختلف قومی، بین الاقوامی اور عالمی آفات کے خطرے کے انتظام / کم کرنے کے فریم ورکس سے واقفیت حاصل کرنا
- پاکستان میں قومی، صوبائی اور ضلعی سطح کی ڈزاسٹر رسک مینیجمنٹ کی مختلف تنظیموں کو جاننا اور ان کے کردار، فرائض اور کام کو سمجھنا
- کمیونٹی پر مبنی تنظیموں CBOs کے کردار کو جاننا اور کمیونٹی سطح پر سی بی ڈی آر ایم عمل کے ساتھ سی بی اوز کے تعمیری روابط کی اہمیت کو سمجھنا

یونٹ 2.1

نام: **پاکستان میں آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کی ارتقا**

سیکھنے کا مقصد: - یہ سمجھنا کہ پاکستان میں ڈزاسٹر مینیجمنٹ کی کیسے ایک فعال نقطہ نظر کی حیثیت میں ارتقا ہوئی
- مختلف قومی، بین الاقوامی اور عالمی آفات کے خطرے کے انتظام / کم کرنے کے فریم ورکس سے واقفیت حاصل کرنا

ہینڈ آوٹس: پڑھنے کیلئے سامان ہارڈ اور سافٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز

تربیتی سامان: ملٹی میڈیا، فلپ چارٹس، سفید بورڈ اور مارکر

تربیت کی مہارتیں: غیر محدود، باہمی مباحثے، آڈیو وزیوئل معاونتیں، اور سوال و جوابات

1. تعارف

2005 میں آنے والے تباہ کن زلزلے سے قبل، ہنگامی ردعمل (آفات کا ایکٹ 1958) پاکستان میں آفات سے نمٹنے کا ایک اہم طریقہ رہا۔ کابینہ ڈویژن کے اندر ایک ہنگامی ریلیف سیل 1971 سے قومی سطح پر تباہی سے متعلق امداد فراہم کرنے کے لئے خدمات انجام دے رہا تھا۔ صوبائی سطح پر بھی ایسے ہی ادارہ جاتی انتظامات ریلیف کمشنرز کی شکل میں موجود تھے۔ سال 2005 پاکستان میں ڈزاسٹر رسک مینیجمنٹ کے لئے اہم موڑ تھا۔ 2005 نے دو اہم واقعات دیکھے۔ یعنی 2005 میں پاکستان نے ہیوگو فریم ورک فار ایکشن (ایچ ایف اے) پر دستخط کیے جس میں زیادہ جامع اور فعال آفات کے انتظام کے نقطہ نظر کی طرف منتقلی کی نشاندہی کی گئی اور ملک کو تباہ کن زلزلہ یعنی زلزلہ 2005 کا بھی دھچکہ لگا۔

اس سانحے نے آفات سے نمٹنے کے لئے پاکستان کے کمزور دفاعی صلاحیت کو آشکار کیا اور ملک نے خطرات کو کم کرنے کے بہتر طریقوں کو استعمال کرنے کا ارادہ کیا، جس کے نتیجے میں 2006 میں نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس (این ڈی ایم او) نافذ ہوا۔ اسی کے نتیجے میں پاکستان میں آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کے جامع نظام کا آغاز ہوا۔ 2005 کے بعد سے اس تناظر میں حکومت اور سول سوسائٹی کے تمام انتظامی سطح پر نمایاں پیشرفت ہوئی ہے۔ اس بات کو بھی واضح کرنا ضروری ہے کہ قومی سطح پر پالیسی میں تبدیلی، DRM اور سماجی و معاشی ترقی کے عمل کے بعد عملی اور سخت نقطہ نظر ہیوگو فریم ورک فار ایکشن 2005-15 کی پیش کردہ سفارشات کا نتیجہ تھا۔ ہیوگو فریم ورک فار ایکشن (ایچ ایف اے) کی اصلاحی ڈزاسٹر رسک مینیجمنٹ پالیسیوں اور طریقوں کو پاکستان سمیت تمام دنیا میں اپنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا تاکہ اس کو قومی، علاقائی اور عالمی سطح پر تعمیری مقاصد اور خطرات کم کرنے کیلئے ڈزاسٹر رسک رڈکشن حکمت عملیوں کے انضمام اور خطرے سے باخبر ترقیاتی پالیسیوں کی تیاری کی جائے۔

2. آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات بطور بین الاقوامی ایجنڈا

2.1۔ قدرتی آفات میں کمی لانے کے لئے بین الاقوامی دہائی (IDNDR 1990-1999)

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1990 کی دہائی کو قدرتی آفات سے نمٹنے کے بین الاقوامی دہائی کے نام سے منسوب کیا۔ جس کا بنیادی مقصد قدرتی آفات کی وجہ سے ہونے والے جانی نقصان، املاک کی تباہی، معاشرتی اور معاشی رکاوٹ کو کم کرنا تھا۔ آئی ڈی این ڈی آر کیم جنوری 1990 کو قرارداد 44/236 (22 دسمبر 1989) کی منظوری کے بعد شروع کی گیا تھا۔ اس دہائی کا مقصد مشترکہ بین الاقوامی اقدامات کے ذریعے، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں، جانوں کے ضیاع، املاک کو پہنچنے والے نقصان اور قدرتی آفات کی وجہ سے معاشرتی اور معاشی خلل کو کم کرنا تھا۔ دہائی کی سرگرمیوں کی حمایت کرنے کے لئے، جنیوا میں اقوام متحدہ کے دفتر میں یو این ڈی آر او کے ساتھ مل کر سیکریٹریٹ قائم کیا گیا۔

2.2۔ ایک محفوظ دنیا کے لئے یوکوہاما حکمت عملی اور کام کی منصوبہ بندی

23-27 مئی 1994 کے دوران، قدرتی آفات سے نمٹنے سے متعلق پہلی عالمی کانفرنس جاپان کے شہر یوکوہاما میں ہوئی۔ کانفرنس نے محفوظ دنیا کے لئے یوکوہاما حکمت عملی اپنائی، جس میں بنیادی طور پر قدرتی آفات سے بچاؤ، تیاری اور تخفیف کے لئے رہنما اصول شامل ہیں۔ یہ ڈی آر آر کی کوششوں کی تاریخ کا اہم موڑ تھا، کیونکہ کمزور دفاعی صلاحیتوں والی کمیونیٹیز کے معاشی پہلوؤں کو مدنظر رکھا گیا تھا۔ کانفرنس نے ترقی یافتہ اور کم ترقی یافتہ ممالک میں تباہی کے خطرے کی روک تھام، تخفیف اور اسے کم کرنے کے لئے یوکوہاما اصولوں کا خاکہ پیش کیا۔

2.3۔ ہیوگو فریم ورک فار ایکشن (2005-2015)

2005 میں IDNDR کے اختتام پر، بین الاقوامی برادری جاپان کے شہر کوبی میں اکھٹی ہوئی اور یوکوہاما حکمت عملی اور آخری دہائی کے دوران کی گئی پیشرفت کا جائزہ لیا جاسکے۔ یوکوہاما حکمت عملی سے سبق حاصل کرنے پر، 168 ممبر ممالک نے قدرتی آفات سے نمٹنے کے بارے میں اقوام متحدہ کی عالمی کانفرنس میں شرکت کی (ڈبلیو سی ڈی آر، کوبی،

جاپان، 18-22 جولائی 2005)۔ تین دن کی بحث کے بعد، کانفرنس نے ہیوگو فریم ورک برائے ایکشن 2005 سے 2015 کے دوران اپنایا۔ ایچ ایف اے ایک غیر پابند لیکن سیاسی ذمہ داری ہے کہ ممالک 2015 تک آفات سے نمٹنے والی قوموں اور برادریوں کی دفاعی صلاحیت میں اضافی کریں۔ اس میں تین اسٹریٹیجک اہداف اور پانچ ترجیحاتی اہداف طے کیے، ہر ترجیحی شعبے کے تحت کلیدی سرگرمیاں اور اس عمل میں شامل ریاستوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے کردار پر زور دیا۔ آفات کم کرنے کے لئے اقوام متحدہ کا ادارہ (UNISDR) سیکریٹریٹ ہیوگو فریم ورک کے نفاذ اور اس کی پیروی کا نگران ہے۔

کارروائی کے لئے پانچ ترجیحات مندرجہ ذیل ہیں۔

- ترجیح 1: اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تباہی کے خطرے میں کمی قومی اور مقامی ترجیح ہے اس کو مضبوط ادارہ جاتی بنیادوں پر نافذ کیا جائے
- ترجیح 2: تباہی کے خطرات کی شناخت، تشخیص اور نگرانی و فوری انتباہ کو بڑھانا
- ترجیح 3: ہر سطح پر حفاظت اور دفاعی صلاحیت کی روایت کو فروغ دینا
- ترجیح 4: خطرے کے بنیادی عوامل کو کم کریں
- ترجیح 5: ہر سطح پر موثر ردِعمل کے لئے آفت سے نمٹنے کی تیاری کو مضبوط بنائیں

2.4۔ آفات کے خطرے میں کمی کے لئے سینڈائی فریم ورک (SFDRR 2015-2030)

2015 میں ایچ ایف اے کی کامیاب تکمیل کے بعد، آفات کا خطرہ کم کرنے کے لئے سینڈائی فریم ورک (ایس ایف ڈی آر آر-2017-2030) کو 18 مارچ، 2015 کو جاپان کے شہر سینڈائی میں اقوام متحدہ کی تیسری عالمی کانفرنس میں اپنایا گیا تھا۔ SFDRR کا مقصد آفات سے نمٹنے کیلئے معاشرتی اور معاشی کمزوریوں کو کم کرنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی اور دیگر عوامل جو انہیں متحرک کرتے ہیں۔ سینڈائی فریم ورک 15 سالہ غیر پابند معاہدہ ہے جو اس چیز پر زور دیتا ہے کہ تباہی کے خطرے کو کم کرنے میں ریاست کا بنیادی کردار ہے لیکن اس ذمہ داری کو مقامی حکومت اور نجی شعبے سمیت دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بھی بانٹنا چاہئے۔ SFDRR آئندہ 15 سال کے لئے سات اہداف طے کیے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- ہدف 1: عالمی آفتی اموات کی شرح 2030 تک کافی حد تک کم کریں، جس کا مقصد 2005–2015 کی مدت کے مقابلہ میں 2020–2030 میں اوسطاً فی 100،000 عالمی اموات کی شرح کو کم کرنا ہے۔
- ہدف 2: 2030 تک عالمی سطح پر متاثرہ افراد کی تعداد میں خاطر خواہ کمی لانا، جس کا مقصد 2005–2015 کی مدت کے مقابلہ میں 2020–2030 میں اوسطاً عالمی سطح کے تعداد میں فی 100،000 کو کم کرنا ہے۔
- ہدف 3: عالمی مجموعی ملکی پیدار (جی ڈی پی) کے سلسلے میں 2030 تک براہ راست تباہی کے معاشی نقصان کو کم کریں
- ہدف 4: اہم انفراسٹرکچر کو تباہی سے ہونے والے نقصان اور بنیادی خدمات بشمول صحت اور تعلیمی سہولیات میں خلل 2030 تک اپنی استعدادی صلاحیت م بہتری کے ذریعے کم کریں۔
- ہدف 5: 2030 تک قومی اور مقامی تباہی کے خطرہ کو کم کرنے کی حکمت عملی والے ممالک کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کریں
- ہدف 6: 2030 تک اس فریم ورک کے نفاذ کے سلسلے میں ان کے ترقی پذیر ممالک قومی اقدامات کی تکمیل میں بین الاقوامی تعاون کو خاطر خواہ اور مستحکم مدد کے ذریعے کافی حد تک بڑھائیں۔
- ہدف 7: 2030 تک کثیر الخطرات سے متعلق ابتدائی انتباہی نظاموں اور آفات کے خطرے سے متعلق معلومات اور جائزوں کی دستیابی اور ان تک رسائی میں خاطر خواہ اضافہ کریں۔

3. پاکستان میں آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات بطور قومی ایجنڈا

ایک ردعمل سے فعال نقطہ نظر کی طرف بڑھنے کی تبدیلی کی مثال حالیہ صدی میں بڑی آفات کا نتیجہ تھی اور عالمی و بین الاقوامی ارادے بھی تھے۔ پاکستان کی جانب سے 2005 کے بعد سے کیئے گئے کچھ اہم کارنامے مندرجہ ذیل ہیں۔

3.1۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس (این ڈی ایم او2006)

2005 کے تباہ کن زلزلے سے سیکھے گئے اسباق کے بعد، حکومت پاکستان نے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس-(این ڈی ایم او)2006 میں منظور کیا۔ آرڈیننس نے قومی، صوبائی اور ضلعی سطح پر ایک مضبوط ڈیزاسٹر مینجمنٹ سسٹم کے قیام کا ارادہ کیا۔

3.2۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ (NDM ایکٹ-2010)

این ڈی ایم او2006 اس وقت تک کارآمد رہا جب تک کہ اسے قومی اسمبلی، سینیٹ اور تمام صوبائی اسمبلیوں کے ذریعے منظور شدہ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ نے تبدیل نہیں کیا۔ این ڈی ایم ایکٹ 2010 ایک رہنما دستاویز ہے جس کے لئے پورے ملک میں ایک متحرک ڈیزاسٹر مینجمنٹ سسٹم کی ضرورت ہے۔

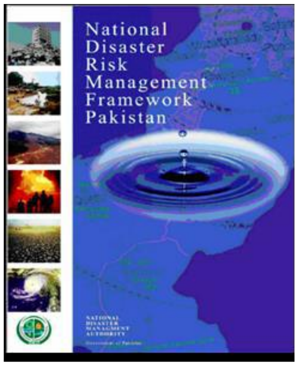

3.3۔ نیشنل ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ فریم ورک (NDRMF-2007)

2006 کے دوران نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس کے اعلان کے بعد، قومی DRM فریم ورک-NDRMF خطرات اور حساسیت کو کم کرنے کے ذریعے پاکستان میں پائیدار سماجی، معاشی اور ماحولیاتی ترقی (خاص طور پر غریب اور پسماندہ لوگوں کی) کو متعارف کرانے کے لئے اسٹریٹجک سمت لینے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ این ڈی آر ایم ایف کے نفاذ کی حکمت عملیوں کے نتیجے میں قومی، صوبائی اور ضلعی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے قیام کی شکل میں ملک میں تباہی سے نمٹنے کے ایک جامع نظام کی ارتقا کو دیکھا جاسکتا ہے، جس کے بعد اس پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔

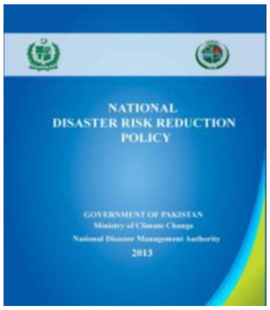

3.4۔ آفات کے خطرے کو کم کرنے کی قومی پالیسی 2013

نیشنل ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی۔ این ڈی ایم اے نے قومی سطح پر آفات کے خدشات میں کمی کی پالیسی مرتب کی جسے قومی آفات سے نمٹنے کے کمیشن (این ڈی ایم سی) نے 2013 میں منظور کیا تھا۔ اس میں قدرتی اور غیر قدرتی دونوں خطرات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

3.5۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ پلان (2012-2022)

ملک میں آفات سے نمٹنے کے لئے متحرک نقطہ نظر قائم کرنے کے لئے، NDMA نے 2012 کے دوران جاپانی بین الاقوامی تعاون ادارے (JICA) کی تکنیکی اور مالی مدد سے مکمل مشاورت کے بعد نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ پلان-NDMP تیار اور منظور کیا۔ NDMP، 2022 تک ایک جامع قومی منصوبہ ہے۔ اس میں مجموعی طور پر 1،040.9 ملین امریکی ڈالر (92.02 ارب روپے) کی لاگت آئے گی۔ دستاویز بہت جامع ہے اور 4 جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس دستاویز میں تین معاون جلدیں ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ پلان: مرکزی منصوبہ
- جلد۔ I: ڈیزاسٹر منیجمنٹ پر ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ پلان
- جلد۔ II : کثیر الخطرات ابتدائی انتباہی نظام منصوبہ
- : جلد۔III: کمیونٹی پر مبنی ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کے بارے میں انسٹرکٹرز کی گائیڈ لائینز

این ڈی ایم پی کے پاس 2012-2022 کے دوران 10 ترجیحی مراحل پر توجہ دینی ہے۔ یہ ترجیحات مندرجہ ذیل ہیں۔

- ترجیحی ایکشن-1: آفات سے نمٹنے کے انتظامات کے لئے ادارہ اور قانونی نظام قائم کریں۔
- ترجیحی ایکشن-2: مختلف سطحوں پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے منصوبے تیار کریں۔
- ترجیحی ایکشن-3: قومی خطرہ اور دفاعی کمزوری کی جانچ پڑتال کریں۔
- ترجیحی ایکشن-4: کثیر خطرہ ابتدائی انتباہی نظام قائم کریں۔
- ترجیحی ایکشن-5: آفات سے نمٹنے کے سلسلے میں تربیت، تعلیم اور شعور کو فروغ دینا اور قومی ہنگامی ردعمل کا نظام قائم کریں۔
- ترجیحی ایکشن-6: مقامی سطح پر تباہی کے خطرے میں کمی سے متعلق آگاہی پروگرام۔
- ترجیحی ایکشن-7: تباہی کے خطرے کو کم کرنے کے لئے بنیادی ڈھانچے کی ترقی۔
- ترجیحی ایکشن-8: ترقی میں آفات کے خدشات میں کمی کو مرکزی دھارے میں لانا۔
- ترجیحی ایکشن-9: قومی ہنگامی ردعمل کا نظام قائم کریں۔
- ترجیحی ایکشن-10: آفت کے بعد کی بحالی کے لئے اہلیت کی ترقی

مزید پڑھیں اور حوالہ جات

یوکوہاما حکمت عملی اور محفوظ دنیا کے لئے عمل کا منصوبہ https://www.ifrc.org/Docs/idrl/I248EN.pdf پر دستیاب ہے۔
آفات کم کرنے کے لئے متحدہ قومی بین الاقوامی حکمت عملی؛ قدرتی آفات کے خاتمے پر اقوام متحدہ کی عالمی کانفرنس (ڈبلیو سی ڈی آر، کوبی، جاپان، 18-22 جولائی)
https://www.unisdr.org/2005/wcdr/wcdr-index.htm, پر دستیاب ہے
آفات کم کرنے کے لئے متحدہ قومی بین الاقوامی حکمت عملی؛ سینڈائی فریم ورک فار ڈیزاسٹر رڈکشن 2015-2030 کے لئے
https://www.unisdr.org/files/43291_sendaiframeworkfordrren.pdf پر دستیاب ہے۔
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی؛ نیشنل ڈیزاسٹر منیجمنٹ آرڈیننس 2006
http://www.ndma.gov.pk/Publications/National%20Disaster%Management%20Ordinance%202006.pdf پر دستیاب۔
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی؛ نیشنل ڈیزاسٹر منیجمنٹ فریم ورک 20072007
http://www.ndma.gov.pk/plans/National%20Disaster%20Risk%20Management%20Framework-2007.pdf پر دستیاب ہے
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی؛ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2010: http://www.ndma.gov.pk/files/NDMA-Act.pdf پر دستیاب ہے
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی؛ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2010: http://www.ndma.gov.pk/plans/drrpolicy2013.pdf پر دستیاب ہے
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی؛ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ 2012-2022؛
http://www.ndma.gov.pk/plans/NDMP-EXECUTIVE%20SUMMARY.pdf پر دستیاب ہے

یونٹ 2.2

نام: **سندھ پر توجہ کے ساتھ پاکستان میں ڈزاسٹر مینیجمنٹ سسٹم**

سیکھنے کا مقصد: - پاکستان میں قومی، صوبائی اور ضلع سطح پر کام کرنے والے مختلف ڈی آر ایم اداروں کے بارے میں جاننا

- قومی، صوبائی ضلعی اور مقامی سطح پر مختلف ڈزاسٹر مینیجمینٹ آرگنائیزیشنز کے کردار، ذمے داریوں اور کام کو سمجھنا

ہینڈ آؤٹس: پڑھنے کیلیئے سامان ہارڈ اور سافٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز

تربیتی سامان: ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹس، مارکرز، وائٹ بورڈ اور مارکرز

تربیت کی تراکیب: غیر محدود، باہمی مباحثہ، سمعی بصری معاونتیں (سامان)، اور سوال و جوابات

1. تعارف اور پس منظر

2005 سے پہلے، ایمرجنسی ریلیف سیل (ای آر سی) قومی سطح پر تباہی سے نجات کے لئے ذمہ دار واحد قومی سطح کا ادارہ تھا۔ اس کا کردار یہ تھا کہ کسی بھی بڑی تباہی کی صورت میں صوبائی حکومتوں کے وسائل کی تکمیل کے لئے نقد رقم اور مدد فراہم کی جائے۔ اسی طرح، صوبائی سطح پر، 1971 میں ون یونٹ کے خاتمے کے بعد صوبوں نے اپنی ضروریات کے مطابق کچھ تبدیلیاں کرتے ہوئے 1958 کے آفات قانون ایکٹ کو اپنایا۔ پنجاب میں، 1975 میں "ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ" کے نام سے ایک محکمہ قائم کیا گیا تھا اور دوسرے صوبوں میں سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو (ایس ایم بی آر) کو سابقہ استعداد کے تحت ریلیف کمشنر نامزد کیا گیا تھا۔ یہ DRM نظام اس وقت تک برقرار رہا جب تک کہ قوم نے اپنی پیدائش کے بعد سے آفت کے انتظام کے سب سے بڑے چیلنج کا سامنا نہیں کیا۔

2005 پاکستان میں ڈزاسٹر رسک مینیجمنٹ کے لئے اہم موڑ تھا۔ 2005 میں دو اہم واقعات دیکھنے میں آئے، یعنی 2005 میں پاکستان ہیوگو فریم ورک فار ایکشن (ایچ ایف اے) کا دستخط کرنے والا ملک بن گیا، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آفات سے نمٹنے کے انتظامات کے زیادہ جامع طریقے کار کی طرف رخ کیا گیا ہے اور اس ملک کو تباہ کن زلزلہ 2005 نے بھی متاثر کیا تھا۔ سانحے نے آفات سے نمٹنے کے بہتر خطرات پر روشنی ڈالی اور خطرہ کم کرنے کے بہتر طریقوں کے لئے ملک کے عہد کو مزید نافذ کیا، جس کے نتیجے میں 2006 میں نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس (این ڈی ایم او) نافذ ہوا۔ اس آرڈیننس نے وفاق میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے لئے قانونی اور آئینی انتظامات فراہم کیے۔ صوبائی اور ضلعی سطح پر این ڈی ایم او نے آفات سے نمٹنے کے لئے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیشن (این ڈی ایم سی) کو ایک اعلیٰ ادارے کے طور پر مہیا کیا، جس میں نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) اس کا انتظامی بازو ہے۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو ملک میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے پورے "سپیکٹرم" کے ساتھ نمٹنے کا پابند کیا گیا ہے۔

2. ادارہ جاتی فریم ورک (پاکستان میں ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ)

2.1- 2005 سے پہلے

- **ویسٹ پاکستان قومی آفات (روک تھام اور امداد) ایکٹ 1958:** پاکستان قومی آفات (روک تھام اور امداد) ایکٹ 1958 آفات سے متاثرہ علاقوں میں نظم و ضبط کی بحالی کی سہولیات فراہم کرتا ہے، اور اس طرح کی آفات سے نمٹنے کے لئے امداد فراہم کرتا ہے۔ آفات سے متعلق ایکٹ 1958 بنیادی طور پر ہنگامی ردعمل کو منظم کرنے پر مرکوز تھا۔ اس ایکٹ میں بعد میں اس وقت ترمیم کی گئی جب 1971 میں چاروں صوبے تشکیل دیئے گئے تھے۔ 1971 میں ون یونٹ کے خاتمے کے بعد صوبوں نے اپنی ضروریات کے مطابق مواد میں کچھ تبدیلیوں کے ساتھ 1958 کے آفات سے متعلق قانون کو اپنایا۔ صوبہ پنجاب میں، 1975 میں "ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ" کے نام سے ایک محکمہ قائم کیا گیا تھا۔ دیگر صوبوں میں سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو (ایس ایم بی آر) کو ریلیف کمشنر کے عہدے پر مقرر کیا گیا تھا۔

ایمرجنسی ریلیف سیل (ERC): ایمرجنسی ریلیف سیل (ای آر سی) 1971 میں کابینہ ڈویژن کے اندر تشکیل دیا گیا تھا اور وہ قومی سطح پر تباہی سے نمٹنے کے لئے ذمہ دار ہے۔ یہ بڑی تباہی کی صورت میں صوبائی حکومتوں کو نقد اور اضافی وسائل کی صورت میں مدد فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں، اس نے ضرورت پڑنے پر اور تباہی سے دوچار دوست ممالک کی مدد کی ہے۔ ای آر سی نے تمام متعلقہ اداروں یعنی وفاقی ڈویژنوں، صوبائی حکومتوں، نیم سرکاری، بین الاقوامی اور امدادی کارروائیوں کے دوران قومی امداد دینے والے اداروں کی سرگرمیوں کو مربوط کیا۔ یہ وزیر اعظم فلڈ ریلیف فنڈ کا انتظام کرتا ہے اور ہیلی کاپٹروں کے بیڑے کے ساتھ ایک ایوی ایشن اسکواڈرن کو بھی برقرار رکھتا ہے تاکہ امدادی کاموں میں مدد ملے اور حکام متاثرہ علاقوں کا دورہ کر سکیں۔
نیشنل کرائسس مینجمنٹ سیل (این سی ایم سی)۔ این سی ایم سی کا قیام جولائی 1999 میں وزارت داخلہ، اسلام آباد میں انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت کیا گیا تھا۔ این سی ایم سی کا بنیادی کام ملک میں مختلف ہنگامی صورتحال سے متعلق معلومات جمع کرنا ہے۔ صوبائی کرائسس مینجمنٹ سیل اور دیگر متعلقہ ایجنسیوں کے ساتھ

باہمی معلومات جمع کرنے کے لئے بھی ہم آہنگی کا کام سونپا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، ہنگامی صورتحال میں ہنگامی امدادی خدمات کے منصوبوں کو مربوط کرنے کا ذمہ دار ہے۔

2.2۔ 2005 کے بعد

- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2010: دسمبر، 2010 میں، این ڈی ایم او 2006 کو پارلیمنٹ کے ایکٹ میں نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ-NDM ایکٹ 2010 کے طور پر تبدیل کیا گیا۔ وزیر اعظم کی سربراہی میں سب سے اوپر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیشن، جس نے ملک میں تباہی کے خطرے سے متعلق انتظامیہ کی پالیسی سازی کا ذمہ دار ہے۔ ایکٹ کے مطابق، نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی ملک میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ پالیسیوں کے نفاذ کا ذمہ دار ہے۔ دوسرا درجہ صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیشن اور اتھارٹی اور تیسرا درجے پر ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز شامل ہیں۔ تمام ادارے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی پالیسیاں / منصوبے تیار کرنے اور اپنے متعلقہ انتظامی سطح پر مختلف کام انجام دینے کے ذمہ دار ہیں۔ بعد میں ان کے کردار، فرائض اور ذمہ داریوں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

شکل 6: 2005 کے بعد نیشنل ڈزاسٹر مینیجمنٹ انسٹی ٹیو شنل فریم ورک۔

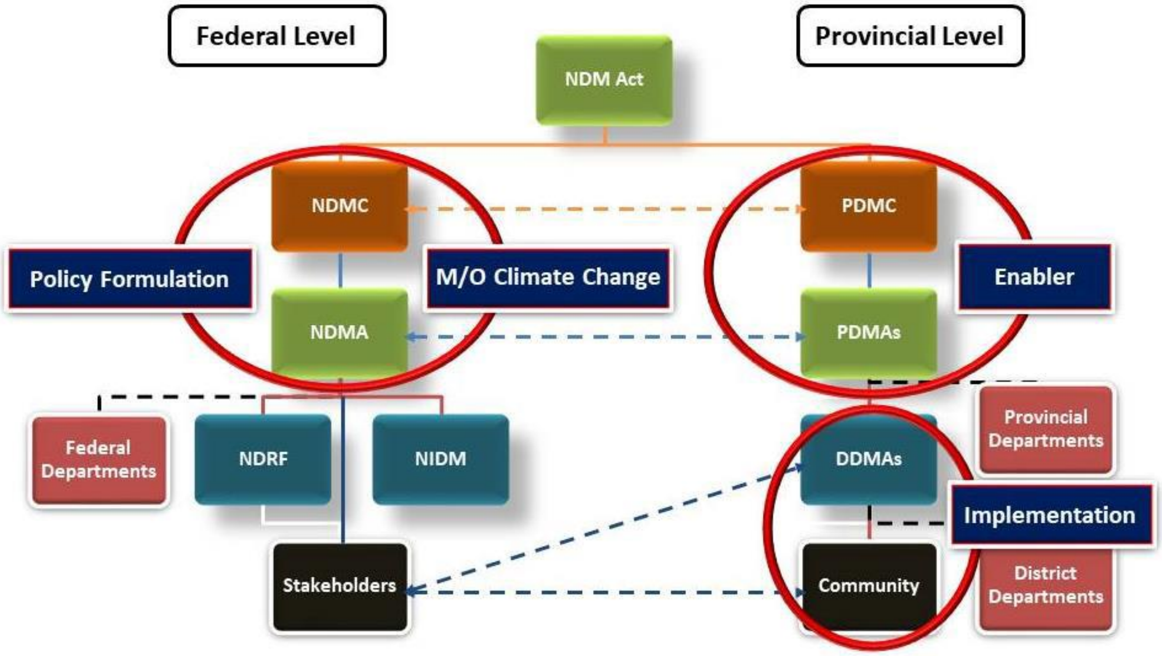

3. ڈزاسٹر مینیجمنٹ اینڈ ریسپانس آرگنائیزیشنز (قومی صوبائی اور ضلعی)

3.1- قومی / صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز

این ڈی ایم ایکٹ کے تحت، این ڈی ایم اے ملک میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی تمام سرگرمیوں کے نفاذ کو آسان بنانے کے لئے فوکل پوائنٹ اور کوآرڈینیٹنگ باڈی کے طور پر خدمات سرانجام دیتا ہے۔ مختلف انتظامی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز کو براہ راست ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ تمام اسٹیک ہولڈرز بشمول وزارتوں، ڈویژنوں، محکموں، اور انسانی امداد کی تنظیموں کے ساتھ آفاتی خطرے کے انتظام اور ہنگامی ردعمل کی سرگرمیوں کو نافذ کرسکیں۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2010 میں بیان کردہ آفات سے متعلق انتظامیہ کے افعال اور کردار ذیل ہیں:

ٹیبل 2: این ڈی ایم اے کے کردار اور کام

- آفات سے نمٹنے کے لئے عمل درآمد، کوآرڈینیشن اور مانیٹرنگ باڈی کی حیثیت سے کام کرنا۔
- قومی کمیشن کی منظوری کے لئے قومی منصوبہ تیار کرنا۔
- قومی پالیسی پر عمل درآمد، ہم آہنگی اور نگرانی کرنا۔
- مختلف وزارتوں یا محکموں اور صوبائی حکام کے ذریعے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے منصوبوں کی تیاری کے لئے رہنما اصول مرتب کرنا۔
- صوبائی حکومتوں کو قومی کمیشن کے طے شدہ رہنما اصولوں کے مطابق اپنے آفات سے نمٹنے کے منصوبوں کی تیاری کے لئے ضروری تکنیکی مدد فراہم کرنا۔
- کسی بھی خطرناک آفت کی صورت میں مربوط ردعمل۔
- کسی بھی خطرناک آفت کی صورتحال یا آفت کے جواب میں متعلقہ وزارتوں یا صوبائی حکومتوں کیلئے ان کی جانب سے اٹھائے جانے والے اقدامات کے سلسلے میں رہنمائی وضع کرنا اور ہدایات دینا۔
- کسی خاص مقصد کے لئے یا عمومی امداد کے حصول کے لئے کسی بھی فرد کی خدمات حاصل کرنا۔
- ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے سلسلے میں عمومی تعلیم اور شعور کو فروغ دینا؛ اور اس طرح کے دوسرے کام انجام دینا جو نیشنل کمیشن نے اس کو سونپے ہیں۔

ٹیبل 3: پی ڈی ایم اے کے کردار اور فرائض

- صوبائی کمیشن کی منظوری حاصل کرنے کے لئے صوبائی آفات سے نمٹنے کی پالیسی بنانا۔
- قومی پالیسی، قومی منصوبہ اور صوبائی منصوبے پر عملدرآمد کو مربوط بنانا اور نگرانی کرنا۔
- صوبے کے دفاعی صلاحیت کی کمزوری کا جائزہ لینا اور روک تھام یا تخفیف کے اقدامات کرنا۔
- صوبائی محکموں اور ضلعی حکام کے ذریعے ڈیزاسٹر مینجمنٹ منصوبوں کی تیاری کیلئے ہدایات وضع کریں۔
- تباہی سے نمٹنے اور تیاری بڑھانے کے لئے تمام سرکاری یا غیر سرکاری سطح پر تیاریوں کا جائزہ لینا۔
- تباہی کی صورت میں مربوط ردِعمل۔
- آفت کے جواب میں لئے جانے والے اقدامات کے بارے میں کسی بھی صوبائی محکمے یا اتھارٹی کو ہدایات دینا۔
- اس سلسلے میں عمومی تعلیم، آگاہی اور کمیونٹی تربیت کو فروغ دینا۔
- ضروری تکنیکی مدد فراہم کرنا یا ضلعی اور مقامی حکام کو اپنے کاموں کو موثر انداز میں پہنچانے کے لئے مشورے دینا۔
- صوبائی حکومت کو آفات سے نمٹنے کے سلسلے میں تمام مالی امور کے بارے میں مشورہ دینا۔
- علاقے میں ہونے والی تعمیرات کا جائزہ لینا اور اگر وہ طے شدہ معیار کے مطابق نا ہوں تو ان کی تعمیل کی ہدایت کرنا۔
- بہترین روابطی نظام کو یقینی بنانا اور یہ کہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی مشقیں باقاعدگی سے کی جارہی ہیں۔ قومی یا صوبائی اتھارٹی کے ذریعے اس طرح کے دوسرے کام انجام دیں۔

جدول 4: ڈی ڈی ایم اے کا کردار اور کام

- ضلع کے لئے ضلعی رد عمل کے منصوبے سمیت ڈیزاسٹر مینجمنٹ پلان تیار کرنا۔
- قومی پالیسی، صوبائی پالیسی، قومی منصوبہ، صوبائی منصوبہ اور ضلعی منصوبہ پر عمل درآمد کو مربوط بنانا اور نگرانی کرنا۔
- اس بات کو یقینی بنانا کہ ضلع میں آفات سے متاثرہ علاقوں کی نشاندہی کی جائے اور آفات سے بچاؤ کے لئے اقدامات اور اس کے اثرات کو کم کرنے کے لئے ضلعی سطح پر حکومت کے محکموں کے ساتھ ساتھ مقامی حکام نے بھی اقدامات اٹھائے ہیں۔
- اس بات کو یقینی بنانا کہ نیشنل اتھارٹی اور صوبائی اتھارٹی کے ذریعے وضع کردہ روک تھام، تخفیف، تیاری اور رد عمل کے اقدامات کے لئے ضلعی حکومت کے تمام محکموں اور ضلع کے مقامی حکام عمل کریں۔
- ضلعی سطح پر حکام کو ہدایات دینا کہ وہ قدرتی آفات سے بچاؤ یا تخفیف کے لئے اقدامات کریں۔
- ضلعی سطح پر حکومت کے محکموں اور مقامی حکام کے ذریعہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے منصوبوں کی تیاری کے لئے ہدایات مرتب کرنا۔
- ضلعی سطح پر حکومت کے محکموں کے ذریعہ تیار کردہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ منصوبوں پر عمل درآمد کی نگرانی کرنا۔
- ضلعی سطح پر حکومت کے محکموں کی پیروی کے لئے ہدایات مرتب کرنا۔
- ضلع میں افسروں، ملازمین اور رضاکارانہ امدادی کارکنوں کی مختلف سطحوں کے لئے خصوصی تربیتی پروگراموں کا اہتمام کرنا۔
- مقامی حکام، سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کے تعاون سے کمیونٹی کو آفت کی روکتھام اور تخفیف کیلئے تربیتی و آگاہی پروگراموں کی سہولت فراہم کرنا۔
- فوری انتباہ اور عوام کو مناسب معلومات کی رسائی کے لئے طریقے کار مرتب کرنا اور جائزہ لینا۔
- ضلعی سطح پر جوابی منصوبہ اور ہدایات تیار کرنا، جائزہ لینا اور اپڈیٹ کرنا۔
- ضلع میں مقامی انتظامیہ کے ساتھ ہم آہنگی اور ہدایات دینا تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ضلع میں تباہی سے قبل انتظامیہ کو فوری اور مؤثر طریقے سے انجام دیا جائے۔
- ضلعی سطح پر حکومت کے محکموں، قانونی حکام یا مقامی حکام کے ذریعے تیار کردہ ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لینا تاکہ اس میں تباہی کی روکتھام یا کم کرنے کے لئے ضروری دفعات فراہم کی جاسکیں۔
- ایسی عمارتوں اور مقامات کی نشاندہی کرنا جو تباہی کی صورت حال میں امدادی مراکز یا کیمپوں کے طور پر استعمال ہوسکیں اور ایسی جگہوں پر پانی کی فراہمی اور صفائی ستھرائی کے انتظامات کر سکیں۔
- امدادی اور بچاؤ کے سامان کے ذخیرے قائم کریں یا اس طرح کے مواد کو مختصر اطلاع پر دستیاب کرنے کے لئے تیاری کو یقینی بنانا۔ صوبائی اتھارٹی کو آفات سے نمٹنے کے مختلف پہلوؤں سے متعلق معلومات فراہم کریں۔
- ضلع میں آفات کے انتظام کیلئے نچلی سطح پر کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں اور رضاکارانہ سماجی بہبود کے اداروں کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کرنا۔
- یقینی بنانا کہ مواصلاتی نظام ترتیب میں ہے، اور وقتاً فوقتاً ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی مشقیں کی جاتی ہیں۔
- اس طرح کے دوسرے کام انجام دیں جیسے صوبائی حکومت یا صوبائی اتھارٹی اس کو تفویض کرسکتی ہے یا جیسا کہ یہ ضلع میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔

3.2۔ صوبائی بحالی کا محکمہ

صوبائی سطح پر ریلیف کمشنرز تباہی کی صورتحال کے خراب اثرات کا مقابلہ کرنے کے لئے اقدامات کے ذمہ دار ہیں۔ فنڈز ریلیف کمشنرز کو مہیا کیے جاتے ہیں جو متاثرین کو سہولیات کی فراہمی کے لئے ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن افسران کو جاری کیے جاسکتے ہیں جو صوبائی تکنیکی کمیٹیوں کے ذریعے ہلاکتوں، مکانات اور فصلوں کے نقصانات کے طے شدہ معاوضے کی شرح کے مطابق ہیں۔ تمام امدادی اشیاء یا سامان، نقد رقم، اور گرانٹ ڈی سی او کے ذریعے ضلعی نقصان کی تشخیص کمیٹی کے ذریعے تقسیم کرتے ہیں جس میں متعلقہ اداروں کے افسران، ضلعی اور تحصیل کونسلوں کے نمائندے اور مقامی این جی اوز کے ممبر شامل ہیں۔

3.3- مقامی حکام

پاکستان میں مقامی حکومت کے تین درجے ہیں یعنی ضلع، تحصیل اور یونین کونسل۔ مقامی حکام کو یہ یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ اس کے افسران اور ملازمین کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے لئے تربیت دی جائے۔ ان کو یہ یقینی بنانے کی بھی ضرورت ہے کہ آفت کے انتظام سے متعلق وسائل کو اتنا برقرار رکھا جائے کہ کسی بھی خطرناک آفت کی صورتحال یا تباہی کی صورت میں استعمال کے لئے آسانی سے دستیاب ہوں۔ مزید یہ کہ وہ اس بات کو یقینی بنانے کے بھی ذمہ دار ہیں کہ اس کے تحت یا اس کے دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے تمام تعمیراتی منصوبے اور قومی، صوبائی اور ضلعی اتھارٹی کے ذریعے آفات اور تخفیف کے تدارک کے لئے وضع کیے گئے معیارات کے مطابق ہوں۔ اس کے علاوہ، انہیں صوبائی اور ضلعی منصوبے کے مطابق متاثرہ علاقے میں امدادی، بحالی اور تعمیر نو کی سرگرمیاں انجام دینے کی بھی ضرورت ہے اور وہ ایسے دیگر اقدامات کر سکتے ہیں جو ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے لئے ضروری ہوسکتے ہیں۔ اس کے بعد آفات سے نمٹنے کے انتظامات اور کاموں کی تفصیلات پر مزید تبادلہ خیال کیا جائیگا۔

3.4- مسلح افواج

مسلح افواج نے ہنگامی ردعمل کی کارروائیوں میں ہمیشہ بہت موثر کردار ادا کیا ہے اور بڑے پیمانے پر ہوائی اور زمینی کوششوں کے ذریعے فوری امداد فراہم کی ہے۔ مسلح افواج، اگرچہ تباہی کے بعد کے ریلیف اور ریسکیو آپریشنز کو انجام دینے کیلئے تربیت یافتہ نہیں ہوتے، سول انتظامیہ انہیں افرادی قوت کی فوری دستیابی اور قومی وسائل کی وجہ سے استعمال کرتی ہے۔ ان کے کاموں کو ذیل میں ذکر کیا گیا ہے:

- امدادی، بچاؤ اور انخلا کے کاموں میں سول انتظامیہ کا ساتھ دینا۔
- سول انتظامیہ کے ساتھ سرچ اور ریسکیو کارروائیوں میں رابطہ کرنا اور انخلا ریلیف اور بحالی کے لئے دستیاب سرکاری / قومی وسائل جیسے ہیلی کاپٹر، ہوائی جہاز، بحری جہاز وغیرہ فراہم کرنا۔
- سیلاب کی ہنگامی صورتحال اور امدادی کاموں کے منصوبوں کو تیار کرنے میں مدد کرنا۔
- متاثرہ آبادی کے لئے متعلقہ وزارت صحت / محکمہ کے ساتھ قریبی ہم آہنگی سے کیمپوں اور خیمہ بستیوں کے قیام میں سول انتظامیہ کی مدد کرنا۔
- اگر ضرورت ہو تو تباہی کے دوران سیکیورٹی فراہم کریں۔

3.5- شہری دفاع

محکمہ شہری دفاع 1951 میں ایک آرڈیننس کے ذریعے قائم کیا گیا تھا۔ اب یہ شہری دفاع ایکٹ 1952 کے ذریعے نافذ العمل ہے۔ 1993 سے پہلے، اسے اختیار تھا کہ "یہ غیر ملکی طاقت کی جانب سے کسی بھی طرح کے حملے کے دفاع کیلئے یا غیر ملکی طاقت کی جانب سے کسی بھی قسم کے حملے کے مکمل طور پر یا کچھ حد تک اثرات کو معزول کرنے کیلئے اصل جنگ کے مترادف اقدام نہیں اٹھائیگی، چاہے وہ اقدامات حملے کے وقت سے پہلے دوران یا بعد میں اٹھائے جانے والے اقدامات ہوں"۔ تاہم، کچھ عرصے کے بعد، امن کے دوران قدرتی یا انسانیت کی آفات کے خلاف تدارک کے لئے اسے اضافی کام سونپا گیا تھا۔

3.6- پاکستان ریڈ کریسنٹ سوسائٹی (پی آر سی ایس)

پی آر سی ایس نے دیگر قومی سوسائٹیز کی مدد سے پاکستان میں تباہی کے ردعمل میں وسیع پیمانے پر تعاون کیا ہے۔ امداد، بحالی، تعمیر نو اور صلاحیت میں اضافہ کی سرگرمیوں میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس وقت یہ چاروں صوبوں اور آزاد جموں کشمیر میں 80 اضلاع میں کام کر رہا ہے اور اس کا بنیادی عملہ تقریبا ایک ہزار ہے۔ پی آر سی ایس کے پاس 50،000 رضاکاروں کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک ہے۔ یہ بنیادی طور پر مصیبت سے نمٹنے کی تیاری اور ردعمل میں کام کرتا ہے۔

3.7- ایمرجنسی رسپانس سروسز (ٹی ایم او اور سٹی فائر فائٹنگ سروسز اور ریسکیو 1122)

فائر فائٹنگ کی خدمات کا بنیادی کام صرف "آگ بجھانا" ہے۔ فائر فائٹنگ کی فراہمی کے لئے تحصیل سطح پر میونسپل شہری انتظامیہ ذمہ دار ہے۔ پنجاب ایمرجنسی سروس کو ریسکیو 1122 کے نام سے جانا جاتا ہے جو صوبائی ایمرجنسی رسپانس سروس ہے۔ یہ آگ کی ہنگامی صورتحال سمیت ہر طرح کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ذمہ دار ہے۔

3.8- مقامی خیراتی ادارے جیسے۔ ایدھی فاؤنڈیشن، امن، انصار برنی، چھیپا ایمبولینس سروسز، الخدمت فاؤنڈیشن وغیرہ۔

مقامی خیراتی تنظیمیں ملک میں چھوٹی سے بڑے درجے کی ہنگامی صورتحال / آفات کے متاثرین کے لئے امدادی خدمات، خاص طور پر ایمبولینس خدمات، انخلاء، خوراک اور دیگر اشیاء مہیا کرتی ہیں۔

3.9- غیر سرکاری تنظیمیں

بین الاقوامی اور مقامی غیر سرکاری تنظیمیں آفات سے نمٹنے کے انتظامات میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ غیر سرکاری ادارے امدادی کارروائی کے لئے قومی، صوبائی اور ضلعی سطح کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ حکام کے ساتھ تعاون کرتی ہیں اور زندگی کو برقرار رکھنے، جسمانی اور جذباتی پریشانی کو کم کرنے اور تباہی سے متاثرہ افراد کی بحالی کو فروغ دینے کے لئے امدادی خدمات فراہم کرتے ہیں۔

3.10- کمیونٹی پر مبنی تنظیمیں (CBOs)

کمیونٹی پر مبنی تنظیمیں (سی بی او) آفات کی صورت میں امدادی سرگرمیوں میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سی بی اوز بنیادی طور پر ہنگامی ردعمل اور امدادی سرگرمیوں پر توجہ دیتی ہیں اور آفات کے خدشات میں کمی میں ان کی استعداد بہت محدود ہیں۔ لہذا، سرکاری عہدیداروں کے ساتھ گاؤں کی سطح پر سی بی اوز کی اہلیتوں میں اضافہ ضروری ہے۔ مقامی ابتدائی انتباہی نظام کے استعمال، انخلاء، ابتدائی طبی امداد، تلاشی اور بچاؤ، فائر فائٹنگ وغیرہ کے بارے میں سی بی اوز کو تربیت دی جاسکتی ہے۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس (ایل جی او 2001) میں سٹیزن کمیونٹی بورڈز (سی سی بی) کی فراہمی کمیونٹیز کو منظم کرنے کے لئے اچھی بنیاد فراہم کرتی ہے اور مقامی سطح کی ہنگامی صورتحال اور ڈزاسٹر رسک مینجمنٹ جیسے مسائل کے لئے وسائل کو متحرک کرتی ہے۔

3.11- اقوام متحدہ (یو این) کے ادارے / دو طرفہ اور بین الاقوامی عطیہ دہندگان

اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی ادارے ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور ہنگامی ردعمل خاص طور پر تشخیص، منصوبہ بندی، کوآرڈینیشن، ردعمل، بحالی اور طویل مدتی تباہی کے خطرے کو کم کرنے کے پروگرام میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ انٹر ایجنسی اسٹینڈنگ کمیٹی (IASC) کے قیام میں اقوام متحدہ کا اہم کردار ہے۔ آئی اے ایس سی کا بنیادی مقصد اقوام متحدہ اور آئی این جی اوز کی ہفتہ وار بنیادوں پر مختلف ایجنسیوں کے کلسٹر سسٹم رسپانس کی نگرانی کے لئے اجلاسوں کا اہتمام کرنا اور ان سے رابطہ کرنا ہے۔ اس کے علاوہ، ڈیزاسٹر مینجمنٹ میں پالیسی سازی، صوبوں اور اضلاع کو ڈیزاسٹر منیجمنٹ پلاننگ میں تکنیکی معاونت فراہم کرنے، عوامی شعبے کی صلاحیتوں کو بڑھانے اور ہنگامی ردعمل تیاریوں میں عوامی شعبے کی تنظیموں کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

4. سندھ میں آفات سے نمٹنے کے انتظامات کا نظام

اس وقت، ملک میں ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ سرگرمیوں کے نفاذ میں آسانی کے لئے صوبائی / علاقائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیشنز اور اتھارٹیز کا ایک موثر نظام موجود ہے۔ صوبائی / علاقائی کمیشن پالیسیاں بنانے والے ادارے ہیں، جبکہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز اس پر عمل درآمد اور ہم آہنگی کرنے والے بازو ہیں۔ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ ایک صوبائی مضمون ہے، ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ پالیسیوں، حکمت عملیوں اور پروگراموں کے نفاذ میں صوبائی / علاقائی حکومتوں کا اہم کردار ہے۔

صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیشن (پی ڈی ایم سی) وزیراعلیٰ سندھ کی زیر صدارت ہوتا ہے، پی ڈی ایم اے سندھ، صوبے میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ پالیسیوں، حکمت عملیوں اور پروگراموں پر عمل درآمد کے لئے سرگرم عمل ہے۔ یہ صوبے میں تباہی کی مختلف صورتحال کے انتظام میں اہم کردار ادا کررہا ہے۔ ماضی میں، 2010 کے سیلاب کے دوران اس کا کردار اور کوششیں قابل تحسین رہی ہیں، اس کے بعد 2011 کی مون سون بارشوں، 2012 کے سیلاب اور اس کے بعد آنے والی تمام آفات کی صورتحال پر قابو پانے اور جان بچانے کے لئے یہ ضلعی انتظامیہ، متعلقہ محکموں، مسلح افواج اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ، ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی تمام تر سرگرمیوں خصوصاً سیلاب کے لئے باقاعدگی سے کوآرڈینیٹ کرتا ہے۔ مزید برآں، اس نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے تکنیکی ماہرین اور تمام متعلقہ محکموں سے مستقل طور پر تباہی اور ہنگامی ردعمل کے انتظام کے اقدامات شروع کرنے کے لئے صوبے میں موجود خامیوں اور چیلنجوں کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی ہے۔ پی ڈی ایم اے کے اولین اہداف میں کمیونٹیوں کو درپیش مختلف آفات کے خطرات کو کم کرنا، کمیونٹیز اور متعلقہ محکموں کی ردعمل کی صلاحیتوں میں اضافہ اور صوبے میں وسائل اور جانکاری کے ممکنہ خلا کو کم کرنا شامل ہیں۔

شکل نمبر 7: صوبائی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کا ادارتی ڈھانچہ

4.1۔ ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (DDMA)

این ڈی ایم ایکٹ 2010 کے تحت ضلعی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹیز کو صوبائی حکومتوں کے ذریعے تمام اضلاع میں ترجیحی بنیادوں پر قائم کیا جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ ڈی آر ایم اتھارٹی ضلعی سطح پر مقامی کونسل کے سربراہ، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر، ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر نائب افسر اور ای ڈی او ہیلتھ وغیرہ پر مشتمل ہوگی۔ مقامی حکومت دیگر افسران کو ڈی ڈی ایم یو کے ممبر کے طور پر نامزد کرسکتی ہے۔ ان میں روینیو، تعلیم اور زراعت کے ای ڈی اوز، ریڈ کریسنٹ، این جی اوز، میڈیا، نجی شعبے یا دوسرے مقامی اسٹیک ہولڈر شامل ہوسکتے ہیں۔ این ڈی ایم ایکٹ 2010 صرف ڈی ڈی ایم یو تک کی باڈیز کے قیام اور اس کے بعد کے کردار اور افعال کی وضاحت کرتا ہے۔ ڈی ایم تنظیم کے یکے بعد دیگرے نچلے درجے پر کردار اور ذمہ داریوں کا قیام اور تفویض متعلقہ صوبائی اور ضلعی حکومتوں کے اختیار میں ہے۔

4.2۔ تحصیل / تعلقہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹی (ٹی ڈی ایم سی)

ٹی ڈی ایم سی آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات، کمی اور ردعمل کے لئے فرنٹ لائن ادارہ ہے۔ ٹی ڈی ایم سی تحصیل سطح پر ضلعی انتظامی منصوبے کے مطابق ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کی سرگرمیوں کو ہم آہنگ اور عمل میں لائے گا۔ بہت سے محکموں کے لئے یہ انتظامیہ کی سب سے نچلی سطح ہے جہاں وہ براہ راست کمیونٹیز کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں اور تباہی کے خطرے کو کم کرنے کے فروغ میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ تعلقہ اور ٹاؤن ناظم ڈی ڈی ایم اے کی مشاورت سے تعلقہ یا ٹاؤن میونسپل آفیسرز کی مدد سے خطرے میں کمی اور ردعمل کی کارروائیوں کی قیادت کریں گے۔ ٹی ڈی ایم سی حکومت اور کمیونٹی کے درمیان ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے سلسلے میں ایک پل ثابت ہوگا۔

4.3۔ یونین کونسل ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹی (UCDMC)

یونین کونسلیں حکومتی ڈھانچے میں سب سے نچلی سطح پر مشتمل ہیں، گاؤں اور وارڈ کی سطح کے منتخب نمائندے ان اداروں کا حصہ بنتے ہیں۔ ان اداروں کا مقامی ترقیاتی کاموں کے لئے وسائل کو مختص کرنے میں اہم کردار ہے۔ یونین کونسلیں ضلعی اور تحصیل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی / کمیٹیوں میں کمیونٹیز کے مطالبات کی حمایت میں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ مقامی کونسل یا انتظامیہ کا سربراہ UCDMC کا چیئرپرسن ہوگا۔ یونین کونسل متاثرہ علاقے میں دیہاتی سطح پر امدادی تقسیم میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

4.4۔ ویلج ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹی (وی ڈی ایم سی)

یو سی ڈی ایم سی کے بعد، ڈی ایم کمیٹی کا اگلا نچلا درجہ ویلج ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹی (وی ڈی ایم سی) ہے۔ وی ڈی ایم سی اہم کردار ادا کرسکتا ہے کیونکہ کمیٹی کے ممبران مقامی ہوتے ہیں اور آفات کے خلاف سب سے آگے ہوتے ہیں۔ لہذا، موثر جواب کے لئے مضبوط اور منظم گاؤں کی کمیٹی ضروری ہے۔ گاؤں کی آبادی کے لحاظ سے، وی ڈی ایم سی ممبران کو بڑھایا کم کیا جاسکتا ہے۔ تاہم، متوازن وی ڈی ایم سی میں کم از کم 15 سے 20 ارکان ہونا چاہیئے۔

مزید پڑھنا اور حوالہ جات

آفات کم کرنے کے لئے متحدہ قومی بین الاقوامی حکمت عملی؛ مصیبت کی کمی کیلیے سینڈائی فریم ورک 2015-2030
https://www.unisdr.org/files/43291_sendaiframeworkfordrren.pdf پر دستیاب ہے۔
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی؛ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس 2006
http://www.ndma.gov.pk/Publications/National%20Disaster%Management%20Ordinance%202006.pdf پر دستیاب۔
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی؛ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ فریم ورک 20072007
http://www.ndma.gov.pk/plans/National%20Disaster%20Risk%20Management%20Framework-2007.pdf پر دستیاب ہے
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی؛ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2010؛ http://www.ndma.gov.pk/files/NDMA-Act.pdf پر دستیاب ہے
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی؛ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2010؛ http://www.ndma.gov.pk/plans/drrpolicy2013.pdf پر دستیاب ہے
نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی؛ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ 2012-2022؛ http://www.ndma.gov.pk/plans/NDMP-EXECUTIVE%20SUMMARY.pdf پر دستیاب ہے

یونٹ2.3

نام:	نام: مقامی سطح پر مقامی سطح پر آفات سے نمٹنے کے انتظامات میں کمیونٹی سی بی اوز کا کردار اور اہمیت
سیکھنا مقصد:	- کمیونٹی پر مبنی تنظیموں کے بارے میں جاننا اور وہ کمیونٹی سطح پر کیسے منظم کرتے ہیں - یہ سمجھنے کے لئے کہ سی بی اوز کس طرح کام کرتی ہیں اور مقامی سطح کی سی بی ڈی آر یم میں ان کا کردار اور اہمیت کیا ہے۔
ہینڈ آؤٹس:	پڑھنے کا مواد ہارڈ اور سافٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
تربیتی سامان:	مشترکہ کام، مشترکہ پرزنٹیشن، ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹ، مارکرز، وائٹ بورڈ اور مارکرز
تربیت کی تراکیب:	ملٹی میڈیا کے ساتھ لیپ ٹاپ، فلپ چارٹس، مستقل مارکر، وائٹ بورڈ اور مٹنے والی مارکرز

1. برادری پر مبنی تنظیموں (سی بی اوز) کی تشریح

کمیونٹی پر مبنی تنظیمیں تمام سرکاری یا نجی تنظیموں پر مشتمل ہوتی ہیں جو ایک برادری یا برادری کے کسی اہم طبقہ کی موجودگی اور نمائندگی کرتی ہیں اور کمیونٹی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کام کرتی ہیں۔ بیشتر سی بی اوز ترقیاتی نقطہ نظر کے حامل لوگوں کو خدمات فراہم کرنے کے لئے تشکیل دی جاتی ہیں۔

وہ معاشرتی معاشی ترقی، قدرتی وسائل کے انتظام، ماحولیاتی تحفظ یا آفات سے متعلق انتظام میں شامل کمیونٹیز کی زندگی کو متاثر کرنے والی سرگرمیوں اور منصوبوں کو مؤثر طریقے سے انجام دینے کے لئے بہترین پوزیشن میں ہوتی ہیں۔ سی بی اوز کمیونٹی کے نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہیں اور ان کا ایک مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ فیصلہ کرنے والے برادری کے تحفظات پر نوٹس لیں۔

2. معاشرتی ترقیاتی منصوبہ بندی اور عمل درآمد میں سی بی اوز کی اہمیت

برادری پر مبنی تنظیم کا مقصد لوگوں کو کمیونٹی کا احساس پیدا کرنے کے لئے منظم، متحرک اور تعلیم دینا ہے۔ ایسا کرنے سے برادری اپنی فلاح و بہبود اور ترقی سے متعلق امور پر طاقت یا اثر و رسوخ حاصل کرتی ہے۔ نچلی سطح پر گروہوں کو مضبوط بنانا سماج کو کسی حد تک اپنی راہ راست پر چلنے کی طاقت دیتا ہے، جس میں حکومتی اور نجی تنظیموں کو پالیسیوں اور پروگراموں کے لئے جوابدہ ہونا پڑتا ہے جو کمیونٹی پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔

یہ معاشرتی ترقی اور منصوبہ بندی میں فعال طور پر مصروف عمل ہیں اور اہم کردار ادا کرتی ہیں اور پائیدار ترقی کو مد نظر رکھتے ہوئے بنیادی مقصد کے ساتھ معاشرے کے نمائندوں اور رضاکاروں کے مشترکہ اقدام سے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ کمیونٹی پر مبنی تنظیموں کے کچھ فوائد ذیل میں ہیں۔ ان کے اہم کام یہ ہیں:

- برادری کو اکٹھا کرنے اور ترقیاتی امور پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا۔
- مسائل کی وجوہات اور حل کا تجزیہ؛
- منصوبہ ساز عمل میں حصہ لینے اور ان کی توثیق حاصل کرنے کے لئے فیصلہ سازوں کے ساتھ بات چیت کرنا؛
- منصوبہ بند حل کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمیونٹی ممبران کو سرگرم بنانا۔
- نشاندہی کردہ حلوں پر عملدرآمد کے لئے اندرونی یا مقامی طور پر دستیاب وسائل اور بیرونی وسائل (برادری سے باہر) متحرک کرنا؛
- کمیونٹی کا شعور بڑھانا اور ماحولیاتی اور آفات کے معاملوں اور ذرائع معاش پر کمیونٹی ایکشن کو فروغ دیں؛
- برادری کے ممبروں کی صلاحیت کو بڑھانا
- نگرانی کرنا اور جائزہ لینا۔

3. برادری پر مبنی تنظیموں کی تشکیل

عام طور پر درج ذیل درجہ بندی میں پاکستان بھر میں مختلف کمیونٹیز میں سی بی اوز موجود ہیں۔ این جی اوز اور سول سوسائٹی آرگنائزیشنز کے ذریعے کمیونٹیوں کی مدد کی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی فلاح و بہبود اور حقوق کے لئے کام کرنے کے لئے ایسی برادری پر مبنی تنظیمیں تشکیل دیں۔

3.1۔ کمیونٹی آرگنائزیشن (سی او)

- یہ سب سے نچلہ شراکتی ادارہ ہے جہاں کمیونٹی کے ممبران بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتے ہیں۔
- ہر کمیونٹی تنظیم میں مرد اور خواتین شامل ہیں جن کی تعداد 15-25 کے اندر ہوتی ہے۔
- سی اوز میں کم از کم 50٪ خواتین ہونی چاہئیں

3.2۔ گاؤں کی ترقی کی تنظیم (VDOs)

بہت ساری کمیونٹی آرگنائیزیشنز (سی او) ایک VDO تشکیل دیتی ہیں۔ یہ سی اوز کے فیڈریشن کی طرح ہے

- یہ جنرل باڈی اور مینجمنٹ کمیٹی کی طرح کام کرتی ہے
- 100 فیصد غریب گھرانوں کو وی ڈی او میں شامل کریں
- تمام سی اوز ویلیج ڈولپمنٹ آرگنائیزیشن کی ممبر ہوں گی

3.3۔ لوکل سپورٹ آرگنائیزیشن (ایل ایس او)

- یہ وہ فیڈریشنز ہیں جہاں تمام VDOs یونین کونسل کی سطح پر عام طور پر LSO تشکیل دے سکتی ہیں
- یہ ایک ایگزیکٹو کمیٹی ہے
- ایل ایس او میں تمام دیہات پری زنٹیڈ ہوتے ہیں

شکل نمبر 8: پاکستان میں کمیونٹی پر مبنی تنظیموں کی درجہ بندی

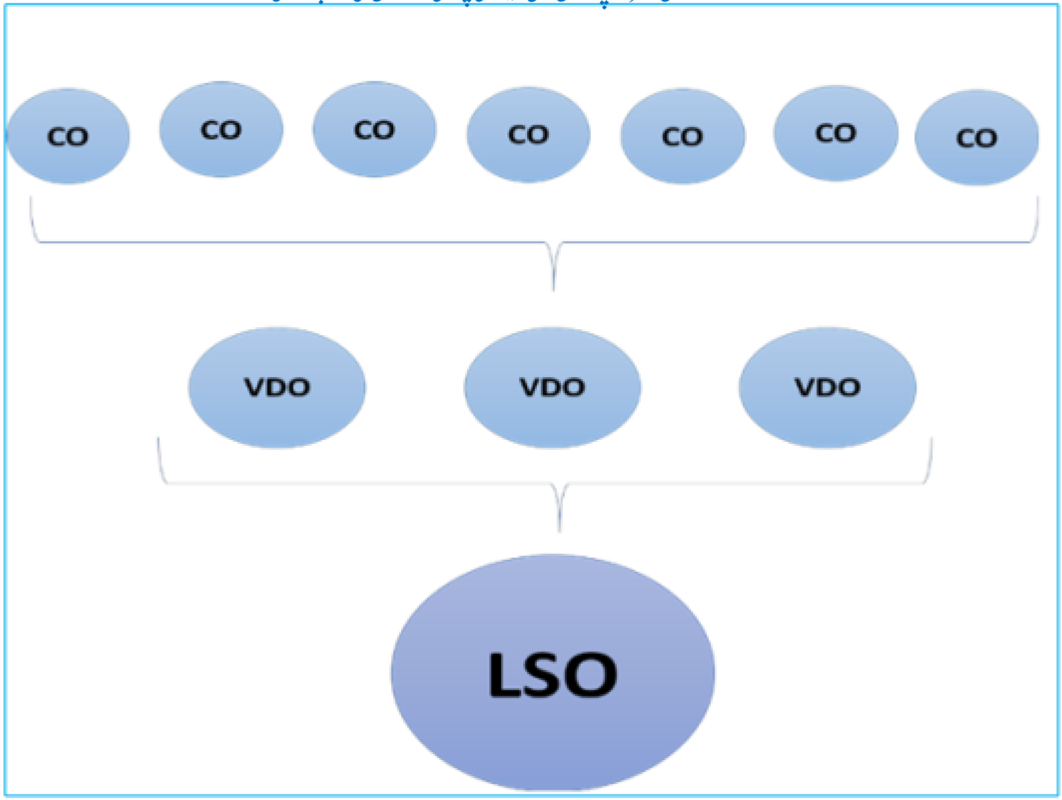

4. مقامی سطح کے سی بی ڈی آر ایم میں سی بی اوز کا کردار

سی بی اوز معاشرتی سطح پر ترقی اور فلاح و بہبود کے اقدامات کا بنیادی نقطہ ہیں اور سی بی ڈی آر ایم کے لئے مالی و انسانی وسائل کو متحرک کرنے میں بہت مفید ذریعہ ثابت ہوسکتی ہیں نیز تباہی کی صورت میں ایک دوسرے سے مدد لے سکتی ہیں۔ سی بی اوز کے تحت تربیت یافتہ رضاکار ایک ایسا اثاثہ ہوسکتا ہے جس کی ہمیں لازمی طور پر ضرورت ہے تاکہ تباہی کے نتائج کو کم کرنے، خطرات کو کم کرنے اور مقامی سطح کی صلاحیتوں کو بڑھانے جاسکے۔

شکل 9- سرکاری حکام کے ساتھ کمیونٹی کا اجلاس

Photo credit:https://communityworldservice.asia/place/pakistan/sindh/page/8/

اس سلسلے میں، ہم پرزور مشورہ دیتے ہیں کہ سی بی اویز کے ممبران کو بھی مقامی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹیوں میں حصہ لیناچاہئے اور اگر وہ اس ہی ہدف شدہ کمیونٹی میں رہ رہے ہیں تو وہ دونوں کمیٹیوں کے ایک سرگرم رکن بن سکتے ہیں۔ چونکہ ان کی صلاحیتوں میں پہلے ہی اضافہ کیا گیا ہے لہٰذا وہ بہت کارآمد ذرائع ہوسکتے ہیں۔ مزید یہ کہ وہ کسی بھی تباہی یا ہنگامی صورتحال کے دوران CBOs کے وسائل بروئے کار لاسکتے ہیں۔ اگر وہ مقامی سطح کے CBDRM عمل سے وابستہ ہیں تو، معاشرے کے خطرے کو کم کرنے میں ان کی اپنی صلاحیتوں میں بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

5. مقامی ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹیوں کے ساتھ سی بی اوز کو جوڑنا

ہم نے اوپر ذکر کیا ہے کہ سی بی اوز کمیونٹیز کی ترقی اور بہبود میں بہت اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ اسی طرح، مطلوبہ کمیونٹیز کو معاشروں کا استعدادی صلاحیت والا طبقہ بنانے کے لئے مقامی سطح کے سی بی ڈی آر ایم پروگرام میں ان کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ مقامی سطح پر گاؤں اور یونین کونسل کی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹیاں ذمہ داری عائد کرتی ہیں کہ وہ مشترکہ کوششوں سے ہنگامی صورتحال اور آفات کے بارے میں تیاری اور جواب دینے کے لئے کمیونٹیز کے ساتھ مل کر کام کریں۔ وہ کمیونٹیز کو اپنی کمزوریوں کو کم کرنے اور قدرتی اور غیر قدرتی خطرات کے مقابلہ میں مقامی صلاحیتوں کو بڑھانے میں مدد کرتے ہیں۔ ہم گواہ ہیں کہ بیشتر این جی اوز پر مبنی سی بی ڈی آر ایم پروجیکٹ مقامی سطح پر چل رہے ہیں، اور منصوبے کے دوران وی ڈی ایم سی / یو سی ڈی ایم سی بھی بہت موثر انداز میں کام کرتے ہیں۔ تاہم جب بھی یہ منصوبہ مکمل ہوتا ہے، مالی اور انسانی وسائل کی کمی کی وجہ سے یا تحصیل اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیٹ اپ کے ساتھ کمزور روابط کی وجہ سے مقامی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹیاں بھی غیر فعال اور بے کار ہو جاتی ہیں۔ مقامی سطح پر ہونے والی آفات سے پہلے، دوران اور اس کے بعد اس طرح کی کمیٹیوں کی تشکیل بہت اہم کردار ادا کرسکتی ہے اور اگر وہ چوبیس گھنٹے اور مستقل بنیاد پر کام کریں تو وہ آگاہی پیدا کرسکتی ہے اور آفات کا سامنا کرنے کے لئے تیاری میں مدد مل سکتی ہے۔

6. کمیونٹی سطح کے سی بی ڈی آر ایم عمل میں سی بی اویز کے کردار کا نتیجہ اخذ کرنا:

سی بی اوز گاؤں اور کمیونٹی سطح کی ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹیوں کو نئی زندگی دینے میں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں کیونکہ وہ فیصلہ سازوں کے ساتھ خاص طور پر ضلع اور تحصیل ڈیزاسٹر مینجمنٹ حکام کے ساتھ منصوبہ بند کاموں کا اشتراک کرکے رابطے قائم کرسکتے ہیں اور مزید تعلقات پیدا کرسکتے ہیں۔ مقامی سطح پر آفات کے خطرات کو کم کرنے کے منصوبوں کو نافذ کرنے کے لئے داخلی اور خارجی وسائل کو متحرک کرنے میں معاونت کرسکتی ہیں اور وہ کمیونٹی کے شعور کو بیدار کرنے اور مقامی ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹیوں کو برقرار رکھنے کے لئے کمیونٹی کی نگرانی اور ملکیت میں ہی کارروائی کو فروغ دینے میں مدد کرسکتی ہیں اور کمیونٹیز کو فعال طور پر حصہ لینے اور طرز عمل میں تبدیلی لانے اور ذہنیت کو ردعمل سے فعال

نقطہ نظر تک تبدیل کرنے کے لئے کمیٹیوں کے لئے کام کرنے کے لئے متحرک ہیں۔ لہذا یہ تجویز کیا گیا ہے کہ CBOs کے لئے کام کرنے والے ممبران / رضاکاروں کو بھی حصہ لینا چاہئے اور خطرے کو کم کرنے کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کے لئے UCDMCs / VDMCs کا فعال ممبر بننا چاہئے اور جب کوئی بین الاقوامی غیر سرکاری ادارہ کسی نشاندہی کردہ علاقے میں اپنا CBDRM مرکوز پراجیکٹ میں بند کردیں گے تو ان کا کردار زیادہ اہم ہو جائے گا۔

حوالہ جات

- رورل سپورٹ نیٹ ورک (PSPN)؛ آپریشنل مینوئل برائے سوشل موبلائزیشن 2009
  http://www.rspn.org/index.php/publications/manouts-and-guidelines/ پر دستیاب ہے۔
- سیلاب کے انتظام سے متعلق ایسوسی ایٹ پروگرام (2013)؛ "سی بی اوز سیلاب کے انتظام میں کس طرح کردار ادا کرسکتے ہیں؟
  https://www.floodmanagement.info/how-can-commune-based-organizations-cbos-play-a-ole-in-flood-management پر دستیاب۔

ماڈیول-3

آفات اور ان کے افراد اور کمیونٹیز پر اثرات

یونٹ 3.1:	قدرتی خطرات کے جسمانی، معاشرتی، نفسیاتی اور معاشی اثرات
یونٹ 3.2:	کمیونٹیز کے اندر کمزور طبقات یعنی خواتین، بچے، بوڑھے، معذور افراد اور پسماندہ گروپس
یونٹ 3.3:	قدرتی آفات کے صحت پر اثرات اور بڑے حادثاتی واقعے کے انتظام میں ٹریج سسٹم کا تصور
یونٹ 3.4:	اسفیئر اسٹینڈرڈز کا تعارف

نتائج

اس ماڈیول کی تکمیل پر آپ قابل ہو سکیں گے:

- قدرتی خطرات کے مختلف جسمانی، معاشرتی، نفسیاتی اور معاشی اثرات جانیں
- خطراتی صورتحال کے ذریعے پیدا ہونے کے بعد کمیونٹی کے اندر خواتین، بچوں، بزرگوں، معذوروں اور پسماندہ گروپس کی کمزوریوں اور مخصوص ضروریات کو سیکھیں
- تباہی کے خطرے میں کمی کے عمل میں کمزور لوگوں اور گروپوں کی شمولیت کی اہمیت کو جانیں
- مختلف خطرات کے انسانی صحت اور تندرستی پر براہ راست اور بالواسطہ جسمانی اور نفسیاتی منفی اثرات کو جانیں
- آفت کے ردعمل میں اسفیئر اسٹینڈرڈز سے واقفیت کا حصول

یونٹ3.1

نام:	قدرتی خطرات کے جسمانی، معاشرتی، نفسیاتی اور معاشی اثرات
سیکھنا مقصد:	صوبے میں مختلف قسم کی آفات کے جسمانی، معاشرتی، نفسیاتی اثرات جاننا
ہینڈ آؤٹ:	پڑھنے کے لئے مواد ہارڈ اور سافٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
تربیتی مواد:	ملٹی میڈیا کے ساتھ لیپ ٹاپ، کارڈز، فلپ چارٹس، مستقل مارکر، وائٹ بورڈ اور مٹنے کے لائق مارکر
تربیت کی تراکیب:	پی ٹی پی سلائیڈز، باہمی مباحثے، مقامی تجربات سے سیکھیں اور اس کے بعد سیشن کے اختتام پر سوال وجوابات کریں

1. تعارف-قدرتی آفات کے اثرات

پوری انسانی تاریخ کے دوران، قدرتی آفات کے اثرات نے انسانی زندگیوں، ٹھوس انفراسٹرکچر اور ماحولیات پر سنگین اثرات چھوڑے ہیں۔ اس کے علاوہ، قدرتی آفات لوگوں کو جذباتی، معاشرتی اور یہاں تک کہ مذہبی طور پر بھی نمایاں طور پر متاثر کرسکتی ہیں۔ لوگوں کو اپنی زندگیوں کی تعمیر نو میں بہت وقت لگتا ہے اور جسمانی نقصانات سے نمٹنے کے لئے خاص طور پر معاشرتی حفاظتی نیٹ ورک کی عدم موجودگی میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ، معاشرے جسمانی اور معاشی خرابیوں سے بچ سکتے ہیں، لیکن بعض اوقات نفسیاتی نقصانات سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مزید برآں، بڑی تباہیوں کے نتیجے میں شدید سماجی و معاشی کمزوریوں سے افراد اور کمیونٹیز کی جسمانی، معاشرتی اور جذبات پر بری طرح اثر پڑتا ہے۔ کچھ اثرات ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔

1.1۔ جسمانی اثر

قدرتی خطرات کے جسمانی اثرات میں اموات، چوٹیں، مستقل معذوری، فرد یا خاندانی سطح پر صدمات کی صورتحال شامل ہیں جبکہ ان کے مکانات، املاک اور معاشی سرگرمیوں کو بھی نقصان پہنچنا بھی اس کا ایک حصہ ہے۔ تعلیم، صحت، پینے کے صاف پانی، پناہ گاہ، صفائی ستھرائی، سڑکیں اور دیگر اہم سہولیات کو پہنچنے والے نقصانات ہیں جو قدرتی خطرات کی وجہ سے ہو سکتے ہیں۔ یونٹ 6.3 میں انسانی صحت پر جسمانی اثرات پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔

1.2۔ سماجی اثر

مکانات، معاش کے ذرائع اور معاشرتی اثاثوں کا نقصان لوگوں کو نقل مکانی یا ہجرت کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ غریب لوگوں کے لئے ہجرت اور کسی نئے مقام کی طرف منتقل ہونے سے ان میں غیر یقینی مستقبل، کمزور عقیدانہ اور خاندانی بندھن، استحصال، زندگی کے خستہ معیار، جسمانی عدم تحفظ، بیگانگی، بے روزگاری اور میزبان طبقہ سے دشمنی جیسی صورتحال سے دوچار ہوتے ہیں۔ یہ چیزیں لوگوں کو بقا کی حکمت عملیوں کا انتخاب پر مجبور کرسکتی ہیں جو ان کی جسمانی اور معاشی و معاشرتی کمزوری کو مزید بڑھا سکتی ہیں۔ مزید برآں، میزبان برادریوں میں اسکولوں، اسپتالوں، پانی اور حفظان صحت سے متعلق پریشان حال بنیادی خدمات پر ہجرت کرنے والی آبادی کے دباؤ میں اضافہ مختلف متنوع سماجی مسائل کو جنم دے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ آفات کے بعد کے ادوار میں صنفی تشدد، گھریلو تشدد، ناجائز جنسی استحصال اور میں شراب نوشی میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔

1.3۔ معاشی اثر

فرد سے عالمی سطح پر معاشی دھچکا سب سے زیادہ واضح اثر ہے۔ خطرات ذریعہ معاش، اثاثوں اور ان کی بچت کو منفی اثرات سے بحالی کے ذریعے تباہ کرکے براہ راست انفرادی اور گھریلو معیشت کو متاثر کرسکتے ہیں۔ انفرادی اور خاندانی سطح پر معاشی اثرات میں خاندان میں روٹی کمانے والے کا نقصان، کاروبار / معاش کا ذریعہ ضائع ہونا، معاش کے دوسرے کم منافع بخش ذرائع کی طرف منتقل ہونا یا دوسرے علاقوں میں نقل مکانی کرنا آمدنی کے مواقع کے حصول کیلئے ہے۔ لوگ بعض اوقات دوسرے علاقوں میں نقل مکانی کے باعث زمین، مویشیوں، کاشتکاری کے سامان سمیت ذرائع معاش کے ان وسائل پر بھی اپنا کنٹرول کھو سکتے ہیں۔ انفرادی اور گھریلو معاشی اثرات قیمتوں میں اضافے اور مجموعی افراط زر کے نتیجے میں متاثرہ طبقات کو مزید غربت کی طرف لے جاتا ہے۔

1.4۔ نفسیاتی اثر

آفات کے جسمانی، معاشرتی اور معاشی منفی اثرات وقتاً فوقتاً غیر یقینی مستقبل اور عدم تحفظ کی صورتحال کا سبب بنتے ہیں اور یہ عوامل افراد اور کمیونٹیز پر ایک بہت بڑا بوجھ ڈال سکتے ہیں۔ طویل تناؤ کی وجہ سے لوگ جذباتی اور ذہنی طور پر ٹوٹ سکتے ہیں، جس سے ذہنی صحت کے مختلف مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ (1) یہ پریشانی جسمانی طور پر تھکاوٹ، سر درد، کمر کے درد کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے (2) جذباتی طور پر خوف، افسردگی، اضطراب اور موڈ کی تبدیلیوں کے ذریعے یا (3) رویوں میں اہم تبدیلیاں جیسے۔ گھریلو تشدد، جی بی وی، شراب نوشی۔

مزید پڑھنا اور حوالہ جات

- قدرتی آفات کے نفسیاتی اثرات، شعبہ نفسیات، ہیوسٹن یونیورسٹی، آمریکا؛2017

https://www.uh.edu/class/news/archive/2017/august-sep September/n Natural-disasters-impact-adults/ پر دستیاب ہے

- جانس ہاپکنز اور ریڈ کراس ریڈ کریسنٹ کی پبلک ہیلتھ گائیڈ برائے ہنگامی صورتحال دوسرا ایڈیشن 2008
- قدرتی آفات: حفظان صحت عامہ، پان آمریکن ہیلتھ آرگنائیزیشن

یونٹ 3.2

نام:	کمیونٹیز کے کمزور طبقات (خواتین، بچوں، بوڑھوں، معذور افراد اور پسماندہ گروپ)
سیکھنے کا مقصد:	-خطراتی صورتحال میں خواتین، بچوں، بزرگوں، معذوروں اور پسماندہ گروپس کی مخصوص ضروریات کے بارے میں سیکھنا خطرات کی کمی کے عمل میں کمزور لوگوں اور گروپس کی شمولیت کی اہمیت کو جاننے کیلئے
ہینڈ آؤٹس:	پڑھنے کے لئے مواد ہارڈ اور سافٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
تربیتی مواد:	ملٹی میڈیا کے ساتھ لیپ ٹاپ، کارڈز، فلپ چارٹس، مستقل مارکر، وائٹ بورڈ اور مٹنے کے لائق مارکر
تربیت کی تراکیب:	پی ٹی پی سلائیڈز، باہمی مباحثے، مقامی تجربات سے سیکھیں اور اس کے بعد سیشن کے اختتام پر سوال و جوابات کریں

1. تعارف

منفی واقعات (خطرات) صنفی، معاشرتی، معاشی حیثیت، نسل یا ثقافت کی بنیاد پر امتیازی سلوک یا تمیز نہیں کرتے۔ لہذا، آفات کا تجربہ مردوں، خواتین، لڑکیوں، لڑکوں، اور امیر اور غریبوں کے لیے ہے۔ لوگوں کے معاشرتی، ثقافتی، معاشی، اور مذہبی نظریات معاشرے میں اختیارات، تعصب، امتیازی سلوک اور یہاں تک کہ استحصال کے نمونے تشکیل دیتے ہیں۔ ان گہرے ثقافتی اور معاشرتی و معاشی طرز عمل کے نتیجے میں لوگوں کے بعض گروہوں کو آفات سے پہلے، دوران اور اس کے بعد دوسروں سے کہیں زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ بھی اس وجہ ہے، کیوں کہ مرد، خواتین، امیر اور غریب سب کے پاس بحرانوں کی صورتحال میں استعدادی صلاحیت کی سطح کے جواب کیلئے مقابلہ کرنے کے مختلف طریقہ کار موجود ہیں۔ سب سے زیادہ منفی معاشرتی نمونہ جس کی تباہی کے خطرے کو کم کرنے کی منصوبہ بندی کے دوران توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے وہ ایک کمیونٹی میں صنفی عدم مساوات اور طاقت کا عدم توازن ہے۔

2. امتیازی کمزور استعدادی صلاحیت اور اہلیتیں

معاشرے میں صنفی عدم مساوات اور طاقت کے عدم توازن جیسے عوامل اپنے آپ کو امتیازی خطرات اور محدود صلاحیتوں کی شکل میں ظاہر کرتے ہیں جس کے نتیجے میں خواتین، بچوں، بوڑھوں اور غریبوں پر اثرات بڑھتے ہیں۔ 1981 سے 2002 کے عرصے میں 141 ممالک تک کے نمونوں سے لندن اسکول آف اکنامک کے ذریعے 2007 میں کیے جانے والے ایک مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ قدرتی آفات، اوسطاً مردوں سے زیادہ عورتوں کو ہلاک کرتے ہیں یا خواتین کی کمزور سماجی و اقتصادی حیثیت کی وجہ سے مردوں کے مقابلہ میں کم عمر خواتین کو زیادہ ہلاک کرتی ہیں۔ بہت سے دیگر مطالعات میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آفات کے دوران اور اس کے بعد اسی معاشرتی و معاشی حیثیت کیوجہ سے خواتین زیادہ نمایاں طور پر متاثر ہوتی ہیں۔ غربت اور دفاعی کمزوری ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، مادی اور مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے خطرات سے دوچار علاقوں میں غریبوں کے رہنے اور کام کرنے کا امکان زیادہ ہے اور جب کسی آفت کا سامنا ہوتا ہے تو ان کا مقابلہ کرنے کی صلاحیتوں اور وسائل بھی کم ہوتے ہیں۔

3. کمیونٹی کی سطح پر تباہی کے خطرے کو کم کرنے کا عمل

تباہی سے متاثرہ آبادی کو ان کے امداد کے حق اور اس تک رسائی کے ذرائع کے بارے میں معلومات فراہم کرنا بہت ضروری ہے۔ کمزور گروہوں کو اس طرح کی معلومات کی فراہمی خاص طور پر اہم ہے کیونکہ جب وہ اپنے اثاثوں کے ضیاع کا سامنا کرتے ہیں تو دوسروں کے مقابلے ان میں بحالی کی اہلیت بہت کم ہوتی ہے، اور انہیں نسبتاً زیادہ مدد کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر مخصوص کمزور گروہوں کو پہچاننا، یہ سمجھنے کے لئے کہ وہ تباہی سے کس طرح متاثر ہوتے ہیں اور اسی کے مطابق ردعمل وضع کرنا ہے، بہت ضروری ہے۔ تمام متاثرہ گروہوں کو بلا امتیاز سلوک اور ان کی مخصوص ضروریات کے مطابق حفاظت کی فراہمی کے لئے خصوصی خیال رکھنا چاہئے۔ ذیل میں کچھ کلیدی عوامل ہیں جو خواتین، بچوں، بوڑھوں، خصوصی ضرورتوں اور پسماندہ گروہوں کو انتہائی خطرناک طبقات میں شامل کرتے ہیں۔

3.1۔ معذور افراد بطور کمزور گروپ

معذور افراد میں وہ افراد شامل ہوتے ہیں جنہیں طبی، ذہنی یا نفسیاتی معذوریوں کے لئے جسمانی اور جذباتی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ آفات کے خدشات میں کمی کے لئے ان کی شمولیت انتہائی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ ان کو آفات کی منصوبہ بندی اور تخفیف کے دوران خصوصی دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔ معذور افراد کی صلاحیتوں کو نظرانداز کرنے سے ان کے لئے خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ان کی محدود نقل و حرکت یا قابلیت / انخلاء کی صلاحیت، انہیں زخمی ہونے، پھنس جانے وغیرہ کے زیادہ خطرات میں ڈال دیتی ہے۔ بحران کی صورتحال کی وجہ سے ان کو جذباتی تکلیف اور صدمے کا بھی زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ وہ بنیادی طور پر درج ذیل وجوہات کی بناء پر کمیونٹی کی سطح پر ڈی آر آر کا منصوبہ بناتے ہوئے شامل نہیں ہوسکتے۔

- ڈزاسٹر رسک رڈکشن طریقوں اور بڑے پیمانے پر ترقی میں معذور افراد کی تھوڑی یا غیر موافقت کی شمولیت کا رجحان۔

- کمیونٹی میں مجموعی طور اور ڈی آر آر عوامل میں شرکت پر پابندی کی وجہ سے معذوری کا شکار افراد کسی آفت کی صورت میں کم باخبر اور کم تیار رہتے ہیں۔
- انہیں مکمل طور پر غیر فعال متاثرین کی حیثیت سے شناخت کرنے کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ان کی صلاحیتوں اور ان کے فیصلے میں حصہ لینے کے حق کو نظر انداز کیا گیا۔ عام خیال یہ کہ وہ اس میں شامل نہیں ہوسکتے۔

3.2۔ خواتین بطور کمزور گروپ

خواتین ایک اور کمزور گروہ ہیں جو بہت سے عوامل کی وجہ سے تباہی کے خطرات میں مبتلا ہوسکتی ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں یہاں تک کہ ہمارے ملک میں بھی بعض ثقافتی، معاشرتی اور مذہبی اصولوں کی وجہ سے وہ فیصلہ سازی کی حکمت عملی میں شامل نہیں ہوتیں اور اس کے نتیجے میں وہ آفات کے دوران ممکنہ حکمت عملی سے بے خبر رہتی ہیں اور بری طرح سے متاثر ہوتی ہیں۔ مزید یہ کہ ان کی گھریلو سرگرمیوں میں زیادہ وقت لگتا ہے اور وہ خطرے میں کمی کی حکمت عملی اور آگاہی کے پروگراموں میں حصہ نہیں لے سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ، کچھ دور دراز علاقوں میں وہ معاشرتی پابندیوں کے تحت پابند ہیں جو مقامی یا قومی فرد کی حیثیت سے ان کی سماجی روابط، نقل و حرکت اور شرکت کو محدود کرتی ہے۔ یہ عدم مساوات آفات کی مقابلے میں ان کی دفاعی کمزوری کو مزید بڑھا دیتی ہیں۔

3.3۔ بزرگ بطور کمزور گروپ

عمر کے ساتھ ہی لوگ جسمانی طور پر زیادہ کمزور ہوجاتے ہیں۔ بزرگ لوگ کم گھومنے والے ہوتے ہیں اور وہ طویل مدتی صحت سے متعلق دشواریوں جیسے دل یا سانس کی بیماری، اور جسمانی معذوری جیسے آنکھوں کی بینائی اور سماعت کی وجہ سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے آفات سے قبل اور اس کے دوران عمر رسیدہ لوگوں کی کام کرنے کی صلاحیت کم ہوجاتی ہے۔ مثال کے طور پر وہ اپنے مکانات کو صحیح حالت میں برقرار رکھنے اور خطرات سے محفوظ ہونے کے قابل نہیں رکھ سکتے ہیں، یا جب سیلاب یا سمندری طوفان کے خطرے ہوں تو وہ اونچے مقامات یا پناہ گاہوں میں اتنی تیزی سے بھاگنے میں ناکام رہتے ہیں۔ وہ جسمانی لحاظ سے انتہائی گرم یا سرد موسم میں زیادہ خطرے سے دوچار ہوتے ہیں۔ ہنگامی صورتحال کے دوران اور اس کے بعد ان کی صحت کی خرابی کا خطرہ زیادہ سے زیادہ بڑھ جانے کا امکان ہوتا ہے کیونکہ عارضی طور پر رہائش کے حالات اور باقاعدگی سے صحت کی دیکھ بھال میں خلل پڑتا ہے۔

3.4۔ بچے بطور کمزور گروپ

بچے بھی غیر محفوظ گروپوں کے زمرے میں آتے ہیں۔ وہ زیادہ تر اپنی ماؤں پر انحصار کرتے ہیں خصوصاً پانچ سال سے کم عمر والے خاصے کمزور ہوتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں بچے عام طور پر بہت چھوٹی عمر میں ذمہ داریاں نبھانا شروع کردیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ تعلیم حاصل کرنے اور آگاہی پروگراموں کے لئے وقت نہیں نکال سکتے۔ غربت، غذائیت میں کمی اور جسمانی مشقت انھیں بڑوں سے زیادہ متاثر کرتی ہے اور آفات کے دوران ان کی استعدادی صلاحیت میں کمی کرسکتی ہے۔

4. نتیجہ

آفات غیر متناسب طور پر معاشرے کے کمزور / پسماندہ افراد اور گروہوں کو متاثر کرتی ہے۔ کمزور / پسماندہ افراد اور گروہوں میں معذور افراد، خواتین، بوڑھے، بچے، خواجہ سراء شامل ہیں۔ یہ مکمل فہرست نہیں ہے اور مقام اور کمیونٹی کے لحاظ سے اس میں مزید افراد اور گروپ شامل ہوسکتے ہیں۔ مذہب، ذات پات، معاشرتی طبقہ، عقیدہ، تنہائی، پیشہ، صحت، جسمانی بدصورتی، بدنامی، کمائی سے کم آمدنی کے مواقع اور سرکاری خدمات تک محدود رسائی وغیرہ سے ان میں دفاعی کمزوری پیدا ہوسکتی ہے۔ کمزور گروہوں کی مختلف ضروریات کو تسلیم کرنے میں ناکامی اور مناسب خدمات اور اعانت تک مساوی رسائی حاصل کرنے میں جن رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے نتیجے میں وہ مزید پسماندگی کا شکار ہوسکتے ہیں یا حتیٰ کہ زندگی بچانے جیسی اہم امداد سے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ پاکستان میں اقوام متحدہ اور بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں کی سطح پر ڈزاسٹر رسک رڈکشن کا جامع تصور زیادہ عام ہے جہاں یہ تنظیمیں مقامی کمیونٹیز یا ضلعی انتظامیہ کی مقامی ترقیاتی منصوبہ بندی اور عمل درآمد میں DRR کو شامل کرنے کے نقطہ نظر کو ضم کرنے

میں معاونت کرتی ہیں جبکہ حکومتی سطح پر شمولیت کے تصورات کے بارے میں آگاہی کا فقدان ہے اور اسی وجہ سے تمام ترقیاتی منصوبہ بندی میں ڈی آر آر کو شامل کرنے کے لئے بہت زیادہ کوششوں کی ضرورت ہے۔

مزید پڑھنا اور حوالہ جات

- ایمالوئل اور ورجنی لی میسن۔ تباہی کے خطرے کو کم کرنے میں مساوات اور شمولیت: سب کے لئے لچک پیدا کرنا۔ اوورسیز ڈویلپمنٹ انسٹی ٹیوٹ (ODI) اور کلائیمیٹ اینڈ ڈویلپمنٹ نالیج نیٹ ورک (سی ڈی کے این) نومبر 2014
  (*https://cdkn.org/wp-content/uploads/2014/11/CDKN-Equity-and-inclusion-in-disaster-risk-reduction-building-resilience-for-all1.pdf, acced 12 September 2019), p. 3.*
- آفات سے نمٹنے سے متعلق صنف کے حساس نقطہ نظر کے لئے ایک عملی رہنما۔ جنیوا، انٹرنیشنل فیڈریشن آف ریڈ کراس اور ریڈ کریسنٹ سوسائٹی (آئی ایف آر سی)، 2010۔

یونٹ3.3

نام:	قدرتی آفات کے صحت پر اثرات اور بڑے حادثاتی واقعے کے انتظام میں ٹریج سسٹم کا تصور
سیکھنا مقصد:	مختلف خطرات سے پڑنے والے انسانی صحت اور تندرستی پر براہ راست اور بالواسطہ جسمانی اور نفسیاتی منفی اثرات کو جاننے کیلئے
	- حادثاتی واقعے کے ایک بنیاد (ایم سی آئی) اور انسیڈنٹ کمانڈ سسٹم (آئی سی ایس) تصورات کے بارے میں واقفیت حاصل کرنے کیلئے
	- آفات میں عام طور پر استعمال ہونے والے ٹریج سسٹم کو جاننے کیلئے اور ٹریج کے استعمال سے متاثرین کی درجہ بندی کو سمجھنے کیلئے
ہینڈ آؤٹس:	پڑھنے کیلئے مواد ہارڈ اور سافٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
تربیتی مواد:	ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹس، مارکر، وائٹ بورڈ اور مارکر
تربیت کی تکنیکس:	مشترکہ مشق، مشترکہ پریزنٹیشن، باہمی مباحثے

1. تعارف

آفت سے بری طرح متاثر ہونے والے سب سے اہم "خطرے میں ڈالنے والے عناصر" میں سے ایک انسانی صحت اور تندرستی ہے۔ مختلف خطرات انسانی صحت کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ہمیشہ ہی تباہی کی قسم اور انسانی صحت پر اس کے اثرات کے درمیان براہ راست تعلق رہتا ہے۔ مثال کے طور پر، زلزلے میں اچانک اور کافی صدمے سے دوچار کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے جس کی وجہ سے فوری طور پر طبی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے، جبکہ انسانی صحت پر خشک سالی کے اثرات جیسے غذائیت میں کمی اور دیگر آہستہ آہستہ رونما ہوتے ہیں اور سالوں تک برقرار رہ سکتے ہیں یہاں تک کہ واقعے کے اختتام کے بعد بھی۔

آفت انسانی صحت پر براہ راست اثر ڈالنے کی صلاحیت رکھتی ہے یعنی موت اور چوٹ وغیرہ لیکن اس کے کچھ ممکنہ اثرات بھی ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر سیلاب کے پانی سے زیر زمین پینے کے پانی کے ذرائع کو آلودہ کرنے سے پانی سے پیدا ہونے والی مختلف بیماریوں کے منتقلی کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ اگرچہ عام طور پر وبائی بیماری قدرتی آفات سے نہیں ہوتی لیکن آفات سے متعدی بیماریوں کے پھیلاؤ کے ساز گار حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ کسی بھی آفت کے واقعے کے بعد صحت کے براہ راست اور ممکنہ خطرات بیک وقت نہیں ہوتے۔ لہٰذا، ایسی واقعات جنہیں فوری طور پر طبی امداد کی ضرورت ہوتی ہے وہ اسی جگہ اور وقت پر ہو سکتا ہے، جبکہ بیماری میں اضافے کا خطرہ بڑھنے میں زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔ اس سے بیماریوں کے منتقل ہونے کا خطرہ زیادہ بڑھ جاتا ہے جہاں پناہ گاہوں میں زیادہ ہجوم، خوراک اور پانی کی قلت، غذائیت کی قلت، انتہائی موسم اور متاثرہ کمیونٹیوں میں صفائی ستھرائی کم ہے۔

2. صحت کے ہنگامی مسائل

مختلف خطرات کے ہنگامی صحت سے متعلق براہ راست اثرات کی چند مثالوں کو نیچے دیئے گئے جدول میں بیان کیا گیا ہے۔

ٹیبل 5: مختلف خطرات سے براہ راست ہنگامی صحت کے اثرات

صحت کے فوری اثرات	خطرے				
	زلزلہ	سیلاب	خشک سالی	طوفان	ہیٹ ویو
اموات	بڑے پیمانے پر	کم	کم	کم	درمیانہ
گہری چوٹیں فوری طبی نگہداشت کی ضرورت	بہت بڑے پیمانے پر	کم	بہت کم	کم	اعلیٰ
معذوریاں	بڑے پیمانے پر	کم	کم	کم	کم
پھیلنے والی بیماریوں کا خطرہ بڑھنا	نقل مکانی کی صورت میں	بڑے پیمانے پر	بڑے پیمانے پر	بڑے پیمانے پر	درمیانہ
صحت کی سہولیات کو نقصان	بہت بڑے پیمانے پر	بڑے پیمانے پر	نہیں	درمیانہ	بہت کم
خوراک کی قلت / غذائیت	عارضی	عارضی	بڑے پیمانے پر	عارضی	نہیں

3. آفات کے دوران اور اس کے بعد بیماریاں پھیلنے کا خطرہ

خطرات کا انسانی صحت اور تندرستی کو نقصان پہنچانے کا اپنا ایک طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ آفت کی صورتحال میں براہ راست اثر کے نتیجے میں متعدی بیماریوں کی منتقلی کا خطرہ ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ تاہم اس بات کو دھیان میں رکھنا ہوگا کہ خطرات عام طور پر براہِ راست وبائی اور متعدی بیماریوں کے پھیلنے کا ذریعہ نہیں ہیں، لیکن وہ بیماری کی منتقلی کے لئے ساز گار حالات پیدا کر سکتے ہیں۔ متعدد قسم کی پھیلنے والی / وبائی بیماریوں یعنی ہیضے، کالرا، پیچش، ٹائیفائیڈ، شدید اپر ریسپائریٹری ٹریکٹ انفیکشنس، نمونیا، وائرل ہیپاٹائٹس، ملیریا اور وارم انفکشن وغیرہ، آفات کے اثرات سے پیدا ہونے والے حالات کی وجہ سے پھیل سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا شرائط، ہر طرح کی آفات کی صورتحال میں عام ہونے والی وجہ سے آفات کے دوران اور اس کے بعد بھی بیماریوں کی منتقلی کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

3.1- خوراک اور پانی کی آلودگی

وبائی بیماریوں کے پھیلنے کا خطرہ آبادی کی کثافت اور بے گھر ہونے والی آبادی کی تعداد کے متناسب ہے۔ چونکہ آبادی کی کثافت اور بے گھر افراد کی بڑی تعداد مقامی پانی اور کھانے کی فراہمی پر دباؤ بڑھاتی ہے۔ جبکہ بیک وقت حفظان صحت سے متعلق سہولیات کی خرابی یعنی پائپڈ واٹر اور سیوریج میں خلل ڈالنے کی وجہ سے خوراک اور پانی کے آلودگی کا خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ صوبہ سندھ میں عام طور پر بیماریوں کے واقعات آلودہ پانی اور خوراک کی وجہ سے ہوتے ہیں جو عام طور پر گرمیوں میں دریاؤں کے سیلاب کے بعد رونما ہوتے ہیں۔

3.2- حفظانِ صحت اور صفائی کو برقرار رکھنے میں ناکامی

مندرجہ بالا عوامل اور عام حفظان صحت اور صفائی ستھرائی کے معیار کو برقرار رکھنے میں ناکامی کی وجہ سے آفت کے بعد کی مدت میں بیماریوں کا پھیلنا ناگزیر ہوجاتا ہے۔

3.3- جراثیم سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں اضافہ

مزید یہ کہ جراثیم سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں اضافہ بھی کچھ علاقوں میں ہوتا ہے کیونکہ جراثیم پر قابو پانے کی کوششوں میں خلل آتا ہے، خاص طور پر شدید بارشوں اور سیلاب کے بعد۔ جیسے مچھروں کی افزائش گاہوں میں اضافے کی وجہ سے ملیریا کے واقعات بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اپنے پالتو مویشیوں / جانوروں کے ساتھ یا اس کے آس پاس پناہ گزینوں میں رہنے والے افراد کو زونوٹک انفیکشن کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔

3.4- غذائیت میں کمی

طویل بحرانوں میں جیسے خشک سالی کی صورتحال میں غیر مناسب خوراک اور پانی کی کمی مختلف تباہ کن بیماریوں کے پھیلنے کا سبب بن سکتی ہے۔ 2014 میں، مسلسل کم بارش کی وجہ سے تھرپارکر میں خشک سالی جیسی صورتحال کے نتیجے میں بچوں میں غذائیت کی کمی کی شرح 20 فیصد سے زیادہ ہوگئی جو 15 فیصد کی ہنگامی حد سے کہیں زیادہ ہے۔ ورلڈ فوڈ پروگرام (ڈبلیو ایف پی) کی رپورٹ کے مطابق تھرپارکر میں 5 سال سے کم عمر بچوں کی ہلاکتوں کی کل تعداد 2013 میں 234، 2014 میں 326 اور 2015 میں 398 بتائی گئی، جو 2011 میں 173 سے بڑھ کر 2012 میں 188 ہوگئیں۔ زلزلے، طوفان اور سیلاب کے بعد عارضی خوراک اور پانی کی قلت بھی ہوسکتی ہے۔

3.5- آب وہوا کا انتہائی مظاہرہ

سرد موسم، بارش، گرمی اور ہواؤں جیسے متعدد عناصر سے صحت کو شدید لاحق ہوسکتے ہیں خاص طور پر چھوٹے بچوں کے لئے۔ 2005 کے زلزلے کے بعد، سرد آب وہوا کی وجہ سے ایکوٹ ریسپائریٹری انفیکشن (اے آر آئی) اور نمونیا کے واقعات کم عمر بے گھر افراد میں بہت زیادہ تھے۔ اسی طرح 2009 میں پشاور میں قائم آئی ڈی پیز کیمپوں میں صوبہ خیبر پختونخواہ کے علاقے مالاکنڈ سے 23 لاکھ لوگوں کی اندرونی نقل مکانی کے بعد گرم آب وہوا کے وجہ سے جلد کی بیماریوں / انفیکشن کی بڑی تعداد متاثر ہوئی۔

3.6- صحت کی سہولیات، پانی کی فراہمی اور نکاسی آب کے نظاموں کو نقصان

آفات صحت کی سہولیات اور دیگر عوامی انفراسٹرکچر کو شدید متاثر کرسکتی ہیں۔ سیلاب، زلزلہ، طوفان اور سونامی سبھی ایک کمیونٹی میں صحت کی سہولیات اور پانی کی فراہمی / نکاسی آب کے نظاموں کو شدید نقصان پہنچاسکتے ہیں۔ ان سہولیات کا اثر ان علاقوں کی آبادی کی صحت پر پڑتا ہے جن کا انحصار ان سہولیات پر ہے۔ آفات کی وجہ سے اسپتالوں اور صحت کے مراکز کی تباہی متاثرین کو علاج معالجے اور صحت کی خدمات فراہم کرنے کی صلاحیت محدود کردیتی ہے۔

4۔ خطرات کو ظاہر کرنے کے ذہنی اور نفسیاتی اثرات

خطرات کے منفی اثرات صرف جسم تک محدود نہیں ہیں۔ ان کے نقصان دہ اثرات سے لوگوں اور کمیونٹیز کی ذہنی اور نفسیاتی تندرستی بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ عالمی سطح پر ذہنی صحت کی قبول شدہ تشریح نہیں ہے۔ تاہم دماغی صحت عام صورتحال کے ساتھ ساتھ کسی مخصوص صورتحال پر لوگوں کا غیر معمولی ردعمل ہے۔ دماغی صحت کا مسئلہ عام طور پر منفی عوامل، دباؤ، بیماری یا موت خصوصاً خاندان میں آمدنی کی کمی یا کسی منفی معاشرتی یا ماحولیاتی عوامل کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو طویل عرصے تک جاری رہتا ہے۔

آفات کے بعد اور تباہی کے بعد کے حالات میں بعض اوقات لوگوں کی زندگی یکسر تبدیل ہو جاتی ہے۔ ان کی زندگی کے حالات ناقابل برداشت ہو سکتے ہیں۔ وہ خاندان کے افراد کا نقصان، اپنی روزی روٹی، ان کی بچت اور اثاثوں کا نقصان یا تاحیات معذوری کا شکار ہو سکتے ہیں۔ یہ حالات، غیر یقینی مستقبل اور عدم تحفظ کے ساتھ بعض اوقات خاندانوں اور کمیونٹیز پر ایک بہت بڑا تناؤ ڈال سکتے ہیں۔ ان حالات کے نتیجے میں طویل تناؤ پیدا ہوتا ہے جو لوگوں کو جذباتی اور ذہنی طور پر توڑ سکتا ہے، جس سے ذہنی صحت کے مختلف مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ (1) یہ پریشانی جسمانی طور پر تھکاوٹ، سر درد، کمر کے درد (2) جذباتی طور پر خوف، افسردگی، اضطراب اور موڈ کی تبدیلیوں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے یا (3) رویوں میں اہم تبدیلیاں جیسے۔ گھریلو تشدد، جی بی وی، شراب نوشی۔ ابتدائی شناخت کی صورت میں ان میں سے زیادہ تر مسائل کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، اگر بروقت نہیں نمٹا گیا تو ہنگامی صورتحال ختم ہونے کے بعد بھی انہیں برداشت کرنا پڑتا ہے۔

5. بڑے پیمانے کے حادثاتی واقعے کا انتظام

سیشن کا مندرجہ ذیل حصہ بڑے پیمانے کے حادثات (ایم سی آئی) اور انسیڈنٹ کمانڈ سسٹم (آئی سی ایس) کے بنیادی تصورات سے متعلق مختصر طور پر معلومات دیتا ہے، جبکہ ٹریج سسٹم کو ایم سی آئی کا ایک جزو کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جہاں بڑی تعداد میں متاثرین کی ضروریات مقامی صحت کی سہولیات کی فراہمی کو متاثر کرتا ہے۔ ایم سی آئیز کا تعلق سڑک حادثے میں زخمی ہونے والے چند مریضوں سے لے کر بڑے ہنگامی حادثے تک ہوتا ہے جہاں سیکڑوں متاثرین مقامی اسپتال کی صلاحیت کے پورے نظام کو درہم برہم کرتے ہیں۔

ہنگامی صورتحال اور تباہی کے بعد کے حالات میں مقامی وسائل، آمدورفت، رسائی اور طبی ماحول اکثر متاثر ہوتے ہیں۔ یہ حالات متاثرہ آبادی کی ضروریات کو فوری طور پر پورا کرنے کی وجہ سے مقامی ہنگامی طبی سہولیات اور ان میں شرکت کرنے والوں کو شدید متاثر کرتے ہیں۔ لہذا، ایک موثر ایم سی آئی مینجمنٹ سسٹم لانے کی ضرورت ہے۔ ایک انسیڈنٹ کمانڈ سسٹم (آئی سی ایس) کے اصولوں اور بنیادی رہنمائی اصولوں کا بروقت قیام، اور ہسپتال کے منصوبے کے مطابق فوری ردِعمل اور مریضوں کی رش سے نمٹنے سے کئی جانوں اور ضروری قیمتی وسائل کو بچایا جا سکتا ہے۔

6. ایم سی آئی (بڑے حادثاتی سانحے) کو سنبھالنے میں کمیونٹی کی شراکت کی اہمیت

ہنگامی ردعمل میں برادری کی شرکت کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ تباہی سے پہلے، اس کے دوران اور اس کے بعد کمیونٹی کی شراکت سے اموات کی مجموعی شرح میں بہت کمی واقع ہو سکتی ہے اور ساتھ ہی وسائل کے استعمال میں بہتری آسکتی ہے۔ کسی تباہی سے پہلے معاشرے کی تیاری حادثات اور اموات کی تعداد، انفراسٹرکچر کو پہنچنے والے نقصان، املاک کا نقصان اور معاش کے ذرائع کو پہنچنے والے نقصان کو کم کر سکتی ہے۔ اس بات کو دھیان میں رکھنا ہوگا کہ کسی تباہی کے بعد ابتدائی چند گھنٹوں کے دوران زیادہ سے زیادہ جانیں بچائی جا سکتی ہیں اور باہر سے مدد آنے میں کئی گھنٹے یا دن لگ سکتے ہیں، ہنگامی ردعمل میں گولڈن آور (سونہری گھنٹہ) اصول کے نام سے جانا جاتا ہے۔ لہذا، مقامی برادری کو مدد کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے کیونکہ انہیں اپنے آپ پر ہی بھروسہ ہو سکتا ہے۔ ہنگامی صحت کے زیادہ تر مسائل کمیونٹی کے ذریعے سنبھالے جا سکتے ہیں۔ تاہم یہ ممکن ہے اگر کمیونٹی متحرک، تربیت یافتہ، تیار اور اپنے آپ کو برقرار رکھنے کے لئے کافی حد تک منظم ہو جب تک کہ بیرونی مدد نہ پہنچے۔

6.1- بڑے حادثاتی سانحے (ایم سی آئی) کا بنیادی انتظام

ایم سی آئی انتظام کے اقدامات کا ایک ایسا سلسلہ ہے جو مل کر متاثرہ افراد کی صحت کی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔ یہ عمل تباہی کے مقام پر تلاش و بچاؤ کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور عام طور پر قریبی صحت کی سہولت میں متاثرین کی منتقلی کے ساتھ ختم ہوتا ہے یا گھریلو دیکھ بھال کے لئے ڈس چارج کیا گیا ہو۔ بڑے پیمانے پر جانی نقصان کے انتظام کے دوران ایک انسیڈنٹ کمانڈر کی سربراہی میں مختلف ٹیمیں تباہی کے مقام سے تمام زخمیوں کو بچانے اور ہلاک ہونے والے (متاثرین) کو نکالنے کے لئے کام کرتی ہیں اور صرف شدید زخمی متاثرین کو قریب ترین صحت کی سہولت تک منتقل کرتی ہیں۔ ٹرائج افسر کی زیر قیادت ٹرائج ٹیم کلر ٹیگس کو ترجیح دیتی ہے، اور ان کی طبی حالت کے مطابق متاثرین کو ان کے میڈیکل کیمپوں سے ہی ڈس چارج کرتی ہے۔ دی جانے والی نگہداشت کی قسم ابتدائی طبی امداد اور ہنگامی طبی نگہداشت تک محدود ہے۔ وسائل کی کمی جیسے وسائل کی محدود شرائط کے تحت، ہنگامی صحت کی چھوٹی ٹیم کو تمام متاثرین میں شرکت کے لئے میڈیکل پوسٹ کے اندر ردوبدل کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ بڑے پیمانے پر حادثاتی واقعات کے انتظام کے نظام کا ہدف یہ ہے کہ پہلے تباہ کن متاثرین میں ہونے والے اموات یا معذوری کو کم سے کم کیا جائے جو پہلے سے خدمات سے فائدہ اٹھانے والے افراد کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

شکل10: بنیادی بڑے حادثاتی سانحے (MCI) انتظام کا فلو چارٹ:

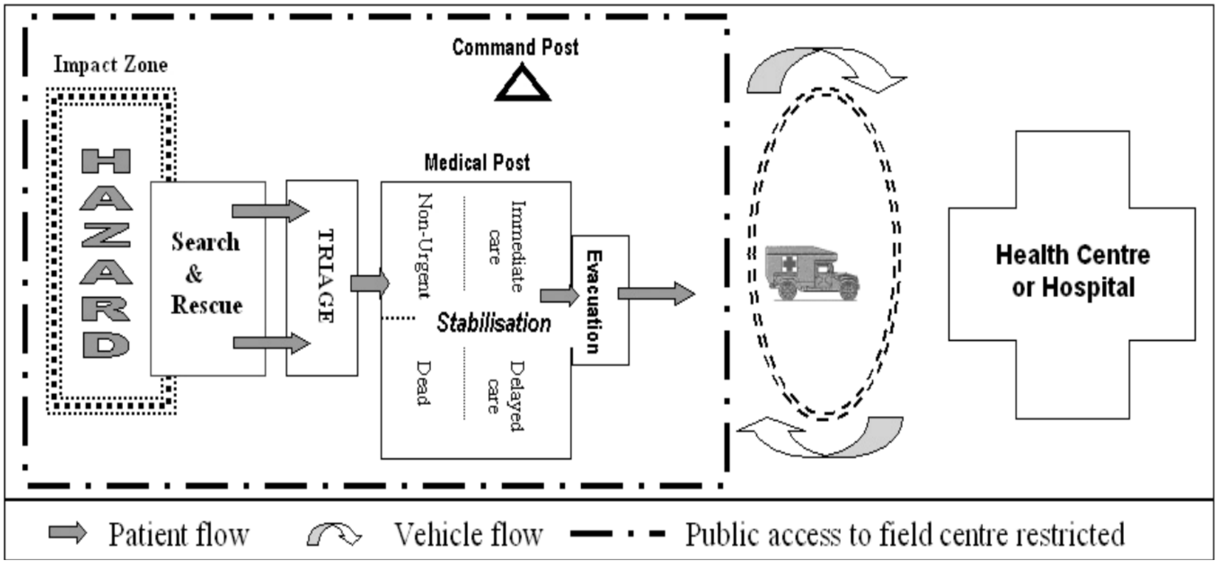

Public Health Guide in Emergencies, John Hopkins and Red Cross and Red Crescent 2008

6.2- ٹرائج-اسٹارٹ (سادہ ٹرائج اور فوری علاج)

ٹرائج کی اصطلاح فرانسیسی فعل ٹرائیر سے نکلتی ہے، جس کا مطلب ہے الگ، چھانٹ، علحدہ یا منتخب کرنا۔ جدید میڈیکل ٹرائج کی ایجاد ڈاکٹر ڈومینک جین لیری نے نپولین جنگ کے دوران بطور ایک سرجن کی حیثیت سے کی تھی، جنہوں نے جنگ میں زخمی ہونے والے افراد کا علاج ان کے زخموں کی گہرائی کا مشاہدہ کرتے ہوئے کیا۔ ہم نے یہ سیکھا ہے کہ کسی ہنگامی صورتحال میں اہلکاروں، رسد اور نقل و حمل کی گاڑیوں کی قلت ہوتی ہے اور طبی امداد دہندگان ممکنہ حد تک متاثرین کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہذا، ہنگامی طبی جواب میں، ٹرائج کا مطلب ہے چوٹ یا بیماری کی ڈگری اور ان کی بقا کی توقعات کے مطابق طبی امداد کے لئے متاثرین کو چھانٹنا اور ترجیح دینا۔ ٹرائج کا مقصد یہ ہے کہ کم سے کم وقت میں اہم زخمیوں کی نشاندہی کر کے ان کی جان بچائی جائے۔ اس سے وقت کی بچت ہوتی ہے اور صحت کی سہولیات پر بوجھ بھی کم ہو جاتا ہے اس کو START (آسان ٹرائج اور فوری علاج) کے اصطلاح بھی کہا جاتا ہے۔

6.3۔ عام طور پر استعمال شدہ ٹرائج سسٹم اور درجات

عام طور پر استعمال ہونے والا ٹرائج سسٹم متاثرین / مریض کی طبی حالت کو چار سطحوں میں درجہ بندی کرتا ہے۔ یعنی فوری طور پر طبی نگہداشت، تاخیر سے دیکھ بھال، غیر ضروری یا معمولی۔ اور مردہ یا قریب قریب۔ مریضوں اور متاثرین کو ترجیح دینے کے لئے ٹرائج سسٹم کا استعمال بہت ساری ترتیبات میں کیا جاتا ہے۔ یعنی ہنگامی محکموں، اسپتال اور ہنگامی کمروں میں اور دنیا بھر میں مختلف ٹرائج سسٹم مختلف ناموں کے ساتھ موجود ہیں۔ تاہم، آفت اور ہنگامی صورتحال میں استعمال ہونے والے ٹرائج سسٹم کو ایم سی آئی ٹرائج یا ڈیزاسٹر ٹرائج کے نام سے جانا جاتا ہے اور اس سسٹم میں متاثرین کی بنیادی اقسام اور رنگین کوڈنگ عالمی سطح پر یکساں ہے۔ ذیل میں دیئے گئے ٹیبل نے ایم سی آئی / ڈیزاسٹر ٹرائج میں استعمال ہونے والے متاثرین کی مختلف اقسام اور اصطلاحات کو تفصیل سے بتایا ہے۔

ٹیبل 6:- ایم سی آئی ٹرئیج کیٹیگریز

زمرہ	کلر ٹیگ	حالت	ریمارکس
معمولی	ہرا	انتظار- نسبتاً معمولی چوٹیں	دنوں کے اندر حالت خراب ہونے کا امکان نہیں "چلتا پھرتا زخمی" معمولی علاج / ابتدائی طبی امداد موقع پر دی گئی
تاخیر	پیلا	تاخیر / مشاہدہ- بشمول شدید اور ایسے زخم جس سے زندگی کو خطرہ ہو	توقع نہیں ہے کہ کئی گھنٹوں کے دوران حالت مزید بگڑ جائے گی نقل و حمل میں تاخیر ہوسکتی ہے۔
فوری	لال	زندگی بچانے کیلئے منٹوں کے اندر فوری طبی نگہداشت کی ضرورت (60 منٹس تک)	ایئروے، سانس لینے اور سرکیولیشن میں دشواری والے مریض۔ اگر فوری طور پر علاج نہ کیا گیا تو حالت خراب ہوسکتی ہے
متوقع	کالا	متوقع- زخموں کی شدت اور محدود طبی سہولیات کی دستیابی کی وجہ سے بچنے کا امکان نہیں	درد ختم کرنے والی نگہداشت دینی چاہئے

مزید پڑھنا اور حوالہ جات

ہنگامی حالات میں جان ہاپکنز اور ریڈ کراس ریڈ کریسنٹ کی صحت عامہ گائیڈ- دوسرا ایڈیشن 2008
قدرتی آفات: حفظان صحت عامہ پان امریکن ہیلتھ آرگنائزیشن۔

یونٹ 3.4

نام:	اسفیئر اسٹینڈرڈ کا تعارف
سیکھنے کا مقصد:	- آفت کے رد عمل میں اسفیئر پروجیکٹ-ہیومنٹیرین چارٹر اور ہنگامی ردِ عمل کے کم از کم معیاروں کو سیکھنا - اسفیئر دستی کتاب کے لے آؤٹ اور مشمولات سے واقفیت حاصل کرنا - ہنگامی انسانی بنیادوں پر مواد میں اسفیئر کم از کم معیارات اور اشاروں کی اہمیت کو جاننا
ہینڈ آؤٹس:	پڑھنے کا مواد ہارڈ اور سافٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
تربیتی مواد:	ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹس، مارکرز، وائٹ بورڈ اور مارکرز
تربیتی تراکیب:	مشترکہ مشق، مشترکہ پریزنٹیشن، باہمی بحث

1. اسفیئر پروجیکٹ کا تعارف

یہ اقدام 1997 میں انسانی بنیادوں پر کام کرنے والی این جی اوز اور ریڈ کراس اور ریڈ کریسنٹ موومنٹ کے ایک گروپ کے ذریعے شروع کیا گیا تھا، جس نے چارٹر (میثاق انسانیت) تشکیل دیا اور آفت کی امداد کے حصول کیلئے چار اہم شعبوں میں کم سے کم معیارات کی نشاندہی کی، ان شعبوں میں پانی کی فراہمی اور صفائی ستھرائی، غذائیت سے متعلق۔ کھانے کی امداد، پناہ گاہ اور صحت کی خدمات شامل ہیں۔ ہیومینیٹیرئن چارٹر اور کم سے کم معیارات آفات سے نجات میں بین الاقوامی ریڈ کراس اور ریڈ کریسنٹ موومنٹ اور غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) کے 1994 کے ضابطہ اخلاق پر قائم ہیں۔ یہ ضابطہ اخلاق ابھی بھی اسفیئر دستی کتاب کا لازمی جزو ہے۔

دستی کتاب کا سنگ بنیاد میثاق انسانیت ہے، جو ڈیزاسٹر ریلیف میں بین الاقوامی انسان دوست قانون، بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون، پناہ گزین کے قانون اور بین الاقوامی ریڈ کراس اور ریڈ کریسنٹ موومنٹ اور غیر سرکاری تنظیموں کے ضابطہ اخلاق کے اصولوں اور دفعات پر مبنی ہے۔ یہ چارٹر بنیادی اصولوں کو بیان کرتا ہے جو کسی آفت سے متاثرہ آبادیوں کے حقوق کی بحالی کیلئے انسانیت کے ناتے کام انجام دیتا ہے چاہے وہ قدرتی یا غیر قدرتی (بشمول مسلح تنازعہ سمیت) کیوں نہ ہو، ان کے تحفظ اور امداد کیلئے کام کرتا ہے۔ اس نے متاثرہ آبادی کو وقار کے ساتھ زندگی کے حق کو بھی بحال کیا ہے۔

1.1۔ میثاق انسانیت - حصہ 1

چارٹر میں بنیادی اصولوں کو بیان کیا گیا ہے جو انسانیت پسندی کے اقدامات پر حکمرانی کرتے ہیں اور آبادی کے تحفظ اور امداد کے حق پر زور دیتے ہیں۔ یہ میثاق امداد اور تحفظ کے حق کی ضمانت کے لئے ریاستوں اور فریقین کی قانونی ذمہ داریوں کی وضاحت کرتا ہے۔ اس چارٹر کو سمجھنے کے لئے حقوق کا خلاصہ یوں کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ وقار کے ساتھ زندگی کا حق۔ انسانی مدد حاصل کرنے کا حق؛ اور تحفظ اور سلامتی کا حق۔ مزید برآں، جب ریاستیں رد عمل دینے سے قاصر ہوں، وہ انسانی حقوق کی تنظیموں کی مداخلت کی اجازت دینے کی پابند ہیں۔ ہیومنٹیرین چارٹر ذیل میں دیے گئے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہے۔

- وقار کے ساتھ زندگی کا حق۔ یہ حق زندگی کے حق سے متعلق قانونی اقدامات، مناسب معیار زندگی اور ظالمانہ، غیر انسانی یا تذلیل آمیز سلوک یا سزا سے آزاد ہونے کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم کسی فرد کے زندگی کا حق سمجھتے ہیں کہ جہاں اس کو خطرہ لاحق ہے وہاں زندگی کو بچانے کے لئے اقدامات کیے جانے کا حق، اور دوسروں پر بھی اسی طرح کے اقدامات اٹھانا لازمی ہے۔ مزید برآں، بین الاقوامی انسانی ہمدردی کا قانون تنازعے کے دوران شہری آبادی کو مدد فراہم کرنے کے لئے مخصوص انتظامات کرتا ہے، جب ریاستوں اور دیگر فریقین کو سویلین آبادی کو ضروری سامان کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ انسان دوست اور غیر جانبدارانہ امداد کی فراہمی پر راضی ہو جائیں۔
- جنگجوؤں اور غیر جنگجوؤں کے مابین تفریق داخلی تنازعہ کو اکثر 'خانہ جنگی' کہا جاتا ہے، ہمیں دشمنیوں میں سرگرم عمل ان لوگوں اور شہریوں اور دیگر افراد (بیماروں، زخمیوں اور قیدیوں) جو براہ راست حصہ نہیں لیتے، کے مابین فرق کرنے کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ غیر جنگجو بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت محفوظ ہیں اور وہ حملے سے استثنیٰ کے مستحق ہیں۔
- غیر منحرف ہونے کا اصول یہ ہے کہ کسی بھی مہاجر کو کسی ایسے ملک میں (واپس) نہیں بھیجا جائے گا جہاں نسل، مذہب، قومیت، کسی خاص معاشرتی گروپ کی رکنیت کی وجہ سے اس کی زندگی یا آزادی کو خطرہ لاحق ہو۔ یا سیاسی رائے؛ یا جہاں یہ یقین کرنے کی خاطر خواہ بنیادیں ہیں کہ اسے تشدد کا نشانہ بنانے کا خطرہ ہوگا۔
- کردار اور ذمہ داری- عموماً یہ سب سے پہلے اپنی اور مقامی کوششوں کے ذریعے ہوتا ہے کہ آفت یا مسلح تصادم سے متاثرہ لوگوں کی بنیادی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے، اور ہم ریاست کے بنیادی کردار اور ذمہ داری کو تسلیم کرتے ہیں جب لوگوں کی مقابلہ کرنے کی صلاحیتیں حد سے تجاوز کر گئی ہوں۔
- تحفظ اور معاونت - بین الاقوامی قانون نے تسلیم کیا ہے کہ متاثرہ افراد تحفظ اور مدد کے مستحق ہیں۔ یہ ریاستوں یا حریف فریقوں کو ایسی امداد فراہم کرنے یا اس کی فراہمی کی اجازت دینے کے ساتھ قانونی ذمہ داریوں کی وضاحت کرتی ہے، نیز بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون، بین الاقوامی انسانی حقوق اور پناہ گزینوں کے قانون میں بیان کردہ بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے سلوک کو روکنے اور پرہیز کرنے کے لئے۔

1.2۔ کم سے کم معیارات - حصہ 2

کم سے کم معیارات پانچوں شعبوں میں سے ہر ایک میں ماہرین کے وسیع نیٹ ورک کا استعمال کرتے ہوئے تیار کیا گیا تھا۔ وہ پانچ اہم شعبوں یعنی پانی کی فراہمی اور حفظان صحت، غذائیت، خوراک کی امداد، پناہ گاہ اور صحت کی خدمات میں سے ہر ایک میں، تباہی سے متعلق امداد کے کم سے کم معیارات کو بیان کرتے ہیں۔

2. اسفیئر دستی کتاب

انسانی ہمدردی چارٹر اور کم سے کم معیارات نے مل کر ان بنیادی عقائد کو عملی جامہ پہنایا۔ تحفظ کے اصول تمام انسانیت دوست کارروائیوں سے آگاہ کرتے ہیں، اور بنیادی انسانیت دوست معیار (کور ہیومنٹیرین اسٹینڈرڈ) تمام شعبوں میں احتساب کی حمایت کرنے کے وعدوں پر مشتمل ہے۔ یثاق انسانیت اور کم سے کم معیارات اسفیئر ہینڈ بک کی شکل میں تباہی سے متعلق امدادی کوششوں میں جوابدہی کے لئے آپریشنل فریم ورک میں معاون ہیں جو عالمی سطح پر سب سے زیادہ وسیع تر حوالہ دیا گیا انسانیت پسند وسائل ہے۔ پہلی اسفائر ہینڈ بک کی پہلی اشاعت 2000 میں ہوئی تھی۔

2.1۔ دستی کتاب استعمال

اسفیئر ہینڈ بک کو آفت کے ردعمل میں استعمال کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے اور یہ آفت سے نمٹنے کی تیاری اور انسان دوستی کی حمایت میں بھی کارآمد ثابت ہوسکتی ہے۔ یہ قدرتی آفات کے ساتھ ساتھ مسلح تصادم سمیت متعدد حالات میں قابل اطلاق ہے جہاں امداد کی ضرورت ہے۔ اس کتاب کو اسطرح تیار کیا گیا ہے کہ یہ دنیا کے کہیں بھی ترقی پزیر اور ترقی یافتہ ممالک میں، دیہی اور شہری ماحول میں، سست اور تیز رفتار صورتحال میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ اس کا تمام تر زور آفت سے متاثرہ لوگوں کی بقا کی فوری ضروریات کو پورا کرنے اور وقار کے ساتھ ان کی زندگی کے کیلئے بنیادی انسانی حقوق پر ہے۔

2.2۔ ٹائم فریم

جس ٹائم فریم میں دستی کتاب کو استعمال کیا جاتا ہے اس کا انحصار زیادہ تر سیاق وسباق پر ہوتا ہے۔ ایجنسیوں کو کسی خاص سیکٹر میں مخصوص کردہ کم سے کم معیارات اور اشارے کے حصول میں کامیاب ہونے کے لیے دن، ہفتوں یا مہینوں لگ سکتے ہیں۔ کچھ حالات میں بیرونی مداخلت کی ضرورت کے بغیر کم سے کم معیارات حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ کسی بھی صورتحال میں نفاذ کے لئے ایک مقررہ مدت پر اتفاق کرنے کی ضرورت ہے، جہاں رہنما اصول نوٹس اور اشارے کے نفاذ کے لئے حقیقت پسندانہ اوقات کا مشورہ دیتے ہیں۔

2.3۔ ہینڈ بک کا استعمال کیسے کریں

اس بات کو ذہن میں رکھنا ہوگا کہ یہ کتاب مینوئل نہیں ہے۔ اس کے بجائے، یہ کم سے کم معیارات اور کلیدی اشاروں کا ایک سیٹ پیش کرتی ہے جو انسان دوست کام کے مختلف پہلوؤں بنیادی تشخیص سے لے کر ہم آہنگی اور وکالت تک آگاہ کرتی ہے۔

2.4۔ معیارات اور اشارے

معیارات عام بیانات ہیں جو کسی مخصوص سیاق وسباق میں حاصل ہونے والی کم سے کم سطح کی وضاحت کرتے ہیں۔ اشارے 'سگنلز' کے طور پر کام کرتے ہیں جو اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ آیا معیار حاصل کیا گیا ہے یا نہیں۔ جبکہ رہنمائی نوٹ اضافی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ چار فنی ابواب میں سے ہر ایک۔ پانی کی فراہمی، صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کے فروغ؛ کھانے کی حفاظت، غذائیت اور کھانے کی امداد؛ پناہ، آبادکاری اور غیر خوراک اشیاء اور صحت کی خدمات کے اپنے معیارات اور اشاروں کا ایک مجموعہ ہے۔ ہر باب میں ہدایت نامہ ان مخصوص نکات سے متعلق ہے جن پر مختلف حالات میں معیارات کا اطلاق کرتے وقت غور کیا جانا چاہیئے۔ کلیدی اشارے، معیارات کے اقدامات کے طور پر معیاری یا مقداری ہوسکتے ہیں۔ وہ استعمال شدہ عملوں اور عمل درآمد کے اثرات کو ماپنے کے اوزار کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان کے بغیر معیار نیک نیت کے بیانات کے مقابلے میں تھوڑا بہت زیادہ ہوگا، جس کو عملی جامہ پہنانا مشکل ہے۔

3. ہینڈبک کے مشمولات

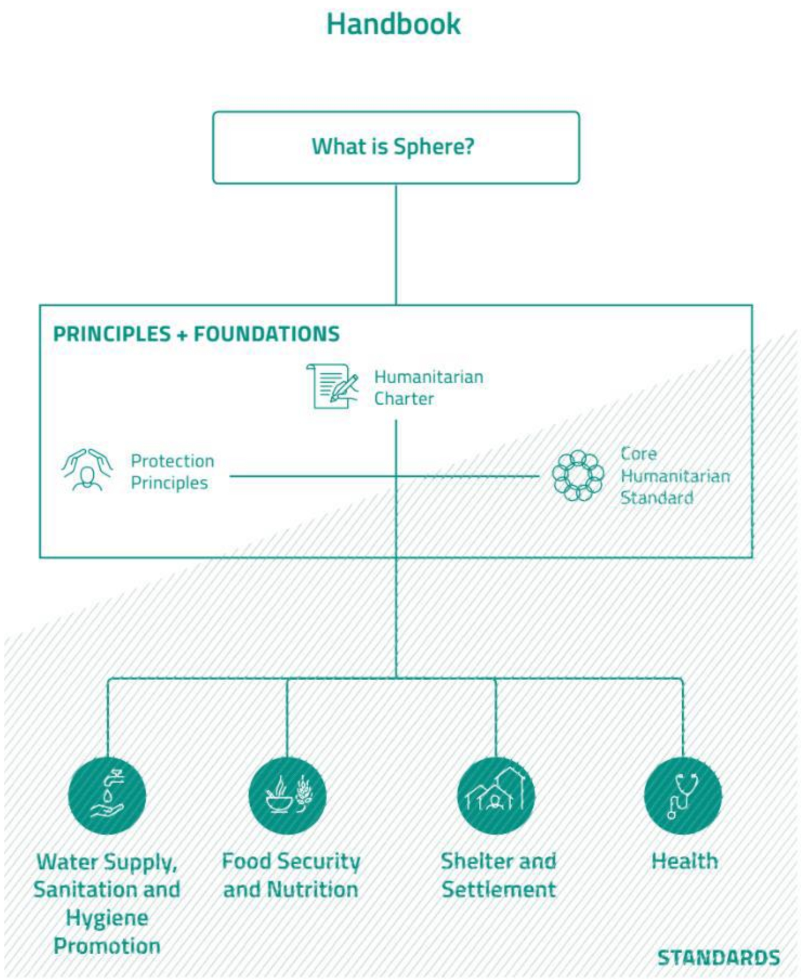

ہر باب میں اس کے اپنے کم سے کم معیارات، اہم اشارے اور رہنمائی نوٹس شامل ہیں

3.1۔ معیار اور احتساب پر کور ہیومنٹیرین اسٹینڈرڈ (CHS)

معیار اور احتساب پر بنیادی انسانی ہمدردی کا معیار (سی ایچ ایس) ان 9 ارادوں (وعدوں) کا تعین کرتا ہے جن کو تنظیموں اور انسانیت دوست رد عمل میں شامل افراد ان کو فراہم کردہ امداد کے معیار اور تاثیر کو بہتر بنانے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ کمیونٹیز اور بحران سے متاثرہ لوگوں، عملہ، ڈونرز، حکومتوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کو زیادہ سے زیادہ احتساب کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ انسانی حقوق کی تنظیموں نے کیا عہد کیا ہے تاکہ وہ ان تنظیموں کا حساب کتاب کر سکیں گی۔ یہ افراد اور تنظیموں دونوں کے لئے رضاکارانہ فریم ورک ہے۔ یہ معیارات رد عمل اور پروگرام دونوں سطحوں پر اور رد عمل کے ہر مرحلے میں لاگو ہوتا ہے۔ تاہم 9 وعدوں کا مقصد پروگرام سائیکل کے کسی خاص مرحلے سے مطابقت نہیں ہے۔ کچھ سائیکل کے ایک خاص مرحلے سے زیادہ متعلقہ ہیں، جبکہ دیگر، جیسے متاثرہ افراد کے ساتھ بات چیت کرنا، تمام مراحل میں اس کا اطلاق کرنا ہے۔

شکل 11: معیار اور احتساب پر بنیادی انسانی ہمدردی کا معیار (CHS)

3.2- تحفظ کے اصول

یہ باب رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ انسانیت دوست تنظیمیں لوگوں کو محفوظ رہنے، امداد تک رسائی، تشدد سے نجات اور ان کے حقوق کے دعوے کے ذریعے تحفظ دینے کیلئے کس طرح تعاون کر سکتی ہیں۔

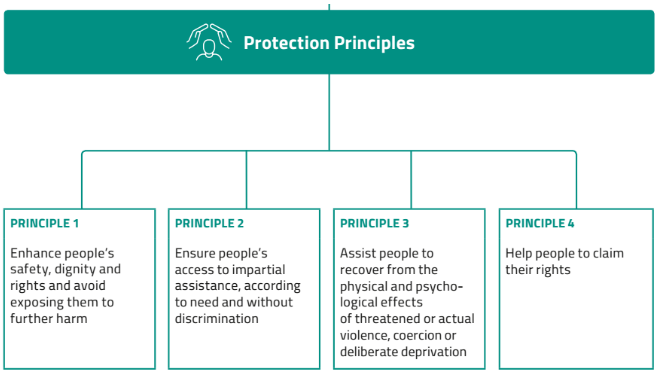

3.3۔ پانی، صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کے فروغ میں کم سے کم معیار۔WASH

یہ باب WASH پر معیارات اور اشارے سے متعلق ہے۔ انسانوں میں بیماریاں پیدا کرنے کے راستے ملنا، مائعات (تلی) انگلیاں، مکھیاں اور خوراک ہیں۔ انسانیت دوست رد عمل میں WASH پروگراموں کے بنیادی مقاصد ان راستوں میں رکاوٹیں پیدا کر کے صحت عامہ کے خطرات کو کم کرنا ہے۔

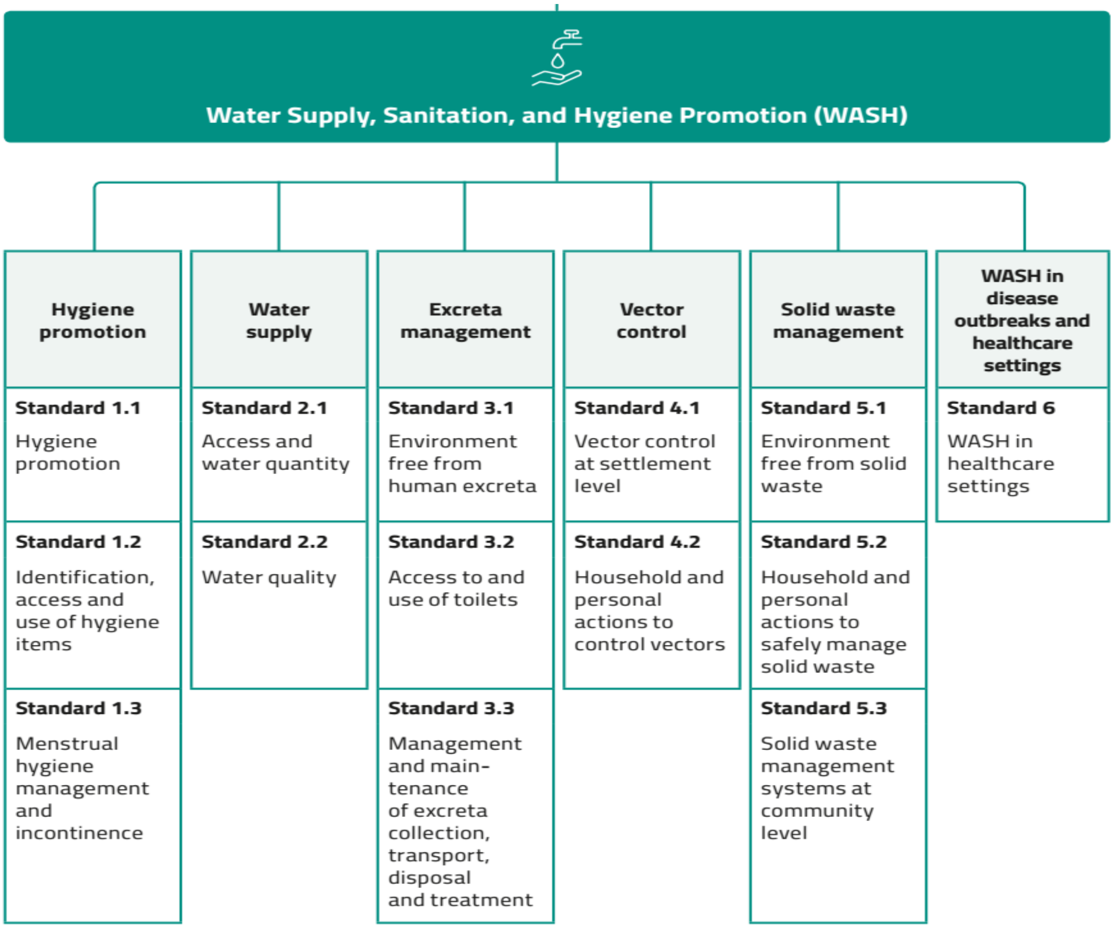

3.4۔ تحفظ خوراک، غذائیت اور خوراک کی امداد میں کم سے کم معیارات

غذائیت کی کمی لوگوں میں بحران کے بعد صحتیاب ہونے کی صلاحیت کو کم کرتی ہے۔ یہ فکری کاموں میں رکاوٹ ڈالتا ہے، بیماری سے استثنٰی کو کم کرتا ہے، دائمی بیماری کے لئے حساسیت کو بڑھاتا ہے، معاش کے مواقع کو محدود کرتا ہے اور کمیونٹی میں مشغول ہونے کی صلاحیت کو کم کرتا ہے۔ یہ استعدادی صلاحیت کو کم کرتا ہے اور جاری مدد پر انحصار بڑھ سکتا ہے۔ اس باب میں کم سے کم معیارات مناسب کھانے کے بنیادی مواد کی عکاسی کرتے ہیں جس سے یہ یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ ضروریات پوری ہوں اور یہ کہ فوڈ سکیورٹی اور غذائیت کے رد عمل کے معیار کو بہتر بنایا جائے۔

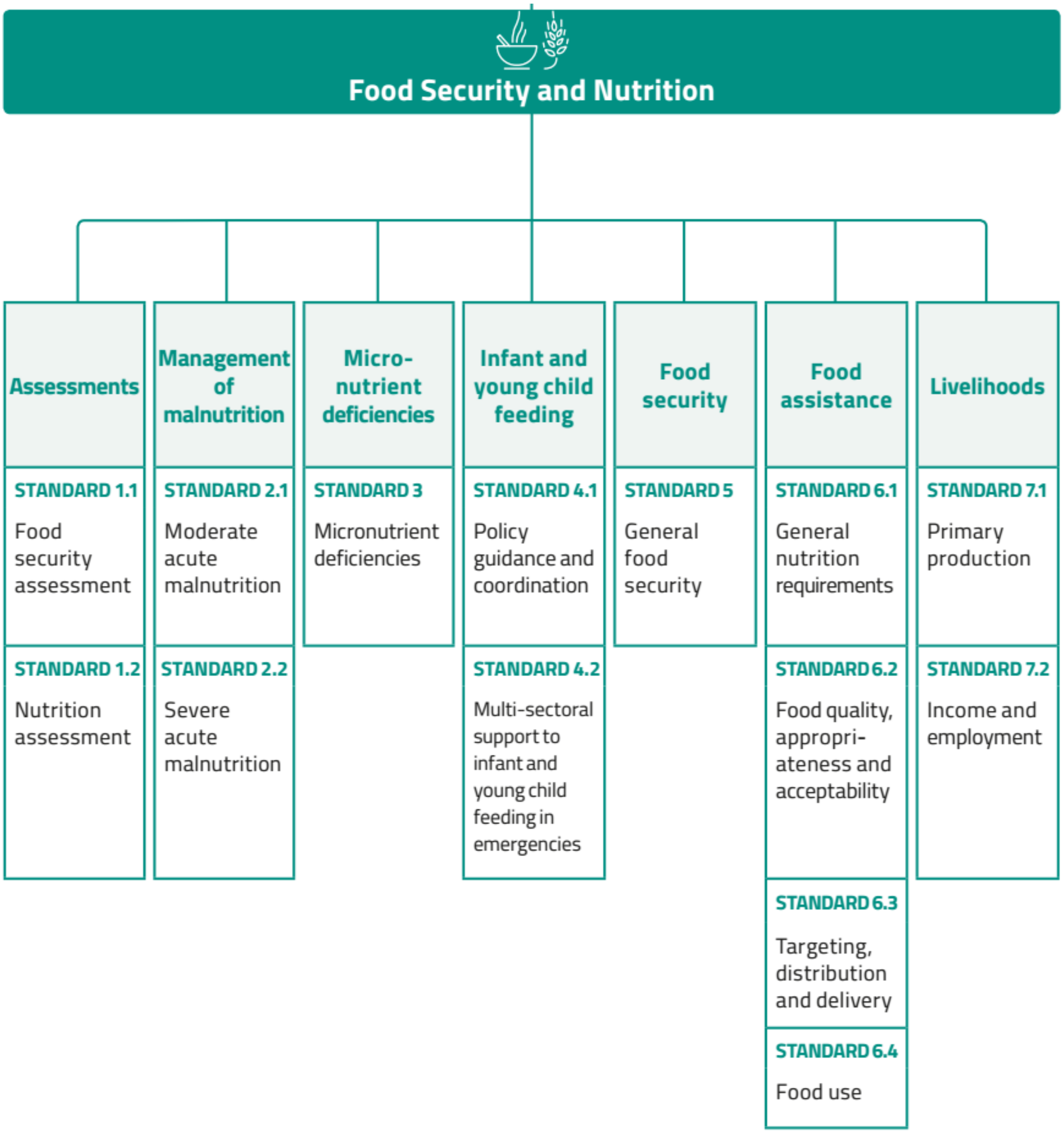

3.5۔ پناہ، آبادکاری میں کم سے کم معیارات

پناہ اور آبادکاری کے لئے اسفئیر اسٹینڈرڈ مناسب رہائش کے حق کا عملی اظہار ہیں۔ پناہ گاہیں اور بستیاں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور مجموعی طور پر اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ "شیلٹر" گھریلو رہائشی جگہ ہے، بشمول روزمرہ کی سرگرمیوں کے لئے ضروری سامان بھی۔ "آبادکاری" وہ وسیع مقامات ہیں جہاں لوگ اور برادری رہتے ہیں۔

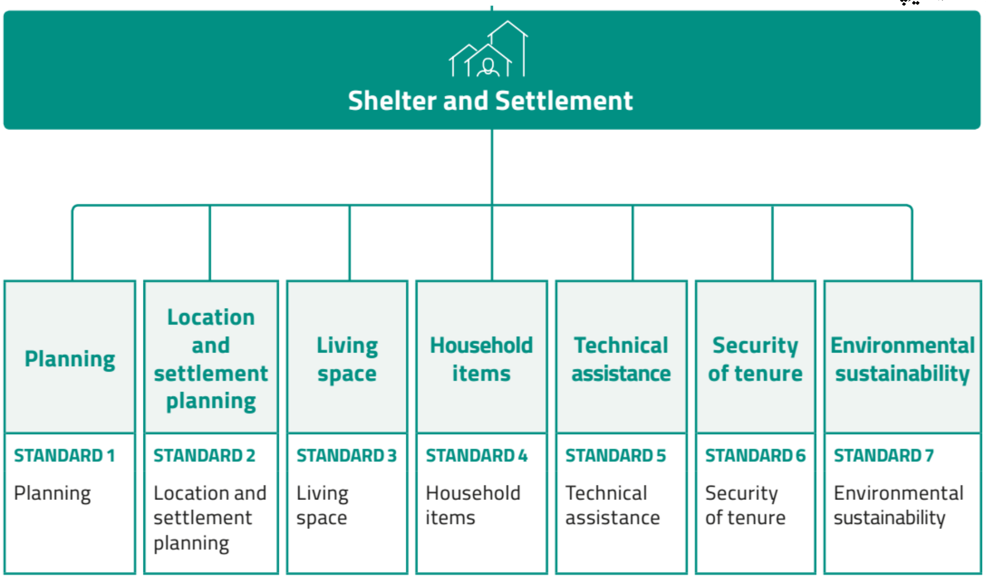

بروقت پناہ گاہیں اور بستیوں کی امداد کسی بحران کے ابتدائی مراحل میں جانیں بچاسکتی ہے۔ موسم سے تحفظ فراہم کرنے کے علاوہ، صحت کو فروغ دینے، خاندانوں اور برادری زندگی کی تائید کرنے، اور وقار، سلامتی اور روزگار تک رسائی فراہم کرنے کے لئے بھی پناہ گاہ ضروری ہے۔

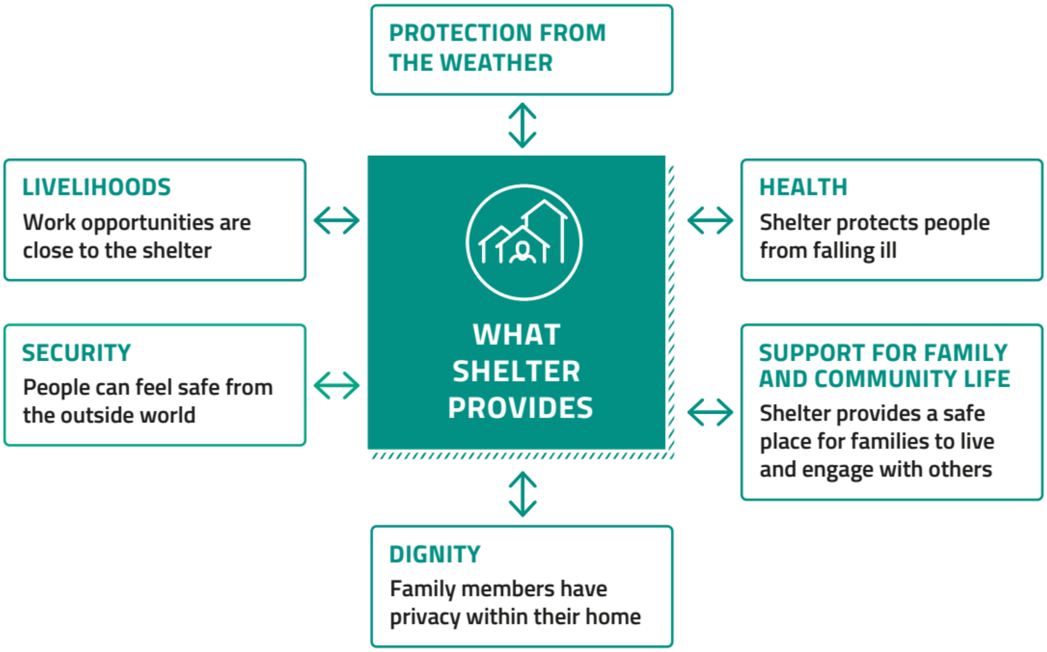

Health

Health systems	Essential Healthcare						
	Communicable diseases	Child health	Sexual and reproductive health	Injury and trauma care	Mental health	Non-communicable diseases	Palliative care
STANDARD 1.1 Health service delivery	STANDARD 2.1.1 Prevention	STANDARD 2.2.1 Childhood vaccine-preventable diseases	STANDARD 2.3.1 Reproductive, maternal and newborn healthcare	STANDARD 2.4 Injury and trauma care	STANDARD 2.5 Mental health care	STANDARD 2.6 Care of non-communicable diseases	STANDARD 2.7 Palliative care
STANDARD 1.2 Health workforce	STANDARD 2.1.2 Surveillance and outbreak detection and early response	STANDARD 2.2.2 Management of newborn and childhood illness	STANDARD 2.3.2 Sexual violence and clinical management of rape				
STANDARD 1.3 Essential medicines and medical devices	STANDARD 2.1.3 Diagnosis and case management		STANDARD 2.3.3 HIV				
STANDARD 1.4 Health financing	STANDARD 2.1.4 Outbreak preparedness and response						
STANDARD 1.5 Health information							

3.6- صحت میں کم سے کم معیارات

صحت کی دیکھ بھال کے لئے دائرہ کم سے کم معیارات انسانیت پسندانہ سیاق وسباق میں لوگوں کو صحت کی دیکھ بھال کے حق کا اظہار کرتے ہیں۔ کسی بحران کے دوران صحت کے رد عمل کا بنیادی ہدف اضافی اموات اور بیماری کی روک تھام اور اس کو کم کرنا ہے۔

4. خلاصہ

اسفئیر ہینڈ بک میں بین الاقوامی انسانی قانون، بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون، پناہ گزینوں کے قانون اور بین الاقوامی ریڈ کراس اور ریڈ کریسنٹ موومنٹ کے ضابطہ اخلاق کے بیان کردہ اصولوں اور دفعات پر مبنی ایک منظم نقطہ نظر ہے۔ شعبے کے معیار انسانی ردعمل میں جوابدہی کو یقینی بناتے ہیں اور تباہی سے متاثرہ لوگوں کے حقوق کو برقرار رکھتے ہوئے اس کے جواب کو معیار تک پہنچاتے ہیں۔ اسفئیر کا بنیادی عقیدہ ہے کہ تباہی یا تنازعات سے متاثرہ تمام افراد کو وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے اور انسانی ہمدردی کی مدد حاصل کرنے کا حق اس دستی کتاب کا سنگ بنیاد ہے۔

ہنگامی ردعمل کے چار بنیادی شعبوں جیسے پانی، صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کو فروغ دینے، خوراک کا تحفظ اور غذائیت، پناہ گاہ اور آبادکاری اور صحت میں پیش کردہ تکنیکی معیارات صنف، عمر سے قطع نظر، معذوری، قومیت، مذہبی یا سیاسی نظریات اور معاشرتی حیثیت سے ہٹ کر سبھی لوگوں کی ضرورت کی بنیاد پر انسانیت دوست امداد کے حق کے عملی اظہار ہیں۔ جبکہ اعدادوشماری اور معیاری کم سے کم معیارات بحرانوں کا جواب دیتے ہوئے کس چیز کو حاصل کرنے کی ضرورت کی وضاحت کرتے ہوئے انسانیت پسند کارکنان کا راستہ آگے بڑھاتے ہیں۔ کلیدی اقدامات، اشارے اور رہنمائی نوٹ ان معیارات کی تکمیل کرتے ہیں اور انسانی ہمدردی کی تنظیم کو متنوع سیاق و سباق اور مختلف ترتیبات میں ان کا اطلاق آسان بناتے ہیں۔ آفاقیت اور اطلاق میں موافقت، مختلف انسان دوست ترتیبات کے لئے موزوں ہے یہ اسفئیر معیار کی مضبوطی ہے۔ ان اوصاف نے انسانیت کے شعبے میں وسیع ملکیت حاصل کرلی ہے۔ یہ معیارات انسانیت پسندانہ سیاق و سباق میں احتساب کو یقینی بنانے کے لئے معیار کے حصول کیلئے ایک عام ہنگامی / انسانی ہمدردی کی زبان بن چکے ہیں۔

حوالہ اور مزید پڑھیں

اسفئیر ہینڈ بوک 2018 ایڈیشن

ماڈیول-4

کمیونٹی سطح پر تیاری اور ہنگامی رد عمل کا انتظام

یونٹ 4.1: مختلف سطحوں پر ہنگامی رد عمل انتظام کا ایک جائزہ

یونٹ 4.2: ہنگامی رد عمل اور کمیونٹی تیاریوں کی اہمیت

یونٹ 4.3: ڈی آر آر کمیٹیز اور ای آر ٹیمز کی تشکیل (کردار اور ذمے داریاں سونپنا)

یونٹ 4.4: کمیونٹی بنیادوں پر پیشگی انتباہی نظام اور طریقے کار

نتائج

اس ماڈیول کی تکمیل پر آپ قابل ہوسکیں گے:

- ہنگامی رد عمل انتظام کو سمجھیں اور برادری کی سطح پر اس کی اہمیت کو سیکھیں
- پاکستان میں ہر سطح کی ہنگامی رد عمل مینجمنٹ ادارہ جاتی فریم ورک اور تنظیموں سے واقف ہوں
- کمیونٹی سطح پر شروع کی گئی ہنگامی رد عمل کے انتظام کی سرگرمیوں کو جانیں
- صوبے میں ہنگامی رد عمل انتظاماتی سرگرمیوں کے فروغ کیلئے پی ڈی ایم اے کے ترجیجی اقدامات کو سیکھیں
- گاؤں اور یونین کونسل کی سطح پر آفاتی خطرہ کم کرنے کی منصوبہ بندی کی ضرورت اور اہمیت کو جانیں
- کمیونٹی سطح پر ڈی آر آر کمیٹیز کے تشکیلی عمل کو سمجھیں اور آفاتی خطرہ کم کرنے اور ہنگامی رد عمل میں ان کے کردار اور ذمے داریوں کو جانیں
- پاکستان میں فوری انتباہی نظام کو جانیں اور مختلف خطروں کیلئے کمیونٹی سطح پر فوری انتباہی نظام اور طریقے کار کو سیکھیں

یونٹ 4.1

نام:	مختلف سطحوں پر ہنگامی رد عمل انتظام کا ایک جائزہ
سیکھنے کا مقصد:	- ہنگامی رد عمل انتظام کے بارے میں فہم حاصل کرنا
	- آفاتی خطرے کے انتظام اور ہنگامی رد عمل انتظام کے درمیان فرق کو جاننا
	- ہر سطح کے ہنگامی رد عمل انتظام کے ادارہ جاتی فریم ورک اور تنظیموں سے واقفیت حاصل کرنا
ہینڈ آوٹس:	پڑھنے کیلئے مواد ہارڈ اور سافٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
تربیتی مواد:	ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹس، مارکرز، سفید بورڈ اور مارکرز
تربیت کی تکنیک:	غیر محدود، باہمی تبادلہ خیال، مقامی تجربات سے سیکھنا، مشترکہ مشق، مشترکہ پریزنٹیشن، آڈیو وڈیو ایڈز، اور سوال وجوابات

1. تعارف

اصطلاحات "ڈیزاسٹر اینڈ ایمرجنسی" ایک دوسرے کے ساتھ استعمال ہوتی ہیں، تاہم ان کے مابین ایک خاص فرق موجود ہے۔لہٰذا ہنگامی ردعمل کی مدت کے بارے میں بہتر تفہیم جاننے کے لئے پہلے ضروری ہے کہ آفات اور ایمرجنسی کو ایک دوسرے سے الگ کریں۔ ہم اصطلاح "ایمرجنسی" کو غیر متوقع واقعہ یا واقعات کے طور پر بیان کرسکتے ہیں جس سے کامیابی کے ساتھ نمٹا جاسکتا ہے اور مقامی دستیاب وسائل کو بروئے کار لاکر ردعمل دیا جاسکتا ہے۔ آسان الفاظ میں ایک ہنگامی صورتحال میں اچانک ردعمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ آفت ایک وسیع پیمانے کا ایک اہم واقعہ ہے، یہ کمیونٹی یا معاشرے کے کام میں شدید رکاوٹ کا سبب بنتا ہے۔ آفات غیر معمولی طور پر وسیع پیمانے پر انسانی، مادی، معاشی اور ماحولیاتی نقصانات کا باعث بنتی ہیں اور ان کے زبردست اثرات متاثرہ معاشرے کے اپنے وسائل کے استعمال سے نمٹنے کی صلاحیت سے تجاوز کرجاتے ہیں جس کی وجہ سے علاقے کے باہر سے مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

2. آفات سے نمٹنے کے انتظامات (ڈیزاسٹر مینجمنٹ) اور ہنگامی ردعمل (ایمرجنسی مینجمنٹ) میں فرق

ہنگامی صورتحال مقامی ہوتی ہے اور یہ آفات کے مقابلے میں زیادہ کثرت سے اور مستقل طور پر پیش آتی ہے اور کمیونٹی اس کا اندازہ لگا سکتی ہے۔ روزمرہ کے ہنگامی حالات جن کے ردعمل کی ضرورت ہوتی ہے وہ طبی ہنگامی صورتحال، گاڑیوں کے حادثات، گھریلو آگ اور فسادات وغیرہ ہوسکتے ہیں۔ ہنگامی واقعات کی پیمائش، واقعے کی نوعیت اور شدت کو مدِنظر رکھتے ہوئے ردعمل انفرادی سطح، برادری کی سطح، یونین کونسل یا ضلعی سطح کا ہوسکتا ہے۔ مقامی سطح پر ہنگامی ردعمل یعنی ایمرجنسی میڈیکل سروس، فائر ڈیپارٹمنٹ، پولیس اور دیگر سرکاری و نجی خدمات لوگوں، انفراسٹرکچر اور ماحول کو ایسے واقعات کے منفی اثر سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔

آفت ایک ایسا واقعہ ہے جو لوگوں، بنیادی ڈھانچے اور ماحول کو بری طرح متاثر کرسکتا ہے اور اس کے اثرات سے نمٹنے کے لئے بیرونی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر جب ضلعی حکومت کسی پروگرام کے مضر اثرات سے نمٹنے کے لئے صوبائی مدد کی درخواست کرتی ہے، تو یہ واقعہ ضلعی سطح کی آفت ہے، تاہم یہ اب بھی صوبائی سطح پر ایک ہنگامی صورتحال ہے۔ اسی طرح اگر کوئی حکومت کسی قومی آفت کی حالت کا اعلان کرتی ہے اور اس آفت کو نمٹنے کی اسے بین الاقوامی انسانی امداد کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ ایک عالمی ہنگامی صورتحال بن جاتی ہے۔

2.1- ہنگامی صورتحال کی خصوصیات

- افراد، برادریوں کے بنیادی ڈھانچے اور ماحول میں خلل
- روزمرہ کے تجربات سے ہٹ کر ہو
- غیر متوقع وقوع اور اس کے اثرات
- انسانوں، جانوروں اور / یا پودوں کی زندگی، صحت، جائیداد اور / یا ماحولیات پر تباہ کن اثرات
- مقامی وسائل ناکافی ثابت ہوسکتے ہیں
- ردعمل کی ضرورت ہو
- ان سے نمٹنے کیلئے پیچیدہ ضروریات
- معمول سے محتاط حفاظتی اقدامات کو ختم کریں

3. ہنگامی ردعمل

ریسپانس کسی بھی ہنگامی صورتحال یا واقعہ کا ردعمل ہے۔ ردعمل کسی فرد سے لے کر قومی سطح تک ہو سکتے ہیں۔ کسی ہنگامی صورتحال کا ردعمل تلاش اور بچاؤ کے ساتھ شروع ہو سکتا ہے لیکن تمام معاملات میں توجہ کا مرکز تیزی سے متاثرہ آبادی کی زندگی بچانے اور بنیادی انسانی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ آفت کی امداد کے لئے مؤثر رابطے اکثر طور پر اہم ہوتے ہیں، خاص طور پر جب بہت ساری تنظیمیں اس کام میں شامل ہوتی ہیں اور مقامی ہنگامی انتظامیہ کی اہلیت کی طلب سے تجاوز ہو چکا ہو یا خود تباہی سے کم ہو چکی ہے۔

جب کوئی ہنگامی صورتحال یا آفت کسی برادری کو متاثر کرتی ہے تو شروع کی جانے والی سب سے پہلے اور ابتدائی کوششوں میں تلاش اور بچاؤ، زخمیوں کی دیکھ بھال، زندگی کی بحالی اور بنیادی سہولیات کی بحالی، نقصان کا اندازہ اور انخلاء شامل ہیں جسے عام طور پر ہنگامی صورت حال یا تباہی کے ردعمل کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ہنگامی ردعمل کے اس ابتدائی مرحلے کے بعد اس کے نتیجے میں ہونے والی سرگرمیاں معاش کو بحال کرنے اور زندگی کو معمول پر لانے کے لئے کمیونٹیز کی تنظیم نو کی کوششوں پر مشتمل ہیں۔ ہنگامی امداد یا تباہی کے ردعمل کو تین مراحل میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

- **ہنگامی رسپانس مرحلہ**۔ اس میں سرچ اور ریسکیو، تیزی سے نقصان اور ضروریات کی جانچ، ابتدائی طبی امداد کی فراہمی، بے گھر ہونے والوں کے لئے عارضی پناہ گاہوں، انخلا اور امداد کی فراہمی (متاثرہ افراد کے لئے خوراک، پانی، این ایف آئیز اور صحت کی دیکھ بھال) جیسی سرگرمیاں شامل ہیں۔
- **بحالی کا مرحلہ**۔ اس مرحلے کے دوران بنیادی خدمات اور لائف لائنز کو بحال کیا جاتا ہے، جیسے روڈ نیٹ ورک، پل، ہوائی اڈے، بندرگاہیں اور دیگر ضروری سہولیات جو عام زندگی کی بحالی کے لئے ضروری ہیں۔
- **تعمیر نو کا مرحلہ**۔ اس مرحلے میں نقصانات اور بنیادی ڈھانچے کی تباہی کی تشخیص کی بنیاد پر تعمیر نو کی کوششیں شامل ہیں۔ ترجیح یہ ہوتی ہے کہ کمیونٹیز کو سب سے زیادہ مطلوبہ انفراسٹرکچر کو از سر نو تشکیل دیا جائے اور متاثرہ افراد کی معاش کو بحال کیا جائے۔

شکل 12: ہنگامی رسپانس کے مقابلے میں ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ

4. ایمرجنسی ریسپانس مینجمنٹ

ایمرجنسی ریسپانس مینجمنٹ میں وسیع پیمانے پر سرگرمیاں اور اقدامات شامل ہیں جو افراد، برادریوں، بنیادی ڈھانچے اور ماحول کی حفاظت کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ یہ اقدامات کسی بھی سطح یعنی قومی، صوبائی، ضلعی، یونین کونسل اور یہاں تک کہ برادری کی سطح پر بھی کئے جاسکتے ہیں۔ بہرحال، ہر سطح پر، ہنگامی ردعمل انتظام متعلقہ پالیسیوں اور انتظامی فیصلوں کے گرد گھومتا ہے۔ ایمرجنسی ریسپانس کی منصوبہ بندی کو آرڈینیشن اور سرگرمیوں کو بہتر بنانے کے لئے کی جاتی ہے تاکہ اس کے مختلف مراحل کے انتظامات کے لئے ضروری وسائل کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔

"ایمرجنسی ریسپانس مینجمنٹ (ای آر ایم) کا مقصد اموات اور بیماری، املاک اور ماحول کو نقصان پہنچنے میں کمی لانا اور اس طرح واقعات کے منفی اثرات کو محدود کرنا ہے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی جلد اور کامیاب بحالی کو یقینی بنانا ہے۔"

5. موثر ردِ عمل کے لئے تیاری

جوابی تیاری کے اقدامات ہنگامی پناہ گاہوں کی تعمیر، ابتدائی انتباہی آلات کی تنصیب اور انخلاء کے منصوبوں کی مشق کرنے سمیت متعدد شکلیں اختیار کرسکتے ہیں۔ تیاری کے مرحلے میں ہنگامی محکمے تباہی کے وقت کام کرنے کے منصوبے تیار کرتے ہیں۔ عام تیاری کے اقدامات میں شامل ہیں:

- ہنگامی صورتحال اور جوابی منصوبوں کی تیاری
- ہنگامی اور جوابی سرگرمیوں میں پیشگی ہم آہنگی
- آلات اور مشقوں کی مناسب دیکھ بھال / ہنگامی ردِعمل کی تربیت
- ابتدائی انتباہی آلات کی تنصیب، ہنگامی پناہ گاہوں اور انخلا کے ساتھ انتباہی طریقوں پر مشقیں۔
- آفت سے پہلے سامان کا مناسب ذخیرہ (انوینٹری) رکھنا

6. قومی اور صوبائی سطح پر ہنگامی ردعمل انتظام کا فریم ورک

ادارہ جاتی فریم ورک

6.1۔ ویسٹ پاکستان قومی آفات (روک تھام اور امداد) ایکٹ 1958

پاکستان قومی آفات (روک تھام اور امداد) ایکٹ 1958 آفت سے متاثرہ علاقوں میں نظم وضبط کی بحالی کی سہولیات فراہم کرتا ہے، اور اس طرح کی آفات سے نمٹنے کے لئے امداد فراہم کرتا ہے۔ آفت سے متعلق ایکٹ 1958 بنیادی طور پر ہنگامی ردعمل کو منظم کرنے پر مرکوز تھا۔ اس ایکٹ میں بعد میں اس وقت ترمیم کی گئی جب 1971 میں چاروں صوبے تشکیل دیئے گئے تھے۔ 1971 میں ون یونٹ کے خاتمے کے بعد صوبوں نے اپنی ضروریات کے مطابق مواد میں کچھ تبدیلیوں کے ساتھ 1958 کے آفات سے متعلق قانون کو اپنایا۔ صوبہ پنجاب میں، 1975 میں "ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ" کے نام سے ایک محکمہ قائم کیا گیا تھا۔ دیگر صوبوں میں سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو (ایس ایم بی آر) کو ریلیف کمشنر کے عہدے پر مقرر کیا گیا تھا۔

6.2۔ ایمرجنسی ریلیف سیل (ERC)

ایمرجنسی ریلیف سیل (ای آر سی) 1971 میں کابینہ ڈویژن کے اندر تشکیل دیا گیا تھا اور وہ قومی سطح پر تباہی سے نمٹنے کے لئے ذمہ دار ہے۔ یہ بڑی تباہی کی صورت میں صوبائی حکومتوں کو نقد اور اضافی وسائل کی صورت میں مدد فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں، اس نے ضرورت پڑنے پر اور تباہی سے دوچار دوست ممالک کی مدد کی ہے۔ ای آر سی نے تمام

متعلقہ اداروں یعنی وفاقی ڈویژنوں، صوبائی حکومتوں، نیم سرکاری، بین الاقوامی اور امدادی کارروائیوں کے دوران قومی امداد دینے والے اداروں کی سرگرمیوں کو مربوط کیا۔ یہ وزیر اعظم فلڈ ریلیف فنڈ کا انتظام کرتا ہے اور ہیلی کاپٹروں کے بیڑے کے ساتھ ایک ایوی ایشن اسکواڈرن کو بھی برقرار رکھتا ہے تاکہ امدادی کاموں میں مدد ملے اور حکام متاثرہ علاقوں کا دورہ کر سکیں۔

6.3- نیشنل کرائسس مینجمنٹ سیل (این سی ایم سی)

نیشنل کرائسس مینجمنٹ سیل (این سی ایم سی)۔ این سی ایم سی کا قیام جولائی 1999 میں وزارت داخلہ، اسلام آباد میں انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت کیا گیا تھا۔ این سی ایم سی کا بنیادی کام ملک میں مختلف ہنگامی صورتحال سے متعلق معلومات جمع کرنا ہے۔ صوبائی کرائسس مینجمنٹ سیل اور دیگر متعلقہ ایجنسیوں کے ساتھ باہمی معلومات جمع کرنے کے لئے بھی ہم آہنگی کا کام سونپا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، ہنگامی صورتحال میں ہنگامی امدادی خدمات کے منصوبوں کو مربوط کرنے کا ذمہ دار ہے۔

6.4- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2010

2005 کا زلزلے پاکستان اور اس کے عوام کی آفات کو قابو پانے کی دفاعی صلاحیت اور اہلیت کا امتحان تھا۔ قومی ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس 2007 کے اجراء سے مضبوط ادارہ جاتی اور پالیسی انتظامات کی ضرورت پوری ہوگئی۔ اس آرڈیننس میں وفاقی، صوبائی اور ضلعی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے قانونی اور آئینی انتظامات کیے گئے تھے۔ این ڈی ایم او نے آفات سے نمٹنے کے لئے نیشنل ڈیزاسٹر منیجمنٹ کمیشن (این ڈی ایم سی) کو ایک اعلیٰ ادارے کے طور پر مہیا کیا، جس میں نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) اس کا انتظامی بازو ہے۔ نیشنل ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی ملک میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے پورے 'سپیکٹرم' سے نمٹے گی۔ دسمبر، 2010 میں، این ڈی ایم او کو نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایکٹ 2010 کے طور پر تبدیل کیا گیا۔

7. قومی، صوبائی اور ضلعی سطح پر ہنگامی ردِ عمل کی تنظیم

ریاست یا حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ آفات اور بحرانوں کی صورت میں اپنے شہری کی جان، جائیداد اور معاش کا تحفظ کرے۔ لہذا یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ ہنگامی کارروائیوں کے منصوبوں کو تیار کرے، ان کی جانچ کرنے اور ان کو بہتر بنائے، یہ یقینی بنائے کہ ہنگامی جواب دہندگان کے پاس مناسب مہارت اور وسائل موجود ہیں، اور اپنے شہریوں کی حفاظت اور مدد کے لئے خدمات فراہم کرے۔ ہنگامی ردعمل کی متعدد تنظیموں کے کردار اور کاموں کے بارے میں تفصیلات کے لئے نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس پلان 2010 دیکھیں۔ حکومت کے ایمرجنسی ریسپانس فراہم کرنے والوں میں شامل ہیں:

- ایمرجنسی مینجمنٹ سروس - این ڈی ایم اے، پی ڈی ایم اے، ڈی ڈی ایم یو، این ایچ ای پی آر این، شہری دفاع اور سول انتظامیہ
- قانون نافذ کرنے والے ادارے - پولیس، رینجرز، ملٹری
- فائر فائٹنگ اور بچاؤ - فائر فائٹنگ سروسز / فائر بریگیڈ
- ہنگامی طبی خدمات - ہسپتال اور ایمبولینس
- صحت عامہ کی خدمات - اسپتال اور صحت کے محکمے
- پبلک ورکس - پی ایچ اے اور پبلک سروسز کے دوسرے محکمے
- مسلح افواج۔ آرمی ایوی ایشن، بحریہ اور ملٹری کور آف انجینئرز
- لاجسٹک خدمات۔ این ایل سی
- مواصلاتی خدمات۔ ایس سی او اور پی ٹی سی ایل

8. کسی ہنگامی (ایمرجنسی) صورتحال کا اعلان

ہنگامی صورتحال (ایمرجنسی) کا اعلان انحصار آفت کی نوعیت اور حجم پر ہوتا ہے۔ وزیراعظم پاکستان کی جانب سے قومی سطح پر ایمرجنسی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تاہم، نچلے درجوں پر ضلعی انتظامیہ کے ذریعے ضلعی سطح پر ایمرجنسی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر ایمرجنسی ضلعی انتظامیہ کی صلاحیت سے بالاتر ہے، یا آفات بہت سے اضلاع میں ہے تو وزیراعلیٰ اپنی کابینہ کی منظوری سے صوبائی سطح پر ایمرجنسی کا اعلان کرتے ہیں۔ امداد و بحالی اور معاوضہ کے نقطہ نظر کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ کسی علاقے کو آفات سے متاثر ہونے کا اعلان کرنا۔ پالیسی میں کسی علاقے کو 'آفات زدہ' قرار دینے کے لئے کوئی واضح معیار یا مخصوصیت موجود نہیں ہے۔ تاہم سرکاری طرز عمل کے مطابق عام طور پر اگر معاش کا 50 فیصد سے زیادہ نقصان ہوتا ہے تو ضلعی اور صوبائی حکام کسی علاقے کو 'آفات زدہ' کے قرار دے سکتے ہیں۔

ٹیبل 7: ایمرجنسی کا اعلان کرنے کا معیار

	آفت	ہنگامی صورتحال کا اعلان کرنے کیلئے بنیادی معیار	حمایتی عوامل
اے	سیلاب / اچانک سیلاب	ذراع معاش کا کم از کم 50 فیصد نقصان مثلاً کھڑی فصل تباہ، مویشیوں کا نقصان، دیگر ذراع معاش کے وسائل انسانی زندگیوں کا ضیاع بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان	سیاسی، سول سوسائٹی اور میڈیا یا دباؤ
بی	طوفان	ذراع معاش کا کم از کم 50 فیصد نقصان کشتیوں، جالوں اور دیگر ماہیگیری سامان کی تباہی کھڑی فصلوں کی تباہی مویشیوں کا نقصان انسانی زندگیوں کا ضیاع بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان	سیاسی، سول سوسائٹی اور میڈیا یا دباؤ
سی	خشک سالی	فصلوں ناکامی میویشیوں کے نقصانات خوراکی فصلوں کی ناکامی انسانی جانوں کا ضیاع	انسانوں اور مویشیوں کی ہجرت، سول سوسائٹی اور میڈیا یا دباؤ
ڈی	زلزلہ	ذراع معاش کا نقصان انسانی زندگیوں کا ضیاع بنیادی ڈھانچے کو نقصان	سیاسی، سول سوسائٹی اور میڈیا یا دباؤ
ای	جی ایل او ایف	ذراع معاش کا نقصان کھڑی فصلیں / میوں کے باغات مویشیوں کا نقصان خوراک کے ذخیروں کا نقصان انسانی جانوں کا ضیاع	بنیادی ڈھانچے، مواصلات کو نقصان وغیرہ، سیاسی، سول سوسائٹی اور میڈیا یا دباؤ
ایف	تودے گرنے	ذراع معاش کا نقصان کھڑی فصلیں / میواجات مویشیوں کا نقصان خوراک کے ذخیروں کا نقصان	املاک کا نقصان، انسانی جانوں کا ضیاع، گھروں، انفرا اسٹرکچر اور مواصلات کی تباہی وغیرہ، سیاسی، سول سوسائٹی اور میڈیا یا دباؤ
جی	تیز ہوائیں / طوفان	کھڑی فصلیں / میواجات کا نقصان	سیاسی، سول سوسائٹی اور میڈیا یا دباؤ

ماخذ: نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس پلان

9. ہنگامی صورتحال کی سطحیں

- **سطح-1:** مقامی ہنگامی صورتحال میں چھوٹے پیمانے پر شہری یا صنعتی آگ، سڑک کے ٹریفک / ٹرین حادثات، مٹی کے تودے گرنے، سیلاب، عمارت گرنے، نہر یا سب کینال کو شگاف، نچلے درجے کی وباء وغیرہ شامل ہیں۔ ان واقعات کو مقامی وسائل اور DDMA / ضلعی انتظامیہ کی جانب سے نمٹا جاسکتا ہے۔ اس سطح میں ضلع اپنی مرضی کے مطابق صورتحال کو خود ہی سنبھالنے کے قابل ہے۔ ہنگامی سطح-1 کا اعلان ضلعی ناظم / ڈی سی او نے کرنا ہے۔ لیول 1 ایمرجنسی کے دوران کردار اور ذمہ داریوں کی تفصیلات کے لئے نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس پلان 2010 دیکھیں۔
- **سطح-2:** اس صورتحال میں ضلع یا اضلاع ہنگامی صورتحال کو سنبھالنے سے قاصر ہوتا ہے۔ ضلعی انتظامیہ (DDMA) صوبائی حکومت سے PDMA کے ذریعے مدد کی درخواست کرتی ہے۔ صوبے کا چیف ایگزیکٹو اس کو ڈویژنل یا صوبائی ہنگامی سطح 2 قرار دے سکتا ہے۔ نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس پلان 2010 میں کارروائیوں اور ذمہ داریوں کو تفصیل سے دیا گیا ہے۔
- **سطح-3:** اس معاملے میں ہنگامی / تباہی کا واقعہ صوبائی / علاقائی حکومت کی صلاحیت سے بالاتر ہے اور صوبہ یا صوبوے وفاقی حکومت سے مداخلت کی درخواست کرتے ہیں۔ اسے قومی ایمرجنسی کہا جاتا ہے جسے کا اعلان وزیر اعظم پاکستان نے کرنا ہوتا ہے۔ اگر یہ وفاقی حکومت کے لئے بھی بہت زیادہ ہے تو امداد کے لئے ایک بین الاقوامی اپیل کی جاسکتی ہے۔ نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس پلان 2010 میں کارروائیوں اور ذمہ داریوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

شکل 13: صوبائی سطح پر ایمرجنسی ریسپانس مینجمنٹ کو آرڈینیشن

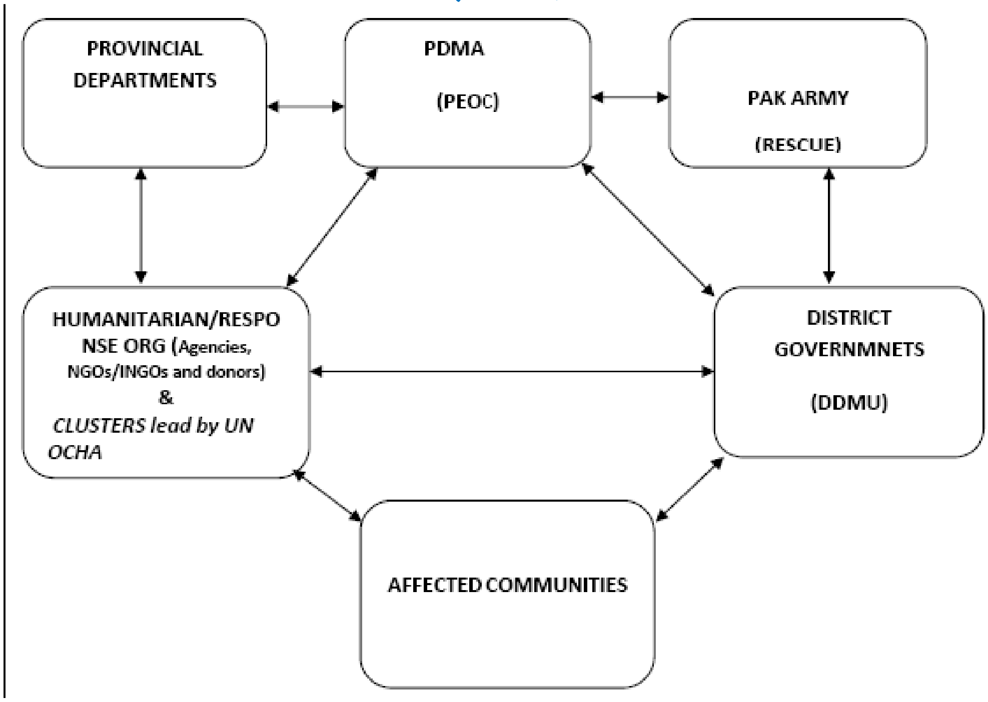

مزید اور پڑھنے کا حوالہ

- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی؛ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ پلان 2010
- کمیونٹی ایمرجنسی ریسپانس ٹیم بیسک ٹریننگ پارٹیسپینٹ مینوئل

تیار کیا گیا: نیشنل سی ای آر ٹی پروگرام فیڈرل ایمرجنسی مینیجمنٹ ایجنسی، ڈپارٹمنٹ آف ہوم لینڈ سیکیورٹی واشنگٹن، ڈی۔ سی 2011۔

یونٹ 4.2

نام:	**کمیونٹی کی تیاری پر توجہ کے ساتھ ہنگامی ردعمل کی اہمیت**
سیکھنے کا مقصد:	برادری کی سطح پر ہنگامی ردعمل کی اہمیت کو جاننا - کمیونٹی سطح پر مختلف ہنگامی ردعمل کی شروع کی جانے والی انتظامی سرگرمیوں کے بارے میں جاننے کیلئے - صوبے میں ہنگامی ردعمل کے انتظامی سرگرمیوں کے فروغ کیلئے پی ڈی ایم اے کے ترجیحاتی اقدامات کے متعلق واقفیت حاصل کرنا
ہینڈ آؤٹس:	پڑھنے کا مواد ہارڈ اور سوفٹ کاپی، پی پی سلائیڈز
تربیتی مواد:	ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹس، مارکرز، وائٹ بورڈ اور مارکرز
ٹریننگ کی صلاحیتیں:	لامحدود، باہمی مباحثے، مقامی تجربات سے سیکھنا، مشترکہ مشق، مشترکہ پریزینٹیشن، آڈیو وزیوئل ایڈز، اور سوال وجوابات

1. تعارف

ہنگامی صورتحال اور بحران کے دوران لوگوں کو انفرادی طور پر یا باضابطہ یا غیر رسمی گروہوں میں مدد دینے کا تصور نیا نہیں ہے۔ کسی بھی تباہ کن واقعے کے بعد کمیونٹی کے طرز عمل کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ کمیونٹیز بحرانوں کی صورتحال میں باہم مل کر کام کرنے والے افراد کو اور اگر وہ اس سانحے کے لئے تیار اور تربیت یافتہ ہوں تو اس واقعے کے منفی اثرات سے نمٹنے کا بہتر موقع ملتا ہے۔ مزید براں کہ یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر معاشرتی سطح کے ہنگامی ردعمل کے اقدامات زیادہ موثر طریقے سے کام کرتے ہیں، اگر وہ برادری کے مقامی سماجی اور سیاسی ڈھانچے اور دیگر موجودہ نچلی تنظیموں یعنی سی ایس اوز اور سی بی اوز کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔

قدرتی آفات، جیسے سیلاب، طوفان، زلزلے، اور خشک سالی یا پھر غیر قدرتی آفات جیسے دھماکے، ٹریفک حادثات، صنعتی اور گھریلو آگ کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کسی کمیونٹی کے کاموں میں خلل پیدا کرسکتے ہیں۔ منفی واقعات پیمانے اور شدت کی وجہ سے مقامی ردعمل کے وسائل، مواصلات، نقل وحمل اور افادیت کو سختی سے محدود کرنے یا ان کو مغلوب کرنے کی صلاحیت ہے۔ کسی بھی خراب صورتحال کے دوران اور اس کے بعد متاثرہ مواصلاتی انفراسٹرکچر جیسے سڑکیں، پل اور مواصلات متاثرہ علاقوں میں ہنگامی رسپانس ایجنسیوں کی رسائی کو محدود کرتے ہیں۔ اگرچہ ریاست یا حکومت کے پاس اپنے شہریوں کی جان، مال اور معاش کے تحفظ کی بنیادی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، تاہم، زیادہ تر اوقات میں سب سے آگے رہنے والی برادریوں کو اس کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کسی تباہی کے بعد محدود رسائی، نقل وحرکت اور معلومات یا اس واقعے کی رفتار اور اچانک پن کی وجہ سے کسی تباہی کے فوراً بعد ابتدائی مدت (عام طور پر 2-3 دن) متاثرہ طبقہ کو اپنے وسائل پر انحصار کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ لہٰذا کسی آفت کے وقت بیرونی امداد سے الگ تھلگ اور کٹ جانے سے کمیونٹیز اور لوگوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوسکتا ہے اگر وہ منظم اور تیار نہ ہوں۔

2. موثر جواب کے لئے کمیونٹی کی سطح کی تیاری

کمیونٹی کی تیاری کے اقدامات برادریوں کو کسی بھی تباہی کے دوران اور اس کے بعد ہونے والی متوقع رکاوٹوں اور ممکنہ خطرات کی تیاری اور اس کا جواب دینے کے قابل بناتے ہیں۔ انفرادی سطح پر شروع کرتے ہوئے ہم تباہی کے بعد ابتدائی نازک دور میں کیے جانے والے اقدامات کے بارے میں اپنے ہی خاندان کے افراد کو تیار اور تربیت دے سکتے ہیں۔ تاہم ایک معاشرے کے تمام گھرانے ایک ساتھ منظم یونٹ کی حیثیت سے کام کرنے کی تیاری کرسکتے ہیں اور مل کر کام کرنے کی تربیت کرسکتے ہیں، اس طرح کے مشترکہ اقدامات موثر طریقے سے چوٹوں، جانوں کے ضیاع اور املاک کے نقصانات کو کم کرسکتے ہیں۔ پیشہ ورانہ امداد پہنچنے سے پہلے، کمیونٹی سطح کی تیاری مقامی علم اور وسائل (مقامی نمائش کی حکمت عملی) کو بروئے کار لاتے ہوئے ان کی ہنگامی ضروریات کو کم کرکے کمیونٹی کا بیرونی امداد پر انحصار نمایاں طور پر کم کرسکتی ہے اور آفات کے اثرات کو نمایاں طور پر کم کرتے ہیں۔ برادری کی سطح پر تیاری کے اقدامات بہت سی شکلیں لے سکتے ہیں جن میں تیاریاں شامل ہیں:

- تلاش اور بچاؤ
- بنیادی آگ بجھانا اور روک تھام
- ہنگامی طبی امداد جس میں متاثرین کو ابتدائی طبی امداد اور جسمانی مدد بھی شامل ہے
- بڑے پیمانے پر حادثے کے انتظام میں معاونت کرنا
- متاثرین کی آمدورفت
- معاشرتی سطح پر تشخیصی سروے کی ضرورت
- مقامی صحت کی سہولت کی تیاری
- کمیونٹی انخلا
- کھانے، پانی اور خوردونوش کی اشیاء کی فراہمی

- عارضی پناہ گاہ کی دستیابی
- تباہی کے بعد اہم سہولیات کی ہنگامی مرمت یعنی پل، سڑکیں اور ٹیلیفون
- حفاظتی اقدامات، کھوئے ہوئے ممبران کی کھوج اور خاندان کو دوبارہ ملانا

تیاری کے اقدامات کی مکمل فہرست کو دیکھتے ہوئے جو کیمونٹی کی سطح پر درکار ہو سکتی ہے، موثر جواب کے لئے جامع تیاری، منصوبہ بندی اور ہم آہنگی کی ضرورت ہے۔ لہذا، تباہی کے بعد کی مدت کی فوری تربیت اور صلاحیتوں میں اضافے کے لئے ضروری ہنگامی ردعمل کے مؤثر طریقے سے انجام دینے کے لئے کیمونٹیز کو تیار کرنا ضروری ہے۔ تربیت یافتہ اور سہولیات سے بھرپور کیمونٹی کے رضاکار گروپس اور تنظیموں کے ممبران ایک اہم وسائل کے طور پر کام کر سکتے ہیں جو قابل ذکر ہنگامی ردعمل کے کاموں کو انجام دینے کے قابل (تمام یا کچھ) ہوتے ہیں۔

3. برادری کی سطح کی تیاری کی ذمہ داری

اگرچہ، آفات اور بحرانوں کی صورت میں اپنے شہریوں کی جان، جائیداد اور معاش کے تحفظ کی بنیادی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے، لیکن کسی بھی تباہ کن واقعے میں سب سے آگے رہنے والے افراد اور برادریوں کو یہ احساس کرنا ہوگا کہ **"پہلی اور کیمونٹی سطح پر ہنگامی ردعمل کی تیاری کی سب سے بڑی ذمہ داری کیمونٹی کے تمام ممبروں پر عائد ہوتی ہے"**۔ برادری کی ذمہ داریوں میں کیمونٹی میں ممکنہ خطرات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا، برادری کے ہنگامی ردعمل کی منصوبہ بندی کرنا، برادری کے لئے مخصوص خطرات سے متعلق حفاظتی اقدامات کا آغاز، متعلقہ ردعمل کی مہارت حاصل کرنا، مقامی وسائل کی دستیابی، اور معاشرے میں معلوم تمام امکانی خطرات کو کم کرنا شامل ہیں۔

جامع ترقیاتی حکمت عملیوں اور تباہی کے خطرے سے متعلق انتظام کے منصوبوں کو بنانے کے لئے کیمونٹیز کو شامل کرنے کی ضرورت عالمی فریم ورک سے ظاہر ہوتی ہے یعنی ڈیزاسٹر رسک کو کم کرنے اور پائیدار ترقیاتی اہداف کے لئے سینڈائی فریم ورک۔ اسی طرح کیمونٹیز کو شامل کرنے کی اہمیت اور ضرورت کو نیشنل ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ فریم ورک 2007 اور نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس پلان 2010 میں شامل کیا گیا ہے۔ لہذا کیمونٹی کی سطح پر ہنگامی ردعمل کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیمونٹیز کو ہنگامی ردعمل کی منصوبہ بندی کے عمل اور حکومت کی تمام ردعمل کی سرگرمیوں میں کیمونٹی کے انسانی اور مادی وسائل کو بھی شامل کرنا ضروری ہے۔ مزید برآں تباہی کے بعد کی صورتحال میں بروقت، قابل اعتماد، اور قابل عمل معلومات تک رسائی حاصل کرنے کے لئے حکومت کو ایسے رضاکارانہ پروگراموں کے لئے مطلوبہ معلومات، تربیت اور وسائل دستیاب کرکے کیمونٹی پر مبنی ہنگامی ردعمل کے اقدامات کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرنا چاہیئے۔

اس کے علاوہ، عالمی ترقی اور تباہی کے خطرے میں کمی کے فریم ورک کے ذریعے پیش کردہ ترقیاتی مقاصد کے حصول کے سلسلے میں بہت ساری این جی اوز، انٹرنیشنل این جی اوز، اقوام متحدہ اور دوطرفہ تعلقات بھی پورے پاکستان میں اس خاص موضوع کی ترویج میں شامل ہیں۔

4۔ ہنگامی رسپانس کی اہمیت

تیاری کے اقدامات کے ذریعے حاصل کردہ علم اور صلاحیتوں سے کسی بھی منفی واقعے سے نمٹنے کیلئے دفاعی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہذا جو کیمونٹیز بحرانوں کی صورتحال میں باہم مل کر کام کرتی ہیں ان کا ایسے واقعات کے منفی اثرات سے نمٹنے کا بہتر موقعہ ہوتا ہے اور وہ زیادہ موثر کارکردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ ہنگامی ردعمل کی مہارت کو سیکھنے اور کسی تباہی کے بعد سے نمٹنے کے لئے منصوبہ بندی کرنے سے افراد اور کیمونٹیز نظام کا ایک اہم جزو بننے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ جب تک پیشہ ورانہ مدد نہیں پہنچتی اس وقت تک مقامی علم اور وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے بحران سے نمٹنے کے لئے معاشرتی سطح کی تیاری ان کی ہنگامی ضروریات کو کم سے کم کرکے اور آفات کے اثرات کو نمایاں طور پر کم کرکے کیمونٹی کے بیرونی امداد پر انحصار کو نمایاں طور پر کم کرتی ہے۔ تیاری کے ذریعے بروقت اور موثر ہنگامی ردعمل کی اہمیت یہ بھی ہے کہ خاندان کے افراد اور کیمونٹی کے ساتھیوں کی قیمتی جانیں بچائیں۔

4.1- بنیادی فائر فائٹنگ اور آگ سے بچاؤ

ہم نے دیکھا ہے کہ گھریلو آتشزدگی کمیونٹیز میں زخمی اور اموات کی سب سے اہم وجوہات میں سے ایک ہے اور آگ کے نتیجے میں اکثر طور پر کافی معاشی نقصان ہوتا ہے۔ یہ بات مشہور ہے کہ آگ سے بچاؤ اور حفاظت کے بارے میں علم اور تربیت آگ سے متعلقہ انسانی اور مادی نقصانات کو کم کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ثابت ہوسکتی ہے۔ لہٰذا، کمیونٹی کے تمام افراد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس حساس موضوع سے اپنے آپ کو واقف کریں۔

4.2- فرسٹ ایڈ میڈیکل فرسٹ رسپانس

فرسٹ ایڈ ابتدائی فوری طور پر امداد یا علاج ہے جو کسی ایسے شخص کو دیا جاتا ہے جو ایمبولینس، ڈاکٹر یا دوسرے مناسب اہل فرد کی آمد سے قبل زخمی ہو یا اچانک بیمار ہو گیا ہو۔ تباہی کا نشانہ بننے والے افراد کی بقا کا اثر بڑے پیمانے پر متاثرہ افراد کو پہنچنے والی چوٹوں، درجہ حرارت، ماحول اور پانی اور ہوا کی دستیابی پر ہوتا ہے۔ مختلف مطالعات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ کسی آفت سے متاثرہ افراد کی اکثریت بروقت علاج نہ ملنے کی صورت میں عام طور پر پہلے 72 گھنٹوں کے اندر ختم ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے میں "سنہری گھنٹہ" ایک مشہور اصطلاح ہے جو ہسپتال کے عملے اور ہنگامی طبی خدمات (ای ایم ایس) فراہم کرنے والے استعمال کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی زخمی مریض کی قطعی دیکھ بھال کے لئے چوٹ کے وقت سے 60 منٹ (ایک گھنٹہ) کا وقت ہوتا ہے، جس کے بعد عارضہ اور اموات کے امکانات میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے۔ اس اصطلاح کو "گولڈن آور" عام طور پر بالٹیمور کے ٹراما انسٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹر آر ایڈمز کاویلی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ 1975 میں اپنے ایک مضمون میں انہوں نے بیان کیا "چوٹ کے بعد پہلا گھنٹہ شدید طور پر زخمی ہونے والے شخص کی بقا کے امکانات کا تعین کرے گا"۔ اس سے تباہی / ہنگامی متاثرین کی دیکھ بھال کے بارے میں مناسب ہسپتال سے پہلے کا علم سیکھنے کے ذریعے برادریوں کے بروقت اور مربوط جواب کی اہمیت کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

4.3- تلاش اور بچاؤ

کمیونٹی کی سطح پر تلاش اور بچاؤ کا مطلب ہے کہ کمیونٹی کے ساتھی ارکان جو تباہی سے متاثر ہوئے ہیں انہیں تلاش کر کے ان کی مدد کی جائے۔ ہلکی تلاش اور امدادی کارروائیوں کے اہداف یہ ہیں کہ کسی ہنگامی صورتحال کے دوران اور اس کے بعد کم سے کم وقت میں لوگوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو بچایا جائے۔ چلتے ہوئے زخمی اور ہلکے سے زخمی ہونے والے زندہ بچ جانے والوں کو پہلے باہر نکالنے کے لئے اور اگلے ہلکے پھلکے پھنسے ہوئے بچ جانے والوں کو بچائیں۔ ایسا کرتے ہوئے ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا ہو گا کہ بچانے والے کی حفاظت ترجیح نمبر 1 ہے۔

4.4- ابتدائی انتباہ

کسی تباہ کن واقعہ کا فوری انتباہ ایمرجنسی رسپانس انتظام کا ایک اہم اور بنیادی پہلو ہے۔ پاکستان میں ابتدائی انتباہی نظام بنیادی طور پر ہائیڈرو میٹرولوجیکل خطرات کی فراہمی کرتا ہے یعنی بنیادی طور پر سیلاب لیکن خشک سالی کے حالات کی بھی نگرانی کی جاتی ہے۔ پاکستان کا محکمہ موسمیات (پی ایم ڈی) ایک اہم سرکاری ادارہ ہے جو قدرتی خطرات کا پتہ لگانے کا ذمہ دار ہے اور ابتدائی انتباہی معلومات کو مختلف طریقے کاروں کے ذریعے سب تک پھیلاتا ہے۔ پی ایم ڈی ڈیپارٹمنٹ قومی اور صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے ساتھ اچھی طرح سے جڑا ہوا ہے۔ اس نے صوبائی اور ضلعی سطح کے ارلی وارننگ سسٹم نیٹ ورک کو بھی اور جب بھی ضرورت پڑا ارلی وارننگ سسٹم پھیلانے کے لئے وقف کیا ہے۔ حکومت کی جانب سے ریڈیو براڈکاسٹ، ٹی وی ایمرجنسی بلیٹن اور نیا ایس ایم ایس / میسیجنگ سروس کے ذریعے کمیونٹی کی سطح پر یہ معلومات پہنچائی جاتی ہیں۔ تاہم، مقامی ہنگامی صورتحال کے لئے یہ کمیونٹی کی ذمہ داری ہے کہ وہ آلہ کار بنائے اور اس طرح کی پیش کش / ابتدائی انتباہی طریقہ کار کو رکھے جو مقامی ضروریات کے لئے موزوں ہے۔

4.5- ہنگامی انخلا

زندگی کو بچانے کے احتیاطی اقدام کے طور پر لوگوں کو خطرناک / خطرے سے دوچار عمارت، علاقوں یا علاقے سے عارضی لیکن جلد ہٹانے / منتقل کرنا انخلاء کہلاتا ہے۔ تاہم آفات کی شدت پر انحصار کرتا ہے، انخلا کا عمل کچھ دن سے مہینوں تک مختلف ہو سکتا ہے۔ اگر یہ مستقل ہو جاتا ہے تو، ہم اسے مقام نو کہتے ہیں۔ معاشرتی سطح پر انخلاء کی منصوبہ بندی کی جانی چاہئے اور امن کے وقت کے دوران مشقوں کے ذریعے پہلے سے اچھی طرح سے مشق کی جانی چاہئے۔ انخلا کے دوران پیشرفت، وقت اور ہم آہنگی، مخصوص گروپوں کی ضروریات اور عارضی پناہ گاہوں میں لوگوں کی حفاظت کے پہلو بہت اہم ہیں۔

5. صوبے میں کمیونٹی سطح پر ایمرجنسی رسپانس مینجمنٹ کو فروغ دینے کے لئے پی ڈی ایم اے سندھ کا ترجیحی ایکشن پلان

کمیونٹی کی سطح پر ہنگامی رسپانس مینجمنٹ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، PDMA رضاکاروں کی کیمونٹی / گاؤں کی سطح پر چھوٹی ٹیمیں منظم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جو مقامی سطح کے خطرے اور خطرے کی تشخیص، آفات / ہنگامی ردعمل کی منصوبہ بندی، ہلکی تلاش اور بچاؤ پر عملدرآمد، بنیادی آگ بجھانے کے قابل ہوں۔ اور متاثرین کی روک تھام اور ہنگامی طبی امداد (ابتدائی طبی امداد) کریں۔

اس پروگرام کے ذریعے پہلے مرحلے کے دوران جس میں سے آپ حصہ ہیں، کل 200 صوبائی اور ضلعی عہدیداروں کو پروگرام کے دوسرے اور تیسرے مرحلے کے انتظام اور ان پر عملدرآمد کے لئے تربیت دی جائے گی۔ پہلے مرحلے کا مقصد سرکاری افسران (کراچی، سجاول، بدین، تھرپارکر، لاڑکانہ، اور خیر پور ضلع سے) کو سی بی ڈی آر ایم تصور، اس کی اہمیت اور مطلب کے بارے میں واقفیت فراہم کرنا ہے۔ دوسرے مرحلے میں کیمونٹی رضاکاروں کے لئے 150-200 ماسٹر ٹرینرز کی تربیت شامل ہے۔ جبکہ تیسرا اور آخری مرحلہ منتخب ترجیحی اضلاع سے کم از کم ایک ہزار کیمونٹی رضاکاروں کو تربیت دے گا، جس میں دو مرحلے کے دوران ماسٹر ٹرینرز کو استعمال کیا گیا ہے، اس کے علاوہ تربیت یافتہ ہر کیمونٹی ٹیم کو معیاری تربیت والے ٹول کٹ بھی مہیا کیے جائیں گے۔ معاشرتی تربیت میں بنیادی ہنروں کا احاطہ کیا جائے گا جو کسی آفات کی صورتحال میں جاننا ضروری ہیں، خاص طور پر جب ہنگامی خدمات دستیاب نہیں ہوں۔ تربیت میں مقامی سطح کے خطرے اور خطرے کی تشخیص، آفات / ہنگامی ردعمل کی منصوبہ بندی، لائٹ سرچ اینڈ ریسکیو پر عملدرآمد، فائر فائٹنگ اور روک تھام اور متاثرین کی ہنگامی طبی امداد (ابتدائی طبی امداد) شامل ہوں گے۔

ایک طرف، یہ پروگرام ضلعی اور صوبائی عہدیداروں کو بطور قائدین تیار کرے گا، جس میں کمیونٹیز کو شامل کرکے ہنگامی اور تباہی کے ردعمل کے منصوبوں کو کامیابی کے ساتھ تیار، جانچنا اور بہتر بنانا، چلانے کے معیاری طریقہ کار (ایس او پیز) کو اپ ڈیٹ کیا جا سکے، متعلقہ اضلاع میں لوگوں کے تحفظ، انفرا اسٹرکچر، املاک اور ماحولیات کو بچانے کیلئے تمام خدمات، محکموں اور کمیونٹیز کی مناسب مہارت حاصل کرنے اور تیاری کو یقینی بنانے کیلئے تربیت جاری رکھے گی کہ وہ خود کو مدد فراہم کریں اور کسی ہنگامی صورتحال یا آفت کی صورت میں تباہی کے منفی اثرات کو کم کرنے کے لئے دوسروں کی مدد کریں۔ یہ توقع کی جارہی ہے کہ تربیت یافتہ صوبائی اور ضلعی افسران کی رہنمائی اور پی ڈی ایم اے سندھ کی سرپرستی میں یہ کمیونٹی ٹیمیں خود کو اور دوسروں کو آفات سے ہونے والے منفی اثرات سے بچانے کے لئے اپنی تربیت اور صلاحیت پیدا کرنے کی سرگرمیاں جاری رکھیں گی۔

حوالہ اور مزید پڑھنا

- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی؛ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ پلان 2010
- کمیونٹی ایمرجنسی ریسپانس ٹیم بیسک ٹریننگ پارٹیسپینٹ مینوئل
  تیار کیا گیا: نیشنل سی ای آرٹی پروگرام فیڈرل ایمرجنسی مینیجمنٹ ایجنسی، ڈپارٹمنٹ آف ہوم لینڈ سیکورٹی واشنگٹن، ڈی۔ سی 2011۔
- انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ برائے ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کے ذریعے "ارلی وارننگ اینڈ ارلی وارننگ سسٹم" پر شائع ہونے والا مضمون۔
- ابتدائی انتباہ- تصور سے عمل تک، یو این / آئی ایس ڈی آر، ڈی کے کے وی۔ 2006

یونٹ 4.3

نام:	ڈزاسٹر رسک رڈکشن کمیٹیاں قائم کرنا اور ان کے کردار اور ذمے داریاں تفویض کرنا
سیکھنے کا مقصد:	- گاؤں اور یونین کونسل سطح پر ڈی آر آر کمیٹیز کے قیام کے عمل کو جاننے کے لئے ڈزاسٹر رسک رڈکشن اور ایمرجنسی ریسپانس لیول میں ڈی آر آر کمیٹیز کے کرداروں اور ذمے داریوں کو سمجھنے کیلیے
ہینڈ آؤٹس:	پڑھنے کا مواد ہارڈ اور سوفٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
تربیتی سامان:	ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹس، مارکرز، وائٹ بورڈ اور مارکرز
تربیت کی تراکیب:	مشترکہ مشق، مشترکہ پرزنٹیشن، باہمی گفتگو اور تجربے سے سیکھنا

1. تعارف

یونین کونسلیں حکومتی ڈھانچے میں سب سے نچلے درجے پر ہوتی ہیں، گاؤں اور وارڈ کی سطح کے منتخب نمائندے ان اداروں کا حصہ بنتے ہیں۔ ان اداروں کا مقامی ترقیاتی کاموں کے لئے وسائل مختص کرنے میں اہم کردار ہے۔ یونین کونسز زل آفات سے متاثرہ علاقے میں امدادی تقسیم میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ متعدد دیہات ایک ہی UC کے تحت آتے ہیں اور یہ تعداد مختلف ہوسکتی ہے۔ اس کی سفارش کی جاتی ہے کہ یوسی اور دیہاتی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹیاں ہوں۔ یوسی ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹیاں ضلعوں اور تحصیل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی / کمیٹیوں میں دیہات اور برادریوں کے مطالبات کی حمایت میں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں اور حقیقت پسندانہ خطرے کی تشخیص، ڈی آر آر منصوبہ بندی اور موثر جواب کے لئے گاؤں کی سطح پر کمیٹیوں کو دیہاتوں اور برادریوں کے مطالبات کی وکالت کرنے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

2. کمیونٹی کی سطح پر DRR کمیٹیاں قائم کرنا

مقامی سطح پر آفات کے خدشات سے نمٹنے کے انتظامات کی سرگرمیوں کا تصور، ڈیزائن، منصوبہ بندی اور نفاذ کے لئے کمیونٹی کی فعال شرکت کا مطالبہ کرتی ہے۔ کمیونٹی کی شرکت کو یقینی بنانے کے لئے بہترین انتخاب یہ ہے کہ وہ گاؤں اور یونین کونسل کی سطح پر DRR کمیٹیاں اور ذیلی کمیٹیاں قائم کریں، ان کو منظم کیا جاسکے اور ان کی صلاحیتوں کو بہتر بنایا جاسکے تاکہ وہ بہتر دفاعی صلاحیت کے ساتھ آفت کا مقابلہ کرسکیں۔

مثال کے طور پر گاؤں کی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹی کی ذیلی کمیٹیوں کی بہت سی شکلیں ہوسکتی ہیں۔ فرسٹ ایڈ سب کمیٹی، سرچ اینڈ ریسکیو سب کمیٹی، فوری انتباہ کرنے والی سب کمیٹی، شیلٹر مینجمنٹ سب کمیٹی، انخلاء سب کمیٹی، پروٹیکشن سب کمیٹی وغیرہ اسی طرح یونین کونسل آف ڈیزاسٹر مینجمنٹ میں سب کمیٹیاں تشکیل دی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر؛ نگرانی اور انخلاء سب کمیٹی، رابطہ سب کمیٹی، صلاحیت سازی سب کمیٹی، کوآرڈینیشن سب کمیٹی اور فنڈ اکٹھا کرنے والی ذیلی کمیٹی وغیرہ۔

3۔ وی ڈی ایم سی اور یوسی ڈی ایم سی کے ممکنہ ممبران

VDMC کے لئے ممبروں کا انتخاب گاؤں سے دوسرے گاؤں اور CBDRM کے ڈیزائن کردہ پروجیکٹ کی ضرورت کے مطابق مختلف ہوسکتا ہے۔ تاہم وی ڈی ایم سی کے تجویز کردہ / ممکنہ ممبران لمبردار، مقامی اسکول ٹیچر، امام مسجد، لیڈی ہیلتھ ورکر، لیڈی اور یوتھ مشیران، کسان نمائندہ، خواتین، اقلیتوں اور معذور افراد کے نمائندے وغیرہ ہوسکتے ہیں، اسی طرح یوسی ڈی ایم سی کے لئے ممکنہ ممبران یونین کونسل سیکریٹری ہوسکتے ہیں، ہر وی ڈی ایم سی میں سے کم سے کم ایک سے دو خواتین نمائندوں، مقامی حکومت کے عہدیداروں، انچارج میڈیکل آفیسر، بی ایچ یو / ڈسپنسری، ہائی اسکول / مڈل اسکول کا نمائندہ، سول سوسائٹی کا نمائندہ ہر ایک کے دو سے چار ممبران ہوسکتے ہیں۔ تنظیمی اور مذہبی رہنما وغیرہ۔ ممبران کو ضرورت کے مطابق مزید شامل اور کم کیا جاسکتا ہے۔

4. وی ڈی ایم سی کے کردار اور ذمہ داریاں تفویض کرنا

وی ڈی ایم سی کے ممکنہ کردار اور ذمہ داریاں مندرجہ ذیل ہوسکتی ہیں۔

- گاؤں کی شراکتی خطرے کی تشخیص کرنا اور وقتاً فوقتاً اس کو اپڈیٹ کرنا خصوصاً کسی نمایاں آفت کے بعد۔
- مستقبل کی منصوبہ بندی اور منصوبے کے نفاذ کے لئے گاؤں کی سطح پر تباہی کے خطرے سے نمٹنے کے منصوبے تیار کرنا
- جاری منصوبے کی نگرانی کرنا اور انسانی وسائل کی فراہمی کرنا
- دیگر کمیونٹی ممبروں کے ساتھ مل کر مشقوں کا اہتمام کرنا
- سی بی ڈی آر ایم سے متعلق تمام منصوبوں کا ریکارڈ برقرار رکھنا

5. UCDMCs کے کردار اور ذمہ داریاں تفویض کرنا

یوسی ڈی ایم سی کے ممکنہ کردار اور ذمہ داریاں مندرجہ ذیل ہو سکتی ہیں۔

- یونین کونسل کی سطح پر شراکتی خطرے کی تشخیص کا انعقاد کرنا اور ایسا کرتے وقت وی ڈی ایم سی کے ذریعے جمع کردہ تشخیصی اعداد و شمار کا بھی سہارا لے سکتے ہیں۔
- ڈیزاسٹر مینجمنٹ میں شامل تمام مقامی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ روابط قائم رکھنا بشمول سرکاری، غیر سرکاری تنظیموں اور وی ڈی ایم سی۔
- مالی تجویز تیار کرنا اور منصوبے پر عمل درآمد کیلئے مالی اور تکنیکی وسائل کو متحرک کرنا
- VDMCs اور UCDMCs ممبران اور کمیونٹی رضاکاروں کے لئے بنیادی، ٹریننگ اور ٹریبز اور تازہ کورسز کا اہتمام کرنا
- باقاعدہ اجلاسوں کا انعقاد اور مقامی حکومت اور دیگر اہم اسٹیک ہولڈرز اور متعلقہ وی ڈی ایم سی کے مابین ملاقاتوں کے منٹس جاری کرنا۔
- ہنگامی رسپانس کٹس کا ذخیرہ برقرار رکھنا اور مطلوبہ آلات کی فراہمی کے ذریعے اپ ڈیٹ کرنا۔
- مقامی حکومت، وی ڈی ایم سی اور سی ایس اوز کے ساتھ مشقیں کروانا

حوالہ جات

- ایشیائی آفات سے متعلق تیاری کا مرکز تھائی لینڈ (2011)؛ "کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک رڈکشن" کے بارے میں شریک افراد کی کتاب www.adpc.net پر دستیاب ہے
- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اسلام آباد پاکستان (2019)؛ CBDRM ٹریننگ ٹول کٹ http://www.ndma.gov.pk/publications/Participants'%20Workbook%20-%20Urc.pdf۔ پر دستیاب ہے
- ورلڈ فوڈ پروگرام اسلام آباد پاکستان (2011)؛ "کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ" کے بارے میں تربیتی کتاب۔
- صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی خیبر پختونخوا (2014-15)؛ "کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ" کے بارے میں شرکاء کی ورک بک۔
- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اسلام آباد پاکستان (2012)؛ این ڈی ایم پی پی جلد-III کے تحت شائع کردہ "کمیونٹی پر مبنی ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کے بارے میں انسٹرکٹر کی رہنما خطوط"۔

یونٹ 4.4

نام:	مخصوص خطرہ میں مبتلا کمیونٹی پر مبنی ابتدائی انتباہی نظام اور طریقہ کار
سیکھنے کا مقصد:	پاکستان میں فوری انتباہی نظام کے متعلق جاننے کیلئے اور مختلف آفات کیلئے مقامی سطح کے فوری انتباہی سسٹم اور طریقے کار کو سیکھیں
ہینڈ آؤٹس:	پڑھنے کا مواد ہارڈ اور سوفٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
تربیتی مواد:	ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹس، مارکرز، وائٹ بورڈ اور مارکرز
تربیت کی تراکیب:	پی پی ٹی سلائیڈز، باہمی گفتگو، مقامی تجربات سے سیکھنا، سیشن کے اختتام پر سوال وجوابات سے تعاقب کرنا

1. ابتدائی انتباہ اور ابتدائی انتباہی نظام

ابتدائی انتباہ کھوج نظام کا ایک اہم اور بنیادی پہلو تباہ کن واقعہ کا فوری انتباہ ہے۔ واقعہ سے قبل لوگوں اور کمیونٹیز کو متنبہ کرنے کا طریقہ ارلی وارننگ سسٹم (ای ڈبلیو ایس) کہلاتا ہے۔ متوقع خطرات کے اعداد و شمار کو منظم طریقے سے اکٹھا کرنا، اس کا تجزیہ اور / یا سفارشات کی تشکیل، معلومات کا تبادلا، چاہے وہ قابلیت پسند، مقداری یا دونوں کا امتزاج ہو ، کو ای ڈبلیو ایس کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔

2۔ پاکستان میں سیلاب کی فوری وارننگ

پاکستان کا محکمہ موسمیات (پی ایم ڈی) ایک اہم سرکاری ادارہ ہے جو قدرتی خطرات کا پتہ لگانے کا ذمہ ہے اور ابتدائی انتباہی معلومات کو مختلف طریقے کاروں کے ذریعہ سب تک پھیلاتا ہے۔ پی ایم ڈی مون سون کے دوران معلومات اور سیلاب کا فوری انتباہ فراہم کرتا ہے۔ یہ معلومات عام طور پر ہر سال 15 جون سے 30 ستمبر تک پی ایم ڈی کے ذریعے وفاقی اور تمام صوبائی حکومتوں کے ساتھ شیئر کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ پی ایم ڈی، این ڈی ایم اے، پی ڈی ایم اے اور تمام متعلقہ وفاقی / صوبائی محکموں کے ساتھ بھی معلومات کا اشتراک کرتا ہے۔ پی ایم ڈی قومی اور صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے ساتھ اچھی طرح سے جڑا ہوا ہے۔ اس نے صوبائی اور ضلعی سطح کے EWS نیٹ ورک کو بھی ارلی وارننگ سسٹم پھیلانے کے لئے وقف کیا ہے۔ سب سے بڑا صوبائی انتباہی مرکز فلڈ وارننگ سینٹر لاہور ہے۔ یہ پی ایم ڈی اور فیڈرل فلڈ کمیشن کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ مرکز پاکستان محکمہ موسمیات، فیڈرل فلڈ کمیشن، صوبائی محکمہ آبپاشی اور میڈیا کو جلد انتباہ جاری کرتا ہے۔ مرکز الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے براہ راست انتباہ بھی جاری کرتا ہے۔

3۔ پاکستان میں خشک سالی کی وارننگ

پی ایم ڈی نے پاکستان میں 2001-1999 کے دوران بدترین خشک سالی کے بعد 05-2004 میں قومی خشک سالی / ماحولیاتی نگرانی اور ارلی وارننگ سینٹر (این ڈی ایم سی) کے قیام کے لئے پہل کی۔ مرکز کا بنیادی مقصد ملک میں خشک سالی کی صورتحال کی نگرانی کرنا اور وقت سے پہلے معلومات کا اجرا کرنا ہے۔ اس کا قومی مرکز اسلام آباد میں ہے جبکہ چار علاقائی قحط نگرانی مراکز (آر ڈی ایم سی) لاہور، کراچی، پشاور اور کوئٹہ میں ہیں۔ یہ چار RDMC ان علاقوں میں شامل ہیں جو ان کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔ یہ مراکز ملک میں ہر ممکنہ وسائل سے خشک سالی سے متعلق اعداد و شمار کی نگرانی، جمع کرنے، استحکام اور تجزیہ کے ایک مرکز کے طور پر کام کرتے ہیں۔

اس نیٹ ورک کو مضبوط بنانے کے لئے مختلف خطوں خصوصا ملک کے قحط سالی سے متاثرہ علاقوں میں 50 خودکار موسمیاتی اسٹیشن (اے ڈبلیو ایس) لگائے گئے ہیں۔ گیارہ موسمیاتی پیرامیٹرز (ہوا کا درجہ حرارت، نمی، ہوا کی رفتار، ہوا کی سمت، اوس نقطہ، بحری سطحی دباؤ، اسٹیشن لیول دباؤ، شمسی توانائی سے روشنی، معیاری گہرائی میں مٹی کی نمی (5،10،20،50،100) کے اعداد و شمار اور برف کی سطح ہر تین گھنٹے میں سیٹلائٹ اور جی پی آر ایس ٹیکنالوجی کے ذریعے پھیلائے جاتے ہیں۔ معلومات کو پندرہ روزہ اور سہ ماہی اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے۔ این ڈی ایم سی نے خشک سالی کی صورتحال کی نگرانی کے لئے چاروں صوبوں میں اضلاع کی سطح پر 335 آرڈنری رین گیجز بھی لگائے ہیں جیسا کہ ذیل کے اعداد و شمار میں دکھایا گیا ہے:

شکل 14: اضلاع کی سطح پر بارش کی پیمائش

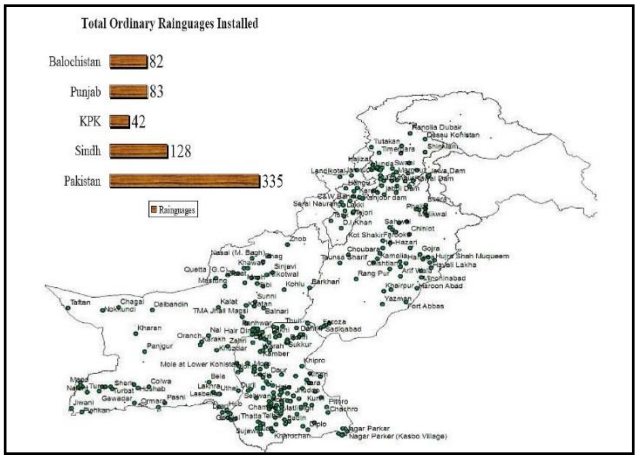

ماخذ: پی ایم ڈی پاکستان

اس کے علاوہ، سپارکو (SUPARCO) کیچ بائرم انڈیکس کے استعمال کے ذریعے فصلوں کی ماہانہ صورتحال کی تازہ رپورٹ جاری کرتا ہے[4] اور ڈبلیو ایف پی ماہانہ مارکیٹ کی قیمتوں کے بارے میں بلیٹن اور سہ ماہی فوڈ سیکیورٹی اپڈیٹ پھیلاتا ہے۔

4. ارلی وارننگ سسٹم کا مقصد

- خطرات سے دوچار افراد اور کمیونٹیز کو بااختیار بنائیں کہ وہ بروقت مناسب انداز میں عمل کریں
- منظم طریقے سے ڈیٹا اکٹھا کرنا اور خطرے کی تشخیص کرنا۔
- خطرات کی نگرانی اور ابتدائی انتباہی خدمات کی ترقی؛
- خطرے سے متعلق معلومات اور فوری انتباہات پہنچانا؛
- کمیونٹی ردعمل کی صلاحیتوں کو بڑھانا۔

5. کمیونٹی پر مبنی ارلی وارننگ سسٹم (سیلاب، طوفان اور خشک سالی)

مقامی سطح کے انتباہی نظام کی منصوبہ بندی کو برادریوں کے ذریعے مستحکم اور منظم کیا جاتا ہے۔ وہ مقامی طور پر معاشرے کی پیش گوئی کے لئے انجینئر ہیں تا کہ وہ مناسب وقت اور مناسب انداز میں ممکنہ طور پر زخمیوں، جانوں کا ضیاع، املاک اور ماحولیات کی تباہی اور ذرائع معاش کے نقصان کو کم کرتے ہیں۔ یہ نظام متاثرہ کمیونٹیز اور افراد کو بااختیار بنانے کیلئے "لوگوں پر مرکوز" کے نقطہ نظر پر مبنی ہے کہ وہ ممکنہ اقدام لیتے ہوئے اپنی اور اپنے رشتے داروں کی جانیں بہتر طریقے سے بچاسکیں۔ کمیونٹی بیسڈ ارلی وارننگ سسٹم کسی بھی واقعے کے تباہ کن اثرات کے خلاف کمیونٹی کو بہتر طریقے سے تیار کرنے اور انہیں مضبوط بناکر معاشی نقصانات کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ ایک موثر سی بی ای ڈبلیو ایس کے لئے بنیادی ضرورت ناگزیر واقعے کے بارے میں معلومات اور اشارہ کرنے والے ذرائع، انتباہات اور خبردار کرنے کا وسیلہ ہے اور ناگزیر خطرے کی صورت میں شروع ہونے والے اقدامات پر افہام و تفہیم ہیں۔

5.1- کمیونٹی پر مبنی ارلی وارننگ سسٹم کمیٹی کی تشکیل

کمیونٹیز کو اچھی طرح سے تیار رہنا چاہئے اور علاقے میں سرکاری محکموں، سی بی اوز، سی ایس اوز اور این جی اوز کی مدد سے خشک سالی / سیلاب کے لئے ایک کمیٹی (ارلی وارننگ سسٹم کمیٹی) نامزد کرنی چاہئے۔ کمیٹی کو خشک سالی / سیلاب کے خطرات کی نگرانی اور معلومات کے پھیلاؤ، انتباہ / پیش گوئی کے لئے اختیار دینا چاہئے۔ نامزدگی کے بعد کمیٹی اپنے ممبران اور ذیلی گروپوں کو ابتدائی اور ثانوی کردار اور ذمے داریاں تفویض کرسکتی ہے۔ کمیٹی کے ممبروں کو مناسب طریقے سے تربیت دی جانی چاہئے، اس میں شامل اسٹیک ہولڈرز کے بارے میں مطلوبہ معلومات اور آگاہی ہونی چاہئے کہ معتبر معلومات کے ذرائع اور آئندہ خطرات سے متعلق بروقت معلومات کو کس طرح پھیلانا ہے۔

5.2- کمیونٹی بیسڈ ارلی وارننگ سسٹم- آپریشن

کمیٹی کے ممبروں کو مناسب تربیت دی جائے اور متعلقہ ضلعی سطح کے محکمے یعنی ڈی ڈی ایم اے، بلدیاتی حکومت، زراعت اور آبپاشی کے محکموں سے منسلک کیا جائے۔ عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ قومی اور صوبائی ذرائع سے خشک سالی اور سیلاب ارلی وارننگ سسٹم کی معلومات کو پھیلانے کے لئے مختلف تکنیکی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ ان تکنیکی اصطلاحات کا مفہوم جاننا اور آسان اور صارف دوست اصطلاحات کا استعمال کرتے ہوئے ان معلومات کو مقامی زبان میں منتقل کرنا ضروری ہے جس کو سب سمجھ سکتے ہیں۔

[4] https://www.wfas.net/index.php/keetch-byram-index-moisture--drought-49

اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ انتباہ کے لئے متعدد مواصلاتی چینلز / ذرائع کا استعمال کیا جائے مثلاً کمیونٹی اجلاسوں، نوٹسز، پوسٹرز، زبانی یا تصویر والے پیغامات، ریڈیو / ٹی وی، مساجد، مقامی اخبارات اور دیگر مناسب دیسی ذرائع۔ پیغامات / انتباہی تازہ کاریوں کے وسیع تر پھیلاؤ کے لئے "انفارمیشن بورڈز" کو کمیونٹیز کے مختلف اہم مقامات پر رکھا جاسکتا ہے جیسے:

- اسکول یا سرکاری عمارتیں
- اسٹورز / بازار
- بس / ویگن اسٹینڈ
- مساجد یا کسی دوسرے مذہبی / سماجی اجتماعی مقامات کے باہر

5.3- کمیونٹی پر مبنی ابتدائی انتباہی نظام کی خصوصیات

- کمیونٹی کے تمام افراد خاص طور پر کمزور گروہوں کو سی بی ڈبلیو ایس کے تمام مراحل پر منصوبہ بندی، ڈیزائننگ، عمل، خطرہ سے متعلق انتباہی پیغامات کے پھیلانے اور انتباہات کا جواب دینے میں شامل ہونا چاہیئے۔
- عمل اور فیصلے کمیونٹی کے ہر فرد کی ضروریات پر مبنی ہونے چاہیئیں، اور خواتین، بچوں اور کمیونٹی کے کمزور طبقات کو ترجیح دیں۔
- سی بی ای ڈبلیو ایس منصوبہ بندی، ڈیزائن، چلانا اور کمیونٹی کے ممبروں کی ملکیت ہے۔
- سی بی ای ڈبلیو ایس کے اقدامات سے برادری کے ممبروں کی صورتحال سے نمٹنے کی صلاحیت میں اضافہ ہونا چاہیئے۔

6. کمیونٹی پر مبنی خشک جلد کے انتباہی نظام میں چیلنجز

ضلع سانگھڑ، تھرپارکر، میرپور خاص اور عمرکوٹ کے کچھ حصوں میں کمیونٹیاں خشک سالی کے خطرہ کی زد میں ہیں۔ خشک سالی اچانک واقعہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ مستقل رہتا ہے۔ یہ وقفے وقفے سے ہو سکتا ہے، تاہم جب بھی یہ ہوتا ہے تو اس سے کھانے کی عدم تحفظ، بھوک، غذائیت، قحط اور بیماریاں پھیلنے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ مشترکہ اقوام مرحدہ کی مشترکہ ضروریات کی تشخیص کے مطابق، 2013-2016 کی خشک سالی نے شدید پانی کی قلت (جامشورو میں 62٪ اور تھرپارکر میں 100٪) پیدا کر کے سندھ کے متعدد اضلاع کو شدید متاثر کیا، اور اس کے نتیجے میں کاشت کی کٹائی میں 34-53 فیصد اور مویشیوں میں 48 فیصد کی کمی واقع ہوئی۔

خشک سالی کا ابتدائی انتباہی نظام مقامی کمیونٹیز کو خبردار کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے جب خشک سالی کا خطرہ ہو، تیاری کو بہتر بنایا جائے اور فصلوں اور کھانے کی کمی سے وابستہ خطرات کو کم کیا جائے۔ موثر انتباہی نظاموں میں خشک سالی کے مناسب اشارے، موسمیاتی اعداد و شمار اور پیش گوئیاں، انتباہی اشارے، عوامی شعور اور تعلیم، ادارہ جاتی تعاون، اور اعداد و شمار کے اشتراک کے انتظامات کا استعمال کرتے ہوئے خشک سالی کی نگرانی کی ضرورت ہے۔ لہٰذا خشک سالی کی نگرانی کے لئے ایک سب سے بڑا چیلنج ہائیڈرو ولاجیکل، موسمیات، زرعی اور سماجی و اقتصادی معلومات کا انضمام ہے۔ اس کے علاوہ موسمی تبدیلی کے نتیجے میں غیر متوقع موسمی نمونے خشک سالی کی پیشگوئی کو انتہائی مشکل بنا دیتے ہیں۔

پی ایم ڈی نے خشک سالی کی صورتحال کا پتہ لگاتے ہوئے مؤثر ابتدائی انتباہی نظام تیار کرنے کے لئے ڈیٹا اکٹھا کرنے کا طریقہ کار وضع کیا ہے۔ اگرچہ موسمیاتی اعداد و شمار اہم ہیں، لیکن یہ صرف ایک جامع مانیٹرنگ سسٹم کے ایک حصے کی نمائندگی کرتا ہے۔ زراعت، گھریلو، صنعت، توانائی کی پیداوار اور پانی کے استعمال پر خشک سالی کے اثرات کو ظاہر کرنے کے لئے دیگر ٹھوس اشارے (جیسے زمینی اور ندی کے بہاؤ) کو بھی تیار کرنا اور نگرانی کرنا ضروری ہے۔ مثالی ابتدائی انتباہی نظام میں مٹی نمی سینسر، خودکار موسمی اسٹیشنوں اور جی آئی ایس / ریموٹ سینسنگ جیسی ٹیکنالوجی شامل کی جانی چاہیئے، نیز آب و ہوا کی پیش گوئی کے لئے جدید ماڈلنگ وغیرہ۔ پی ایم ڈی مقامی ریڈیو یونیٹ ورکس اور بلیٹن کے

ذریعے خاص طور پر پاکستان کے دیہی علاقوں میں مقامی کسانوں میں خشک سالی سے متعلق ابتدائی انتباہ پھیلاتا ہے۔ ایک ہی وقت میں غیر سرکاری تنظیمیں، بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیمیں اور CSOs بھی کمیونٹیز کے ساتھ قحط کے رسک مینجمنٹ میں کام کرنے اور صوبے میں مختلف طریقوں اور منصوبے کو چلانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

حوالہ جات

- انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ برائے ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کے ذریعے "ارلی وارننگ اینڈ ارلی وارننگ سسٹم" پر شائع ہونے والا مضمون۔
- مالاوی میں ایک کمیونٹی پر مبنی ابتدائی انتباہی نظام

  http://ec.europa.eu/echo/files/aid/dipecho/malawi christian aid en.pdf، پر دستیاب ہے۔
- ایتھوپیا کے صومالی اور افار ریجنز کے 3 اضلاع میں پائلیٹنگ کمیونٹی بیسڈ ارلی وارننگ سسٹمس پر سیو دی چلڈرن یو کے ایکسپیرینسز "کیا کام کیا اور کیا نہیں" عبدالرحمن علی اسحاق اور احمد یوسف، کنسلٹنٹ، 2010۔
- پانی کے لئے آب و ہوا کی تبدیلی کی موافقت کی ٹیکنالوجیز۔ پانی کے شعبے میں لچک پیدا کرنے کے لئے موافقت ٹکنالوجی کے لئے ایک پریکٹیشنر کی گائیڈ، پانی کی موافقت ٹکنالوجی کا خلاصہ۔
  https://www.ctcn.org/sites/www.ctcn.org/files/resources/drought early warning systems.pdf,
- فوری انتباہ- تصور سے عمل تک، یو این / آئی ایس ڈی آر، ڈی کے کے وی۔ 2006۔

ماڈیول-5

کمیونٹی سطح پر شراکتی خطرہ کی تشخیص اور آفاتی خطرہ کم کرنے کی منصوبہ بندی

یونٹ 5.1: کثیر الخطرات دفاعی کمزوری اور صلاحیتی تشخیص-ایچ وی سی اے

یونٹ 5.2: خطرے کی نشاندہی اور تشخیص-شراکتی دیہی جائزہ-کمیونٹی سطح پر خطرے کی تشخیص کیلیئے استعمال ہونے والے پی آر اے ٹولز

یونٹ 5.3: آفت کے خطرے کی کمی-کمیونٹی سطح پر ڈی آر آر منصوبہ بندی (ضرورت اور اہمیت)

نتائج

اس ماڈیول کی تکمیل پر آپ قابل ہوسکیں گے:

- **کمیونٹی سطح پر کثیر خطرہ کمزوری اور صلاحیتوں کے ڈھانچے، عمل اور تشخیص کے کلیدی اجزا کو سمجھیں**
- کمیونٹی سطح پر شراکتی دیہی جائزہ-پی آر اے کے عمل اور طریقے کار کو سمجھیں اور وسیع اقسام کے خطروں، کمزوریوں اور صلاحیتوں کے تشخیصی سامان سے واقف حاصل کریں
- خطرات کی تشخیص کے لئے PRA کے مختلف ٹولز کا استعمال سیکھیں اور کمیونٹی سطح پر خطرات، کمزوریوں اور صلاحیتوں کا تعین کریں کہ کونسی بہتر موزوں ہیں۔
- کمیونٹی سطح پر ڈی آر آر پلاننگ کے عمل کو سمجھیں

یونٹ 5.1

نام:	کثیر خطرہ کمزور دفاعی صلاحیت اور اہلیت کی تشخیص-ایچ وی سی اے
سیکھنے کا مقصد:	کمیونٹی سطح پر ایک کامیاب کثیر خطرہ کمزور دفاعی صلاحیت اور اہلیتی تشخیص کے کلیدی اجزاء، عمل اور ڈھانچے کو سمجھنے کیلئے
ہینڈ آوٹس:	پڑھنے کیلئے مواد ہارڈ اور سوفٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
ٹریننگ میٹریل:	ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹس، مارکرز، وائٹ بورڈ اور مارکرز
تربیت کی تراکیب:	گروپ ورک، گروپ پریزنٹیشن، باہمی بحث

1. کلیدی تصورات کا تعارف اور جائزہ

یو این آئی ایس ڈی آر (UNISDR) نے تباہی کے واقعات کو "کسی برادری یا معاشرے کے وسیع پیمانے پر انسانی، مادی، معاشی یا ماحولیاتی نقصانات اور اثرات میں ملوث معاشرے کے کام کاج میں شدید رکاوٹ" کے طور پر بیان کیا ہے۔ تاہم اس پر غور کرنا ہو گا کہ قدرتی واقعات جیسے بارش، آندھی، زلزلے، سیلاب، طوفان اور بڑھتے ہوئے درجہ حرارت اکیلے کسی معاشرے کے کام کاج میں رکاوٹ پیدا نہیں کرسکتے ہیں۔ یہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب خطرے کی نمائش کے نتیجے میں خطرہ ہوتا ہے جب خطرے کے مقابلے میں کمزور دفاعی صلاحیت موجود ہو اور لوگوں کے پاس خطرہ کے واقعہ کے ممکنہ منفی نتائج کو کم کرنے یا اس سے نمٹنے کے لئے ناکافی صلاحیت یا اقدامات ہوتے ہیں۔ منفی اثرات میں انفرادی املاک، برادری کے اثاثوں، معاشرتی سہولیات اور ماحولیاتی ہراس کی تباہی کے ساتھ ساتھ، جان کی بازی، چوٹ / بیماری اور انسانی جسمانی یا ذہنی صحت پر دیگر منفی اثرات بھی شامل ہیں۔

ٹیبل 8: اہم تشریحوں کا جائزہ

آفت	کمیونٹی یا معاشرے کے وسیع پیمانے پر انسانی، مادی، معاشی یا ماحولیاتی نقصانات اور اثرات پر مشتمل کام کے عمل میں شدید رکاوٹ جو متاثرہ طبقہ یا معاشرے کے اپنے وسائل کو استعمال کرنے کی صلاحیت سے زیادہ ہے۔
خطرہ	ایک خطرناک واقعہ، مادہ، انسانی سرگرمی یا حالت جو زندگی، چوٹ یا دیگر صحت کے اثرات، املاک کو نقصان، معاش اور خدمات کا نقصان، معاشرتی اور معاشی خلل یا ماحولیاتی نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔ یہ قدرتی یا انسانی پیدا کردہ بھی ہو سکتا ہے۔
قدرتی آفت	قدرتی عمل یا رجحان جو جان، نقصان یا دیگر صحت کے اثرات، املاک کو نقصان، معاش اور خدمات کی کمی، معاشرتی اور معاشی خلل یا ماحولیاتی نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔ قدرتی خطرات کی بنیادی طور پر حیاتیاتی خطرہ، ارضیاتی خطرہ اور ہائیڈرو موسمیاتی خطرہ کے طور پر درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔
انسانی پیدا کردہ سانحے	ایسے واقعات، مادے یا حالات جو انسانی عمل یا عدم فعالیت کی وجہ سے ہوسکتے ہیں جن سے جان، چوٹ یا دیگر صحت کے اثرات، املاک کو نقصان، معاش اور خدمات کا نقصان، معاشرتی اور معاشی خلل یا ماحولیاتی نقصان ہو سکتا ہے۔ انسانی تخلیق کردہ خطرات میں تیل پھیلنا، صنعتی اور شہری آگ، آلودگی اور ماحولیاتی ہراس وغیرہ شامل ہیں۔
کمزور دفاعی صلاحیت	کسی کمیونٹی، سسٹم یا اثاثہ کی خصوصیات اور حالات جو اسے خطرہ کے مضر اثرات کا شکار بناتے ہیں۔ خطرے کے بہت سے پہلو ہیں جو مختلف جسمانی، معاشرتی، معاشی اور ماحولیاتی عوامل سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے عمارت کا ناقص ڈیزائن اور تعمیر، اثاثوں کا ناکافی تحفظ، عوامی معلومات اور شعور کا فقدان، خطرات اور تیاری کے اقدامات کی محدود شناخت اور اچھے ماحولیاتی انتظام کو نظر انداز کرنا۔
اہلیت	کمیونٹی، معاشرے یا تنظیم کے اندر دستیاب تمام طاقتوں، صفات اور وسائل کا مجموعہ جو متفقہ اہداف کے حصول کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کسی معاشرے کی اہلیت کو "نمٹنے اور اپنانے کی اہلیت" کے طور پر درجہ بندی کیا گیا ہے۔ نمٹنے کی گنجائش سے مراد ہے "لوگوں، تنظیموں اور نظاموں کی صلاحیت، دستیاب ہنر اور وسائل کو بروئے کار لا کر خراب حالات، ہنگامی حالات یا آفات کا سامنا کرنا اور ان کا نظم و نسق اور اپنانے کی صلاحیت سے مراد کسی نظام یا فرد کی آب و ہوا کی تبدیلی کے مطابق ڈھالنے کی صلاحیت ہے۔ لیکن یہ تباہی کے خطرے کے تناظر میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ماخذ: آفت کے خطرے میں کمی سے متعلق اشارے اور اصطلاحات پر کھلے عام بین الحکومتی ماہر ورکنگ گروپ کی رپورٹ–یکم دسمبر 2016

2. آفات کے خدشات (ڈیزاسٹر رسک) کو سمجھنا

2003 میں یونیورسٹی کالج لندن کے ڈاکٹر بین ویسنر نے اپنے مشہور پریشر اینڈ ریلیز ماڈل (پی اے آر ماڈل) جس کو کرنچ ماڈل کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کے ذریعے بتایا کہ آفات کیسے رونما ہوتی ہیں جب خطرہ کمزور لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔ پریشر اینڈ ریلیز ماڈل (پی اے آر ماڈل) ایک ایسا ماڈل ہے جو آفت کے خطرے کی صورتحال میں کمزور دفاعی صلاحیت کے تجزیے کے ضمن میں خطرے کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ ماڈل ظاہر کرتا ہے کہ کوئی آفت صرف اس صورت میں پیش آتی ہے جب کوئی خطرہ کمزور برادریوں

یا لوگوں کے گروپ کو متاثر کرے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کمیونٹی اور لوگوں کی دفاعی صلاحیت کمزور ہوتی ہے جب وہ خطرہ کا مناسب اندازہ نہیں کر سکتے، اس کا مقابلہ اور خطرے کی صورتحال سے عدم استحکام کا شکار ہوتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں ان میں مطلوبہ صلاحیتوں کی کمی ہے۔

شکل 15: پریشر اور ریلیز ماڈل (PAR ماڈل)

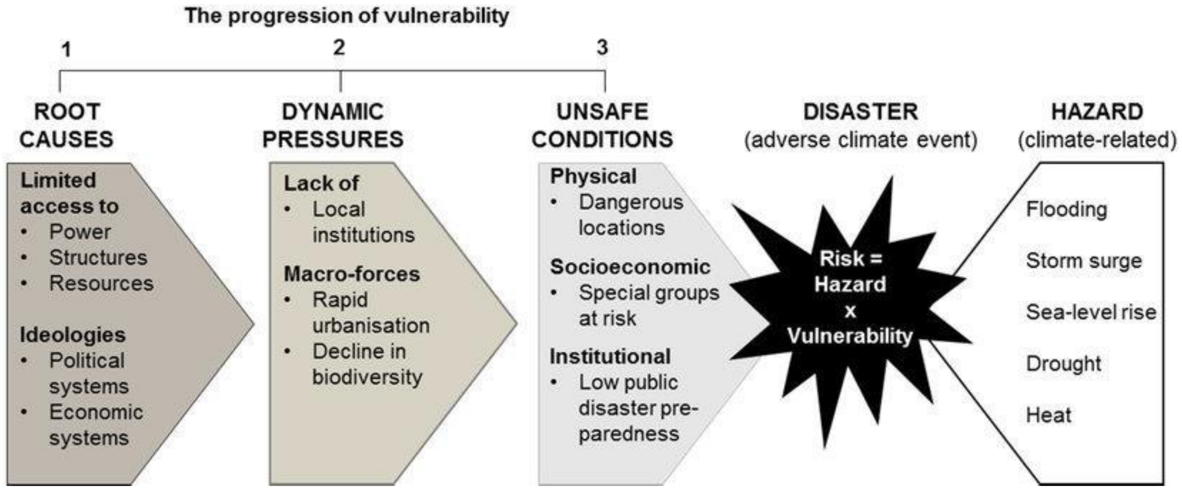

ماخذ: ڈاکٹر بین وسنر 2003

اس ماڈل میں دو الگ الگ جہتیں ہیں یعنی خطرہ اور کمزور دفاعی صلاحیت۔ یہ دونوں ہی تباہی کے خطرے کو متاثر کرتے ہیں۔ کمیونٹیز کے لئے تباہی کے خطرے کی سطح دونوں جہتوں پر منحصر ہے یعنی خطرے کی شدت اور لوگوں کی کمزور دفاعی صلاحیت۔ کوئی بھی آفت اس وقت تک رونما نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ خطرے کی صورت میں کمیونٹی کے ایک کمزور گروہ کے ساتھ موجود ہے، اسی طرح کسی بھی خطرے کی موجودگی کے بغیر کمزور طبقہ کو اس کا خطرہ نہیں ہے۔ لہذا کسی کمیونٹی کو درپیش تباہی کے خطرے کو سمجھنے کے لئے دونوں جہتوں کا تجزیہ اور ان کا جائزہ لیا جانا چاہیئے۔ کسی بھی خدشے اور کمیونٹیوں کی واضح خطرات کے مابین تعلق کے نتیجے کے طور پر اس خطرے کی نشاندہی، تجزیہ، تشخیص اور ترجیح کے عمل کو خطرہ، کمزوری اور صلاحیت کا اندازہ- ایچ وی سی اے کہا جاتا ہے۔

خطرات مادہ، انسانی سرگرمی یا حالت ہیں۔ خطرے کی تعدد، شدت اور طرز عمل کو اس کے انتباہی علامات، قوت، آغاز کی رفتار، وقت اور مدت وغیرہ کی جانچ پڑتال کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر دریائی سیلاب ان کے آغاز، شدت اور وسعت کے وقت میں ایک مخصوص نمونہ پر عمل کرتے ہیں۔ تاہم کمزور دفاعی صلاحیت بہت زیادہ پیچیدہ ہوتی ہے اور وہ معاشرتی عمل کی تہوں میں لپٹی ہوتی ہیں یعنی بنیادی وجوہات، متحرک دباؤ اور غیر محفوظ حالات۔ بنیادی وجوہات متحرک دباؤ کا باعث بنتی ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ غیر محفوظ حالات کس طرح پیدا ہوئے اور برقرار ہیں۔ مثال کے طور پر دریائے سندھ کے کنارے بسنے والے سندھ میں سیلاب کا خطرہ رکھنے والی کمیونٹیز کے لئے رہائش کے ناقص حالات، خطرناک جگہ، خطرناک معاش اور آفات سے نمٹنے میں مہارت کی کمی ان کی غیر محفوظ صورتحال ہیں۔ اگرچہ متحرک دباؤ، کمیونٹی پر مبنی تنظیم کا سیلاب کے خطرات اور کسانوں کے لئے مقامی زرعی منڈیوں تک رسائی کی کمی کو کم کرنے کی اجتماعی کوششوں کی عدم موجودگی ہو سکتی ہے، لیکن اس کی وجوہات، مذکورہ بالا کی بنیادی وجوہ کی وجہ سے حکومتی پالیسیوں کی کمی، ترقیاتی کاموں کی کمی وغیرہ کے ذریعے سیلاب کے خاتمے اور ہنگامی ردعمل کی تیاریوں پر پیشرفت وغیرہ۔ لہذا، ڈی آر ایم پریکٹیشنرز اکثر اس پی اے آر ماڈل کو تباہی کے خطرے کی تشخیص کے دوران خطرے کی وجوہات کا تجزیہ اور جانچ پڑتال کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

3. خطرہ، کمزور دفاعی صلاحیت اور اہلیت کا جائزہ-ایچ وی سی اے

خطرہ، کمزور دفاعی صلاحیت اور اہلیت کی تشخیص (ایچ وی سی اے) ایک تحقیقاتی عمل ہے جو لوگوں اور کمیونٹیز کو اپنے علاقے میں درپیش خدشات، ان خطرات کے مقابلے میں ان کی دفاعی صلاحیت، نمٹنے کے لئے ان کی اہلیت کا جائزہ، اور خطرات رونما ہونے کی صورت میں بحالی کی تشخیص کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ضرورت کے پیش نظر ایچ وی سی اے کا دائرہ کار قومی، صوبائی یا مقامی سطح کا ہو سکتا ہے اور اس کو مختلف تکنیکوں کے ذریعے انجام دیا جا سکتا ہے جس میں سیٹلائٹ اور جی آئی ایس نقشہ جات کے استعمال سے لے کر گھر گھر کا سروے شامل ہے۔

3.1- خطرے کی تشخیص

خطرے کی تشخیص میں جانچ پڑتال کی قوت، انتباہی نشانیاں، آغاز کی رفتار، تعدد، وقوع کا وقت اور کسی بھی خطرے کی مدت شامل ہے۔ تاہم، آب و ہوا یا موسم سے متعلق خطرات، خاص طور پر ہائیڈرو میٹرولوجیکل خطرات کو بھی آب و ہوا میں بدلاؤ کے رجحان کے تناظر میں غور کرنا اور تجزیہ کرنا چاہئے، کیوں کہ آب و ہوا سے متعلقہ خطرات کے تعدد، شدت اور موسمی خاص طور پر جیسے سیلاب، طوفان اور خشک سالی متاثر ہو سکتے ہیں۔ عالمی آب و ہوا کے رسک انڈیکس (2017)[5] کے مطابق پاکستان اور بنگلادیش کو موسمیاتی تبدیلیوں کے لئے خطرناک ممالک میں سرفہرست دس ممالک میں شامل کیا گیا ہے۔ مقامی سطح کے خطرات کی تشخیص کے عمل کے دوران استعمال کیے جانے والے مختلف طریقے کار اور اقدامات جن پر کمیونٹیز کے ساتھ مل کر کام کیا جاتا ہے اس کے بعد اگلے سیشن میں تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

3.2- کمزور دفاعی صلاحیت کا اندازہ

کمزور دفاعی صلاحیت کی تشخیص 'خطرے میں موجود عناصر' کے حساسیت کی جانچ پڑتال اور ان کے خطرے کے اسباب کا تجزیہ کرنے کا عمل ہے۔ خطرے میں پڑنے والے عناصر میں لوگ، طبعی انفراسٹرکچر، اہم سہولیات اور برادری کے اثاثے شامل ہیں لیکن یہ انہیں تک محدود نہیں ہیں۔ کمزور دفاعی صلاحیت کی تشخیص میں جسمانی، جغرافیائی، معاشی، معاشرتی، سیاسی اور نفسیاتی عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے، جو کچھ برادریوں کو خطرات کا شکار بناتے ہیں جبکہ دیگر نسبتاً محفوظ ہوتے ہیں۔ خطرے کی تشخیص میں کمیونٹی کی شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے متعدد ٹولز کا استعمال کیا جاتا ہے جس کی بعد کے سیشن میں تفصیل سے وضاحت کی جائے گی۔

3.3- اہلیت کا جائزہ

اہلیت کی تشخیص اس امر کا تعین کرنے کا تجزیاتی عمل ہے کہ بحران کے وقت لوگ اور معاشرے کس طرح منفی اثرات کا مقابلہ کرتے ہیں۔ کسی بھی خطرے کی صورتحال کے سلسلے میں، ان اہلیتوں پر توقع کرنے کی صلاحیت، مقابلہ کرنے یا اس کا سامنا کرنے کی صلاحیت اور بالآخر دستیاب مہارتوں اور وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے کسی بھی خطرہ کے مضر اثرات سے خود کو بازیافت کرنے کی اہلیت کے طور پر درجہ بندی کی جا سکتی ہے۔ اہلیت کی تشخیص کے ذریعہ، کمیونٹی کی تباہ کاری سے نبرد آزما ہونے کی تیاری، تخفیف اور روک تھام کے لئے دستیاب حکمت عملی اور وسائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ اہلیت کی تشخیص کے عمل میں دو اہم اجزاء شامل ہیں پہلا کہ خطرات سے متعلق سابقہ تجربات اور ان کا مقابلہ کرنے کی حکمت عملی اور دوسرا تباہی کے خطرے کو کم کرنے کے لئے کمیونٹی کے دستیاب وسائل اور ان کے استعمال کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد کے سیشن میں کمیونٹی کی اہلیت کو جانچنے کے لئے جو طریقہ کار اور اقدامات درکار ہیں ان پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔

4. کئی خطروں سے دوچار کمزور دفاعی صلاحیت اور اہلیت کی تشخیص

اس بات کو دھیان میں رکھنا ہوگا کہ کسی بھی برادری کو ایک سے زیادہ خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ ایسے حالات میں مختلف قسم کے خطرات سے ہونے والے امکانی نقصانات اور نشاندہی کرنا بہت ضروری ہے۔ مختلف خطرات مختلف عناصر پر متضاد اثرات مرتب کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر زلزلے لوگوں اور انفراسٹرکچر کے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں

---

[5] "German Watch-Global Climate Risk Index 2017," https://germanwatch.org/en/12978, German watch

لیکن فصلیں اور ماحول نسبتاً محفوظ رہتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف دریائی نالوں کا سیلاب لوگوں کی جان ومال اور بنیادی ڈھانچے کے لئے اتنا خطرناک نہیں ہو سکتا ہے لیکن یقینی طور پر وہ فصلوں اور ماحول کو بہت بڑے پیمانے پر تباہ کرسکتے ہیں۔ لہذا، کسی خاص برادری کو درپیش آفت کے خطرے کا پتہ لگانے کے لئے تجزیہ اور ترجیح دیتے وقت ایک سے زیادہ خطرہ پر بھی غور کرنا چاہیئے۔

5. صنفی معاشرتی معاشی حیثیت اور آفات

ان آفات کا سامنا مرد، خواتین، لڑکیوں، لڑکوں اور امیر اور غریبوں نے مختلف طریقے سے کیا ہے۔ فطرت جنس، معاشرتی، معاشی حیثیت، نسل یا ثقافت کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں رکھتی، لیکن ہم انسان ایسا کرتے ہیں۔ لہذا، لوگوں کے معاشرتی، ثقافتی، معاشی، اور مذہبی نظریات معاشرے / برادری میں اختیارات، تعصب، امتیازی سلوک اور یہاں تک کہ استحصال کے نمونے تشکیل دیتے ہیں۔ معاشرے کے ان ثقافتی اور معاشی و معاشی طرز عمل کے نتیجے میں لوگوں کے کچھ گروہوں کو آفات کے دوران اور اس کے بعد میں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرد، خواتین، امیر اور غریبوں کے درمیان بحران کی صورتحال میں کمزور دفاعی صلاحیت کے مختلف درجوں کے رد عمل کے لئے مقابلہ کرنے کے مختلف طریقہ کار کیوں موجود ہیں۔ سب سے زیادہ مروجہ منفی معاشرتی نمونوں کو شراکت دارانہ خطرہ تشخیص کرتے ہوئے توجہ دینے کی ضرورت ہے ان میں صنفی عدم مساوات، معاشرتی اور معاشی عدم مساوات اور معاشرے میں طاقت کا عدم توازن ہے۔

6. امتیازی کمزور دفاعی صلاحیتیں اور اہلیتیں

معاشرے میں صنفی عدم مساوات اور طاقت کے عدم توازن جیسے عوامل اپنے آپ کو امتیازی خطرات اور محدود صلاحیتوں کی شکل میں ظاہر کرتے ہیں جس کے نتیجے میں خواتین، بچوں، بوڑھوں اور غریبوں پر اثرات بڑھتے ہیں۔ 1981 سے 2002 کے عرصے میں 141 ممالک کے نمونوں سے لندن اسکول آف اکنامک کے ذریعے 2007 میں کیے جانے والے ایک مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ قدرتی آفات مردوں سے زیادہ عورتوں کو ہلاک کرتی ہیں یا خواتین کی کمزور سماجی واقتصادی حیثیت کی وجہ سے مردوں سے زیادہ کم عمر خواتین کو ہلاک کرتی ہیں[6]۔ بہت سے دیگر مطالعات میں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ آفات کے دوران اور اس کے بعد ایک جیسی معاشرتی، معاشی حیثیت کی خواتین زیادہ نمایاں طور پر متاثر ہوتی ہیں۔ غربت اور کمزوری ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، مادی اور مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے امکانی خطرات سے دوچار علاقوں میں غریبوں کے رہنے اور کام کرنے کا امکان زیادہ ہے اور جب کسی آفت کا سامنا ہوتا ہے تو ان کا مقابلہ کرنے کی صلاحیتوں اور وسائل کا امکان بھی کم ہوتا ہے۔ مقامی سطح پر دفاعی صلاحیت کا سب سے اہم عنصر آمدنی کی سطح ہے (بشپ 1998)۔ مندرجہ ذیل پہلو خواتین، بچوں اور غریبوں کو لاحق خطرات کے منفی اثرات کا شکار بناتے ہیں۔

شکل نمبر 16: معاشرے میں کچھ گروہ ب خطرات کے منفی اثرات کے لئے زیادہ حساس ہیں

آفت سے پہلے

- منصوبہ بندی اور فیصلہ سازی کے مرحلے میں غیر مساوی نمائندگی
- بے بس متاثرین اور انحصار کرنے والے
- صلاحیتوں کو نظر انداز کیا جانا اور کم استعمال کیا جانا
- مواقع کی کمی جس کے نتیجے میں کم یا کوئی تیاری نہیں ہوتی
- قلیل وسائل اور محدود انتخاب
- فوری انتباہی نظام کی معلومات تک کم سے کم رسائی

[6] *Neumayer and Plümper, 2007*

آفات کے دوران

- اپنا دفاع کرنے سے قاصر
- دفاعی صلاحیت میں تشدد جی بی وی اور ایس ای اے کی وجہ سے کمی
- ثقافتی اور سماجی رواج
- محدود نقل و حرکت
- انحصار کرنے والوں کی ذمہ داری خطرات کو بڑھاتی ہے
- عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں زندگی سے بچانے کی مہارت کا امکان کم ہی ہوتا ہے

آفت کے بعد

- کیمپوں اور عارضی پناہ گاہوں میں رازداری کی مناسب سہولیات کا فقدان۔
- امداد کی فراہمی اور انتظام کرنے کی بڑھتی ہوئی ذمہ داری
- امداد / ریلیف کیلئے عدم رسائی
- کیمپس یا عارضی پناہ میں جی بی وی کے متاثر

دیہی سندھ میں روایتی اور ثقافتی طور پر خواتین کو کسی تباہی کی تیاری اور تخفیف کے لئے معلومات اور وسائل تک کم رسائی حاصل ہے۔ کسی تباہی کے نتیجے میں متاثرہ آبادی کو اکثر وقفے وقفے سے نقل مکانی کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ آفات سے گھریلو تشدد اور استحصال کے رجحانات میں اضافہ ہو سکتا ہے جیسے نقل مکانی اور بے گھر ہونے کے دوران اور بعد میں خواتین اور بچے خاص طور پر کمزور ہیں۔ مکانات، معاش، معاشرے اور خاندانی تحفظ کے نقصان سے ہر طرح کے استحصال اور تشدد کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ مزید برآں، آفات کے دوران اور اس کے بعد غریب گھرانے بہت کم وسائل، محدود انتخاب اور مواقع کی وجہ سے غربت کی بڑھتی ہوئی سطح کا بھی سامنا کر سکتے ہیں۔

عام طور پر یہ مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ اور تیاری کی منصوبہ بندی میں مذکورہ بالا گروپوں کی خصوصی ضروریات کو اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ پالیسی ساز، سماجی خدمات، اور قانون نافذ کرنے والے اداروں میں اکثر جی بی وی اور ایس ای اے سے نمٹنے کے لئے پروٹوکول سے متعلق تربیت اور شعور بیدار کرنے کو شامل نہیں کیا جاتا ہے، اس طرح ان گروہوں کی خصوصی ضروریات کے لئے مناسب طور پر جواب دینے کی صلاحیت کو محدود کر دیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ جی بی وی اور ایس ای اے واقعات سے وابستہ معاشرتی بدنامی اور شرمندگی کی وجہ سے بہت کم رپورٹ ہوتے ہیں اور آفات کے دوران جی بی وی اور ایس ای اے کے پھیلاؤ کے بارے میں کم اعداد و شمار اس بیداری کی کمی کا باعث بنتے ہیں[7]۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ مردوں اور خواتین، لڑکوں اور لڑکیوں اور غریبوں کے ضمن میں خطرات اور متعلقہ وجوہات کی نشاندہی کی جائے اور ان کا اندازہ کیا جائے۔ خطرہ، دفاعی صلاحیت کی کمزوری اور اہلیت کی تشخیص میں صنفی پہلوؤں اور معاشی و اقتصادی عوامل کو جامع طور پر غور کیا جانا چاہئے جو خطرے کی صورتحال کو بڑھاوا دیتے ہیں۔

7. خلاصہ

قدرتی آفات اور پیچیدہ ہنگامی صورتحال لوگوں اور معاشروں پر نمایاں اثر ڈالتی ہے۔ آفات کے سماجی و معاشی اثرات سنگین طور پر جمود کا شکار ہو سکتے ہیں یا پائیدار ترقی کو بھی معکوس کر سکتے ہیں۔ انتہائی قدرتی واقعات نہ صرف کمیونٹیز کو درپیش تباہی کے خطرے کا سبب ہیں۔ بلکہ ان کی دفاعی کمزوری اور مختلف خطرات کا سامنا ان خطرات کو بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک طرف آب و ہوا کی تبدیلی کی وجہ سے صوبے بھر میں برادریوں، اثاثوں اور بنیادی ڈھانچے کو قدرتی خطرات کی بڑھتی ہوئی تعداد کا سامنا ہے جبکہ دوسری طرف معاشرتی، معاشی اور ماحولیاتی

[7] *Unseen, Unheard: Gender Based Violence in Emergencies A Global Study, IFRC*

حالات کی متنوع حدود نے ان کے خطرات کو مزید بڑھا دیا ہے۔ لہذا، خطرہ اور کمزور دفاعی صلاحیت کی دو اہم جہتیں ہیں جنہیں کسی آفات کے خطرے کی تشخیص کرتے وقت بنیادی طور پر تجزیہ کرنا چاہئے، اس کے علاوہ یہ ضروری ہے کہ خطرے کی ہر کمزور دفاعی صلاحیت اور متعلقہ وجوہات کی نشاندہی کی جانی چاہئے اور ان کا اندازہ مردوں، خواتین، لڑکوں، لڑکیوں اور غریبوں کے پس منظر میں کیا جانا چاہئے۔ خطرہ، کمزور دفاعی صلاحیت اور اہلیت کی تشخیص میں صنفی پہلوؤں اور معاشی و اقتصادی عوامل پر جامع طور غور کیا جانا چاہئے جو خطرے کی صورتحال کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ تباہی کے خطرے کو کم کرنے کا ابتدائی نقطہ خطرات اور جسمانی، معاشرتی، معاشی اور ماحولیاتی خطرات سے واقفیت حاصل کی جائے جو ایسے طریقوں پر غور کیا جائے جو مختصر اور طویل مدتی خطرات اور دفاعی صلاحیتوں کو تبدیل کر رہے ہیں جس کے بعد اس علم کی بنیاد پر کارروائی کی جائے۔

حوالہ اور مزید پڑھنا

- ڈیزاسٹر رسک کو کم کرنے سے متعلق یو این آئی ایس ڈی آر اصطلاحات
- ان دیکھی، ان سنی: ہنگامی حالات میں جینڈر بیسڈ وائیولینس-ایک عالمی مطالعہ -IFRC
- وی سی اے کیا ہے؟ کمزوری اور صلاحیت کی تشخیص کا تعارف -IFRC
- مقامی حکام کے لئے کمیونٹی پر مبنی ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ-شرکاء کی ورک بک-اے ڈی پی سی

یونٹ 5.2

نام:	کمیونٹی سطح پر خطرہ تشخیص کیلئے استعمال ہونے والی شراکتی دیہی جائزاتی سامان-پی آر اے ٹولز
سیکھنے کا مقصد:	-کمیونٹی سطح پر شراکتی دیہی جائزے-پی آر اے عمل کو سمجھنے کیلئے
	- خطرے کی تشخیص کیلئے وسیع اقسام کے خطرات، کمزوریوں اور صلاحیتوں کے تشخیصی (پی آر اے) ٹولز کے بارے میں واقفیت حاصل کرنا
	- خطرے کی تشخیص کیلئے مختلف پی آر اے ٹولز کا استعمال سیکھنے کیلئے اور یہ ان کو منتخب کرنے کے قابل ہونے کیلئے کہ کمیونٹی سطح پر خرات، کمزوریوں اور صلاحیتوں کیلئے کونسے ٹولز بہتر موزوں ہونگے
ہینڈ آوٹ س:	پڑھنے کا مواد ہارڈ اور سوفٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
تربیتی مواد:	ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹس، مارکرز، وائٹ بورڈ اور مارکرز
تربیت کی تراکیب:	مشترکہ مشق، مشترکہ پرزینٹیشن، باہمی تبادلہ خیال

1. تعارف

قدرتی آفات سے افراد اور معاشروں پر نمایاں اثر پڑتا ہے۔ آفات کے سماجی و معاشی اثرات سنگین طور پر جمود کا شکار ہو سکتے ہیں یا پائیدار ترقی کو بھی معکوس کر سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر سال، قدرتی آفات 26 ملین افراد کو غربت کی طرف دھکیلتی ہے، ترقیاتی کاموں کو نقصان پہنچاتی ہے اور امداد پر انحصار بڑھتا ہے[8] اس وجہ سے معاشرتی اور معاشی ترقی کی حکمت عملیوں اور تباہی کے خطرے کو کم کرنے کی کوششوں کے مابین مضبوط روابط قائم کرنے کی اہمیت پر زور دیا جاتا ہے۔ صوبہ سندھ میں، انتہائی قدرتی واقعات نہ صرف کمیونٹیز کو درپیش تباہی کے خطرے کی ایک وجہ ہیں بلکہ ان کو درپیش خطرات خدشات کو بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک طرف، آب وہوا کی تبدیلی کی وجہ سے قدرتی خطرات کی بڑھتی ہوئی تعداد اور فریکوئینسی کے نتائج صوبے بھر میں برادریوں، اثاثوں اور انفراسٹرکچر پر نمایاں ہیں، جبکہ دوسری طرف، معاشرتی، معاشی اور ماحولیاتی حالات کی متنوع حدود نے ان انتہائی قدرتی واقعات کی مقابلے میں دفاعی کمزوری کو بڑھاوا دیا ہے۔ لہذا، خطرہ اور کمزور دفاعی صلاحیت دو اہم بنیادی جہتیں ہیں جن کا معاشرے کی سطح پر تباہی کے خطرے کی تشخیص کرتے وقت بنیادی تجزیہ کیا جانا چاہیئے۔

2. شراکتی عمل کے ذریعے دیہی تشخیص-پی آر اے

حصہ لینے والی دیہی تشخیص-PRA 1990 کی دہائی کے اوائل میں دیہی زندگی اور لوگوں اور معاشروں سے حالات کے بارے میں تفصیل سے سیکھنے کے لئے تیار کیا گیا ایک نقطہ نظر ہے۔ چیمبرز (1992) نے پی آر اے کی تعریف اس طرح کی ہے کہ یہ ایسا عمل ہے جس سے دیہی لوگوں کے ساتھ اور اس کے ذریعے زندگی اور حالات کے بارے میں جانا جاسکے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ، PRA اس عمل میں دیہاتیوں اور مقامی عہدیداروں کو قریب سے شامل کر کے تجزیہ، منصوبہ بندی اور کارروائی میں توسیع کرتا ہے۔ سماجی سائنسدانوں کے ذریعہ دیہی ترتیب میں معلومات اکٹھا کرنے کے لئے یہ ایک مقبول اور موثر نقطہ نظر بھی سمجھا جاتا ہے۔ حصہ لینے والے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مقامی کمیونٹیاں تشخیص کے عمل میں شامل ہیں جس کا مطلب ہے کہ گاؤں میں مسائل، ضروریات اور وسائل تلاش کرنا اور دیہی ترتیب میں تفصیلات کی کھوج کرنا۔ PRA میں لوگوں کو شامل کر کے دیہی زندگی اور ماحولیات کے حالات، مسائل، ضروریات اور چیلنجوں کے بارے میں جاننے کے لئے مقامی کمیونٹی کو شامل کرنے کے طریقہ کار پر مبنی کچھ تجزیاتی ٹولز شامل ہیں۔ تعلیم یافتہ اور ان پڑھ دونوں کمیونٹیز کے ساتھ کام کرتے ہوئے، اس تکنیک کو شہری یا دیہی، کسی بھی صورت حال میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے محققین / فیلڈ ورکرز کو سہولت کاروں کی حیثیت سے کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ مقامی لوگوں کو اپنا تجزیہ، منصوبہ بندی کرنے اور اس کے مطابق کارروائی کرنے میں مدد کریں۔ یہ اس اصول پر مبنی ہے کہ مقامی لوگ تخلیقی اور قابل ہیں اور وہ خود اپنی تحقیقات، تجزیہ اور منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔ مختصراً، PRA کا بنیادی تصور دیہی لوگوں سے سیکھنا ہے۔

3. کمیونٹی کی سطح پر آفات کے خدشات کی جانچ پڑتال

برادری کی سطح پر معاشرے کو کسی بھی خطرات یا خطرات کے منفی اثرات کی نوعیت، وسعت اور پیمانے کا تعین کرنے کا عمل مقامی سطح پر کمیونٹی خدشات کی جانچ پڑتال (سی آر اے) کہلاتا ہے۔ اس عمل کے ذریعے ہم 'خطرے سے دوچار عناصر' پر ہونے والے ممکنہ منفی اثرات کو سمجھ سکتے ہیں جس میں معاشرے کی سطح پر لوگ، معاشرے کے ڈھانچے، اسکولوں اور اسپتالوں جیسے سہولیات، معاش اور معاشی وسائل، معاشرتی وسائل جیسے سامان، فصلیں، مویشی وغیرہ شامل ہیں۔ اور مواصلات کا بنیادی ڈھانچہ جس میں آمدورفت کی سڑکیں اور پل شامل ہیں۔ خدشات کی جانچ پڑتال ہمیں یہ سمجھنے کا اہل بناتا ہے کہ کسی کمیونٹی میں مخصوص گروہ کو مخصوص خطرات کا زیادہ خدشہ کیوں ہے جبکہ دوسرے نسبتاََ متاثر نہیں ہوتے۔ اس عمل کے دوران ہم برادری کے مقابلہ کرنے کے طریقہ کار اور کمیونٹی میں موجود وسائل کی بھی نشاندہی کرتے ہیں۔

---

[8] *Building the Resilience of the Poor in the Face of Natural Disasters (World Bank, 2016)*

شکل 17:ڈیزاسٹر رسک اسمنٹ کا عمل

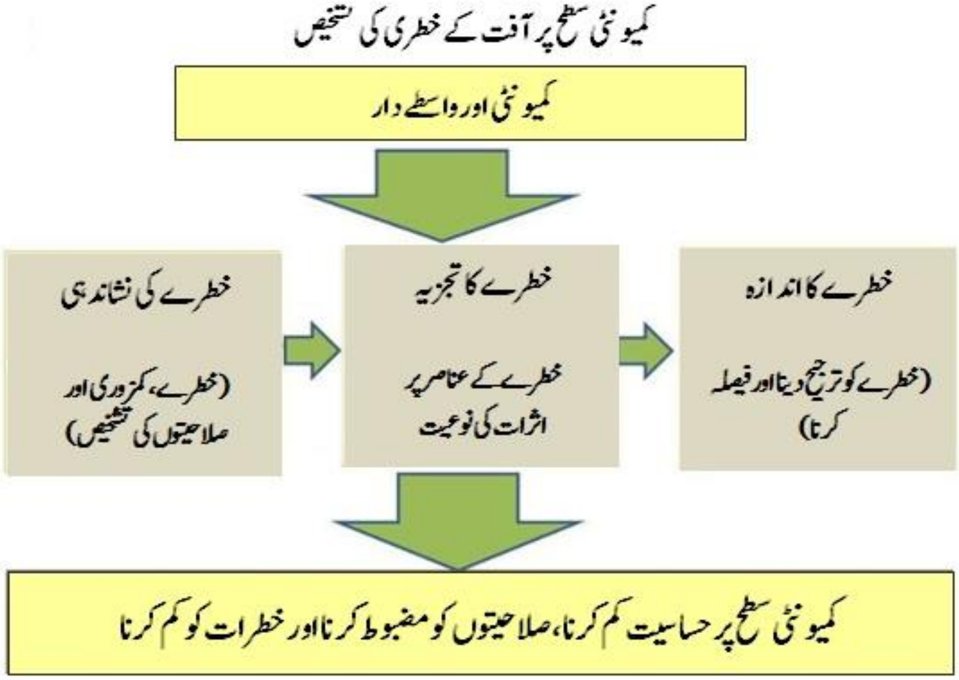

مقامی سطح پر خدشات کی جانچ پڑتال ایک معاشرتی عمل ہے۔ لہذا، اس کی رہنمائی PRA کے بنیادی اصولوں سے ہوتی ہے۔ کسی بھی مقامی سطح پر خدشات کی جانچ پڑتال کے عمل میں کیمونٹی کے ممبروں کی شرکت لازمی جز ہے۔ برادریوں کی شرکت استعمال کرنے کے طریق کار اور ٹولز کا تعین کرتی ہے۔ مقامی سطح پر خدشات کی جانچ پڑتال متعدد مقاصد کی تکمیل کر سکتا ہے۔ یہ ہمیں آفات سے متعلق مخصوص بیس لائن ڈیٹا فراہم کرتا ہے جو نا صرف تباہی سے متعلق مخصوص منصوبہ بندی میں بلکہ ترقیاتی منصوبہ بندی کے مقاصد کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ مقامی سطح پر خدشات کی جانچ پڑتال ہمیں قیمتی معلومات بھی فراہم کر سکتا ہے جس کو ضلع، صوبائی اور قومی ہنگامی صورتحال اور ہنگامی ردعمل کی منصوبہ بندی کے لئے کسی مخصوص علاقے کے باخبر تخمینے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مقامی سطح پر خدشات کی جانچ پڑتال کا عمل تین باہم وابستہ اقدامات پر مشتمل ہوتا ہے یعنی خدشے کی نشاندہی، تجزیہ اور اس کی تشخیص۔

3.1۔ خطرے کی تشخیص

خطرے کی تشخیص میں جانچ پڑتال کی قوت، انتباہی نشانیاں، آغاز کی رفتار، تعدد، وقوع کا وقت اور کسی بھی خطرے کی مدت شامل ہیں۔ تاہم آب وہوا یا موسم سے متعلق خطرات، خاص طور پر ہائیڈرو میٹرو ولوجیکل خطرات کو بھی آب وہوا میں بدلاؤ کے رجحان کے تناظر میں غور اور تجزیہ کرنا چاہئے، کیونکہ آب وہوا سے متعلقہ خطرات کا تعدد، شدت اور موسمی خاص طور پر سیلاب، طوفان اور خشک سالی کو متاثر کر سکتا ہے۔

خطرے کی تشخیص خطرات یا ان کی خصوصیات کا کھوج لگانا ہے۔ لہذا، ہمیں خطرات کی نوعیت اور طرز عمل کی نشاندہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل پہلوؤں کی تفصیل سے تحققیات کی گئی ہیں:

- شدت اور وسعت۔
- آغاز کی رفتار
- تعدد

- کب (سال کے کس وقت)
- دورانیہ
- انتباہی نشانیاں، اشارے اور نشان
- کیا کوئی پیش قدمی (انتباہی علامات اور خطرے کے اثرات کے درمیان وقت) ہے؟

پی آر اے کے بہت سے ٹولز ہیں جو خطرات کی تشخیص میں مدد کر سکتے ہیں۔ سب سے زیادہ عام طور پر استعمال ہونے والے ٹولز درج ذیل ہیں:

- خطرے کا نقشہ: نقشے خطرہ کے اثرات اور خطرے میں پڑنے والے عناصر والے ممکنہ علاقے کی نشاندہی کرنے کے لئے تیار کیے جاتے ہیں۔
- معاشرتی تاریخی پروفائل یا ٹائم لائن: یہ ٹولز ہماری مدد کر سکتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ خطرات کیسے بدلتے ہیں۔ ماضی میں کون سے خطرات رونما ہوئے ہیں۔ یا خاص طور پر خطرے کی موجودگی کا آغاز وغیرہ۔
- موسمی تقویم: یہ خاص ٹول خطرات کے وقت، تعداد اور دورانیے کا تصور ہے

ٹیبل 9: خطرہ میٹرکس

خطرے کی اقسام	شدت	انتباہی نشانیاں	آغاز کی رفتار	کثرت	دورانیہ	کب	پیشگی انتباہ	متاثرہ علاقے
سیلاب								
خشک سالی								
زلزلہ								
مٹی کا تودہ								
آلودگی								
گرمی کی لہر								
طوفان								

ٹیبل 10: تاریخی پس منظر

خطرے کی اقسام	سال / موسم	مہینہ	فصلوں کا نقصان	کشتیاں تباہ	گھر گر گئے	اموات / زخمی	شدت	دورانیہ
سیلاب								
خشک سالی								
زلزلہ								
مٹی کا تودہ								

ٹیبل 11: موسمی کیلنڈرز

خطرے کی اقسام	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر
سیلاب									

خشک سالی									
زلزلہ									
مٹی کا تودہ									
آلودگی									

شکل نمبر-18: کمیونٹی خطرے کے نقشے

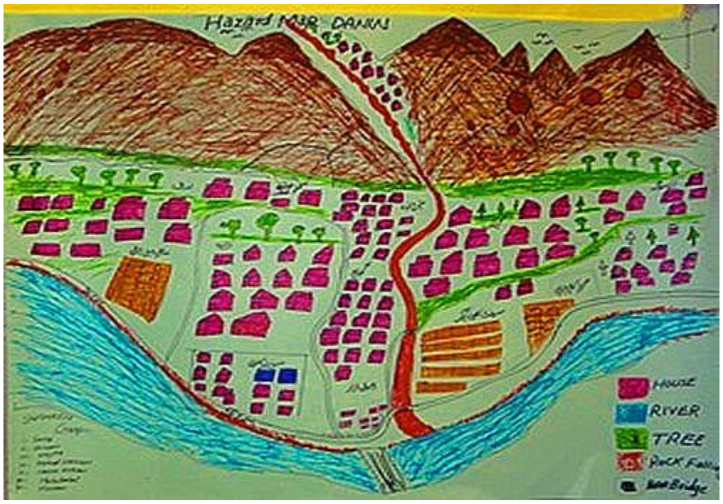

3.2- کمیونٹی کی دفاعی صلاحیت کی جانچ پڑتال

یہ 'خطرے سے دوچار عناصر' کی دفاعی صلاحیت کی جانچ پڑتال اور ان کی کمزور دفاعی صلاحیت کے اسباب کا تجزیہ کرنے کا عمل ہے۔ خطرے میں پڑنے والے عناصر میں لوگ، طبعی ڈھانچہ، اہم سہولیات اور برادری کے اثاثے شامل ہیں۔ دفاعی صلاحیت کی جانچ پڑتال میں جسمانی، جغرافیائی، معاشی، معاشرتی، سیاسی اور نفسیاتی عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے، جو کچھ برادریوں کو کمزور بناتے ہیں جبکہ دیگر نسبتاً محفوظ رہتے ہیں۔ غربت کی حیثیت، تعلیم، مواصلات اور نقل وحمل کے نظام، عوامی وسائل کی رسائی جیسے جنگل کی پیداوار، سرکاری سہولیات اور پینے کا پانی، اور زرعی بینکوں / کریڈٹ بینکوں، این جی اوز اور دیگر خدمات کی فراہمی کے اداروں کی موجودگی کو کسی علاقے کے خطرات کا اندازہ کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کمزور دفاعی صلاحیت کی تشخیص میں کمیونٹی کی شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے متعدد PRA ٹولز کا استعمال کیا جاتا ہے، عام طور پر استعمال ہونے والے کچھ ٹولز ذیل میں ہیں:

- خطرے کے نقشے - 'خطرے میں پڑنے والے عناصر' کا تصور کرنے میں مدد کرتے ہے۔ خطرے کا نقشہ خطرہ کے اثر اور اس کی زد میں آنے والے عناصر کے ممکنہ علاقے کو تلاش کرنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے
- دفاعی صلاحیت کا میٹرکس - مقامات اور نقصانات کی نشاندہی کرنے میں مدد کرتا ہے
- ٹرانسیکٹ واک - کمیونٹی کے نقشے کی بہتر تفہیم حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے اور جسمانی / مادی کمزور دفاعی صلاحیت پر مزید سوالات پوچھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔
- موسمی کیلنڈر - تناؤ، بیماریوں، بھوک، قرض، وغیرہ کے ادوار پر بصیرت دیتا ہے۔

- معاش کا تجزیہ - مختلف گھرانوں اور گروپوں پر خطرات کے مختلف اثرات کی تصویر پیش کرتا ہے
- وین ڈایاگرام - تنظیموں اور سرکاری ایجنسیوں کے مابین ہم آہنگی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے
- کیمونٹی ڈرامہ - آفات کے دوران کیا ہوتا ہے اور کیوں ہوتا ہے اس کا اظہار کرنے کے قابل بناتا ہے
- پرابلم ٹری اور درجہ بندی- کمزور دفاعی صلاحیتوں کا ربط ظاہر کرتا ہے اور معاشرے کو قابل بناتا ہے کہ وہ اس کے حل کے لئے ترجیجی خطرات کا اظہار کرے۔

ٹیبل 12: کمزوری کی تشخیص (خطرہ) میٹرکس

خطراتی عناصر	سیلاب	خشک سالی	زلزلہ	مٹی کا تودہ گرنا	طوفان	گرمی کی لہر	حساسیت کی وجہ	مقام/علاقہ
لوگ								
گھر								
پل								
اسکول								
صحت مرکز								
فصلیں								
کشتیاں								

ٹیبل 13: کمزوری کا اندازہ (معاشرتی اور معاشی)

حساسیت کے اشارے	نازک سہولیات کے بغیر لوگوں کی تعداد کی شرح				
	علاقہ / مقام	علاقہ / مقام	علاقہ / مقام	علاقہ / مقام	علاقہ / مقام
سڑک تک رسائی					
پینے کا پانی					
صحت کی سہولت					
تعلیم					
سہولت					
بیت الخلاء					
بجلی					
ٹیلی فون / موبائل					
ٹیلی ویژن					

3.3۔ برادری کی اہلیت کا جائزہ

اہلیت کی تشخیص اس امر کا تعین کرنے کا تجزیاتی عمل ہے کہ بحران کے وقت لوگ اور معاشرے کس طرح منفی اثرات کا مقابلہ کرتے ہیں۔ کسی بھی خطرے کی صورتحال میں ان اہلیتوں کی توقع کرنے، مقابلہ کرنے یا اس کا سامنا کرنے کی اہلیت کے طور پر درجہ بندی کی جاسکتی ہے اور بالآخر دستیاب مہارتوں اور وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے کسی بھی خطرے کے مضر اثرات سے خود کو سنبھال سکتی ہے۔ صلاحیت کی تشخیص کے ذریعے کمیونٹی کی تباہ کاری کی تیاری، تخفیف اور روک تھام کیلئے دستیاب حکمت عملی اور وسائل جو دستیاب ہیں، کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اہلیت کی تشخیص کے عمل میں دو اہم اجزاء شامل ہیں، پہلا ہے کہ خطرات سے متعلق سابقہ تجربات اور ان کا مقابلہ کرنے کی حکمت عملی اور دوسرا تباہی کے خطرے کو کم کرنے کے لئے کمیونٹی کے دستیاب وسائل اور ان کا استعمال۔ کمیونٹی کی اہلیت کے جائزہ کے لئے عام طور پر استعمال کیے جانے والے کچھ مناسب طریقے اور ٹولز ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

ٹولز:

- کمیونٹی وسائل کا نقشہ - ریسورس میپنگ (جس کو وسائل کا نقشہ بھی کہا جاتا ہے) آپ کی برادری میں کیا اہم ہے اس کی نشاندہی کرنے کا عمل اور ہنگامی صورتحال یا تباہی سے پہلے اور بعد میں ان وسائل کو متحرک کرنے کے لئے حکمت عملی تیار کرنا ہے
- تاریخی پس منظر اور ٹائم لائنز - یہ اس بات کا انکشاف کرسکتے ہیں کہ ماضی میں لوگوں نے کس طرح کے منفی واقعات کا مقابلہ کیا
- موسمی کیلنڈرز - کمیونٹیز کے اختیار کردہ نمٹنے کا طریقے کار دکھاتا ہے
- اجتماعی وسائل کی نقشہ سازی سے برادری کے مرد اور خواتین کے مابین وسائل تک رسائی اور ان کے کنٹرول میں فرق ظاہر ہوتا ہے
- معاش کا تجزیہ - انفرادی گھرانوں کی مقابلہ کرنے کی حکمت عملی
- ادارہ جاتی اور سوشل نیٹ ورک تجزیہ - علاقے میں موجود رسمی اور غیر رسمی سہولیات کے ڈھانچے
- برادری کے مباحثے - حاصل کردہ معلومات سے کسی کمیونٹی میں موجود وسائل کو جاننے میں مدد ملے گی، خاص طور پر اس طرح کے انٹرویو سے قیمتی معیاری معلومات مل جاتی ہیں۔

ٹیبل 14: کمیونٹی کے صلاحیتی وسائل کی نقشہ سازی (اپنی)

وسائل	لکڑی	عمارت / کھودنے کے اوزار	گاڑیاں / ٹریکٹر ٹرالیاں / بسیں، موٹر سائکل وغیرہ	کشتیاں	رضاکار تربیت یافتہ / غیر تربیت یافتہ	جنریٹر / ایندھن	غذائی اشیاء	طبی فراہمی	کمیونٹی فنڈز	کچھ اور
مقام										
مقام										

ٹیبل 15: حکومت کے ساتھ کمیونٹی کی اہلیت کے وسائل کی نقشہ سازی

وسائل	ریتی تھیلے	اوزار	گاڑیاں	کشتیاں	پانی دینے والے نلکے	انخلا مرکز	خیمے	این ایف آئی	ہنگامی نقدی	طبی فراہمی
مقام										
مقام										

ٹیبل16: کیمونٹی صلاحیتی تشخیص مباحثے کے سوالنامے کا نمونہ

- آفت کے رد عمل / آگاہی پر کام کرنے والی کیمونٹی کی سماجی اور مذہبی تنظیموں کی تعداد
- آفت کے رد عمل اور آگاہی پر کام کرنے والے بیرونی اداروں یعنی این جی اوز اور انٹرنیشنل این جی اوز کی تعداد
- فوری انتباہ کا نظام، انتباہ کا دورانیہ
- وارننگ سسٹم کی رسائی میں آنے والے دیہاتوں کی تعداد
- ناخواندہ بڑوں (مرد / خواتین) کی تعداد
- معذور افراد (بالغوں، بچوں، خواتین / مردوں) کی تعداد
- الیکٹرانک میڈیا ٹی وی، ریڈیو تک رسائی ہے یا نہیں
- ہنگامی رسپانس پلان موجود ہے یا نہیں
- انخلاء کا منصوبہ موجود ہے یا نہیں
- تباہی سے کچھ گھنٹوں پہلے فوری انتباہ دستیاب ہے
- فوری انتباہ کی رسائی والے دیہات کی تعداد
- مقامی ہنگامی رد عمل ٹیموں کی تعداد
- PRCS رضاکاروں / ٹیموں کی تعداد
- ہنگامی رد عمل پر کام کرنے والی خواتین رضاکاروں کی تعداد
- ہنگامی رد عمل پر کام کرنے والی مذہبی / فلاحی تنظیم کے نیٹ ورکس کی تعداد
- بیرونی اداروں یعنی این جی اوز اور انٹرنیشنل این جی اوز کی تعداد جو ہنگامی رد عمل پر کام کر رہے ہیں۔
- کیا پاک فوج ایمرجنسی ریسپانس میں شامل ہے؟ ہاں یا نہیں
- صحت کی سہولیات اور عملے کی تعداد
- انخلا کے مراکز / انخلا کے مراکز کے طور پر استعمال ہونے والے اسکولوں کی تعداد
- پچھلے سال سیلاب سے متاثرہ آبادی کی تعداد
- انشورنس اور قرض جیسے خطرے کی منتقلی کا طریقہ کار موجود ہے یا نہیں۔

نوٹ:

فہرست میں ضرورت، دائرہ کار اور مقصد کے مطابق اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ خدمات کی فراہمی کے اداروں، بینکاری تنظیموں، انسانی وسائل، میڈیا کی حیثیت، اور آفات کی تیاریوں کی خدمات اور آلات کی دستیابی سے کسی برادری کی صلاحیت کی عکاسی ہوگی۔

4. برادری کے خدشات کا تجزیہ

خطرہ، کمزور دفاعی صلاحیت اور اہلیت کی تشخیص کرنے کے بعد خدشے کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ خدشے کے تجزیے سے کیمونٹی اور مقامی حکام خطرے کے مختلف واقعات کے ممکنہ اثرات کو سمجھنے کے اہل ہوں گے۔ خدشے کے تجزیے میں خطرات کے بارے میں حاصل کردہ معلومات، ان کی تعداد اور شدت اور عناصر سے خطرہ کے بارے میں حاصل کردہ معلومات کی بنیاد پر خطرے کے منظر کشی شامل ہے۔ خدشے کے تجزیے کے دوران ہم شناخت کرتے ہیں کہ خطرے سے مختلف عناصر پر کس طرح کا اثر پڑے گا۔ جیسے لوگ، مکانات، فصلیں، عمارتیں، سڑکیں، اسکول وغیرہ۔ یہ اثر کی حد کی بھی شناخت کرتے ہیں۔ جیسے کتنے لوگ مارے جاسکتے ہیں، کتنے زخمی ہوسکتے ہیں، کتنے ہیکٹر اراضی منفی

طور پر متاثر ہو گی یا ڈوب جائے گی۔ تاہم، کچھ برادریوں کو بیک وقت ایک سے زیادہ خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورتحال یا علاقے میں ہر طرح کے خطرات سے ہونے والے امکانی نقصانات کی نشاندہی کرنا اہم ہو گا۔ جیسا کہ ہم نے پچھلے سیشن میں سیکھا ہے کہ مختلف خطرات کا مختلف عناصر پر اثر مختلف ہو سکتا ہے اور ایک خطرہ بہت سے عناصر کو مختلف طریقوں سے اثرانداز کر سکتا ہے مثال کے طور پر، قحط سالی بنیادی ڈھانچے کو نقصان نہیں پہنچاتی بلکہ عوامی صحت کے لئے نقصان دہ ہے جبکہ سیلاب پکی اینٹوں کے ڈھانچے کے مقابلے میں کچے اور نیم کچے مکانات کو زیادہ متاثر کرتا ہے۔ ایک ہی وقت میں کچھ خطرات ثانوی خطرات کا سبب بھی بن سکتے ہیں جیسے زلزلے لینڈ سلائیڈنگ کا سبب بن سکتے ہیں۔ خشک سالی سے غذائی قلت اور پانی سے پیدا ہونے والی بیماریاں اور کیڑوں مکوڑوں کی افزائش میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ سیلاب آلودگی پھیلا سکتا ہے اور وبائی امراض کا سبب بن سکتا ہے۔

تجزیہ معاشرے کو درپیش خطرات کے بارے میں سائنسی اور تجرباتی اعداد و شمار کو یکجا کر سکتا ہے۔ یہ سمجھا گیا ہے کہ کمیونٹیز کے ساتھ کام کرتے ہوئے دیسی علم بہت ضروری ہے ، لیکن ایسی صورتحال میں سائنسی اعداد و شمار بھی اہم ہیں جب کمیونٹی کسی خطرہ سے دوچار نہیں ہوئی ہے جیسے، مستقبل میں آب وہوا کی تغیر کے اثرات یا کمیونٹی کے قریب ندیوں کے نظام پر ڈیم بنانے کے اثرات۔

خدشے کا نقشہ، خطرے کے نقشوں کو، خطرے میں ڈالنے والے پہلوؤں اور معاشرے میں دستیاب وسائل کے پہلوؤں کی مدد سے تیار کی جا سکتا ہے۔ خطرے کے یہ نقشے برادریوں کی کمزور دفاعی صلاحیتوں کے بارے میں معلومات سے منسلک ہیں۔ اس طرح کے تجزیے سے خطرہ اور دفاعی صلاحیت کے تجزیوں کے نتائج ظاہر ہوتے ہیں اور معاشرے کی سطح پر بھی اس کو خدشے کے تجزیہ کا ایک اہم ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ تاہم اس کا ایک اور طریقہ امکانی خطرہ اور اس کی نقصان کی صلاحیت کا میٹرکس ہے جیسا کہ نیچے دیئے گئے جدول میں دکھایا گیا ہے۔

ٹیبل 17: یونین کونسل میں نمونہ رسک تجزیہ

ممکنہ نقصان	خطرے کا امکان				
	بہت کم	کم	درمیانہ	بڑا	بہت بڑا
بہت کم	وی ایل آر	وی ایل آر	ایل آر	ایل آر	ایل آر
کم	وی ایل آر	ایل آر	ایل آر	ایم آر	ایم آر
درمیانہ	ایل آر	ایل آر	ایم آر	ایچ آر	ایچ آر
بڑا	ایل آر	ایم آر	ایچ آر	وی ایچ آر	وی ایچ آر
بہت بڑا	ایل آر	ایم آر	ایچ آر	وی ایچ آر	وی ایچ آر

ایچ-ہائی، ایل-لو، ایم-میڈیم، آر-رسک، وی ویری، (اخذ: سنگھ اور انباگان 2001)

ٹیبل 18: یونین کونسل میں نمونہ رسک تجزیہ

سیریل	گاؤں کا نام	خطرے کا امکان-ایچ پی	ممکنہ نقصان-ڈی پی	خطرہ-(ایچ پی x ڈی پی)
1	اے اے اے	ایچ-ایچ پی	ایچ-ڈی پی	ایچ آر
2	بی بی بی	ایل-ایچ پی	ایچ-ڈی پی	ایم آر
3	سی سی سی	وی ایچ-ایچ پی	وی ایل-ڈی پی	ایل آر
4	ڈی ڈی ڈی	وی ایچ-ایچ پی	ایچ-ڈی پی	وی ایچ آر

5. خدشے کی تشخیص

آخری اقدام جو خدشے کے تجزیے کے بعد ہوتا ہے وہ خدشہ کی تشخیص ہے۔ اس کا سب سے اہم مقصد مستقبل کی حکمت عملیوں کا فیصلہ کرنا اور اس کی منصوبہ بندی کرنا ہے جو معاشرے میں موجود تباہی کے خطرات کو کم کرنے کے لئے کیا جانا چاہئے۔ یہ مختلف خطرات کو ترجیح دیتے ہوئے کیا جاتا ہے جو مستقبل میں معاشرے کو خطرہ میں ڈال سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ، خدشے کی تشخیص سب سے کمزور علاقے، یا برادری کو ترجیح دینے یا درجہ بندی کرنے میں بھی کار آمد ہے۔ مذکورہ بالا عمل کے ذریعے حاصل کردہ معلومات خدشے کی تشخیص کے دوران کیے گئے اس طرح کے فیصلوں کی بنیاد ہے۔ خطرہ میں کمیونٹی مقامی حکام کے ساتھ مل کر خدشات اور افعال کو ترجیح دینے کے معیار پر مشترکہ طور پر اتفاق کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، خدشے کی قابل قبول سطحوں کے بارے میں فیصلہ کرنا جس پر کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے یا جو خطرہ بہت زیادہ یا اعلیٰ کی حیثیت سے رکھا جاتا ہے اس کے لئے ترجیحی کارروائیوں کی کیا ضرورت ہے، اس کی تشخیص کے عمل کے دوران تبادلہ خیال اور ان پر اتفاق کیا جاتا ہے۔

مزید پڑھنا اور حوالہ جات

- وی سی اے کیا ہے؟ کمزوری اور صلاحیت کی تشخیص کا تعارف-IFRC
- مقامی حکام کے لئے کمیونٹی پر مبنی ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ-شرکاء کی ورک بک-اے ڈی پی سی
- ایشین آفات سے متعلق تیاری کا مرکز تھائی لینڈ (2011)؛"کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک رڈکشن" کے بارے میں شریک افراد کی کتاب www.adpc.net پر دستیاب ہے
- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اسلام آباد پاکستان (2019)؛ سی بی ڈی آر ایم ٹریننگ ٹول کٹ

http://www.ndma.gov.pk/publications/Participants'%20Workbook%20-%20Urc.pdf

- ورلڈ فوڈ پروگرام اسلام آباد پاکستان (2011)؛"کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ" کے بارے میں تربیتی کتاب۔
- صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی خیبر پختونخوا (2014-15)؛"کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ" کے بارے میں شرکاء کی ورک بک۔
- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اسلام آباد پاکستان (2012)؛ این ڈی ایم پی والیوم-III کے تحت شائع کردہ "کمیونٹی پر مبنی ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کے بارے میں انسٹرکٹر کی رہنما خطوط"۔

یونٹ 5.3

نام:	مقامی سطح پر آفات کے خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی (ضرورت اور اہمیت)
سیکھنے کا مقصد:	- آفات کے خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی عمل اور اقدامات کو سیکھنے کیلیئے - گاؤں اور یونین کونسل کی سطح پر DRR منصوبہ بندی کی ضرورت اور اہمیت کو سمجھنے کے لئے
ہینڈ آؤٹس:	پڑھنے کا مواد ہارڈ اور سوفٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
تربیتی مواد:	ملٹی میڈیا، کارڈز، فلپ چارٹس، مارکرز، وائٹ بورڈ اور مارکرز
تربیت کی تراکیب:	لامحدود باہمی مباحثے، آڈیو وزیوئل ایڈز، مشترکہ مشق، مشترکہ پرزنٹیشن اور سوال وجوابات

1. آفات کے خدشات میں کمی کا منصوبہ

منصوبہ ایک خاکہ یا روڈمیپ ہے جو خطرے سے دوچار کمیونٹیز کو مضبوط صلاحیت والی کمیونٹی بنانے میں راہنمائی کرتا ہے۔اس سے کمیونٹی کے تحفظ، آفت سے نمٹنے کی صلاحیت اور پائیدار ترقی کے حصول کیلئے میں مدد ملتی ہے۔

2. DRR منصوبہ بندی کا عمل

شراکت دار آفات خدشات کی جانچ پڑتال میں کسی کمیونٹی میں خطرات، کمزور دفاعی صلاحیتوں اور اہلیتوں کا پوری طرح جائزہ لینا اور ان کا تجزیہ کرنا شامل ہے، جبکہ درپیش خدشات کو کم سے کم کرنے کے لئے ٹھوس ایکشن پلان کی تشکیل کو آفات کے خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ منصوبہ بندی کے عمل کے دوران متاثرہ کمیونٹیز بیرونی افراد (ماہرین) کے ساتھ مل کر آفت سے پہلے، اس کے دوران اور اس کے بعد ہونے والے اقدامات کی منصوبہ بندی پر باہمی طور پر متفق ہوتے ہیں۔ عمل کو شروع کرنے اور کمیونٹیز کو تربیت دینے کے لئے DRR ماہرین کی شکل میں بیرونی مدد کی موجودگی اہم ہوسکتی ہے، تاہم یہ لازمی نہیں ہے۔ اگر یہ کمیونٹیز عام طور پر تربیت یافتہ ہوں تو وہ خود ہی منصوبہ بندی کا کام بہت موثر انداز میں کر سکتی ہیں۔ کمیونٹی کی سطح پر آفات کے خدشات میں کمی کے منصوبے کی تیاری کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ کمیونٹی میں شناخت شدہ خطرات یا ممکنہ خطرات، ثانوی خطرات، خطرہ کے مختلف قسم کے حالات کے جواب میں خطرات کو کم کرنے کے لئے عملی اقدامات کی نشاندہی کرنا ہے جبکہ دستیاب صلاحیتوں اور وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ تباہی کے خطرے کو کم کرنے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے پچھلے سیشنوں میں سیکھا ہے کہ آفات کے خدشات صرف اس صورت میں ہوتے ہیں جب اثرات یا کسی واقعے (خطرہ) اور لوگوں اور برادری کے خطرات کے مابین کوئی رابطہ ہوتا ہے، جو خدشے کے طول وعرض کے طور پر جانا جاتا ہے۔ لہذا، خدشات کم کرنے کی حکمت عملی پر غور کرتے ہوئے دونوں جہتوں کا تجزیہ بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی کے دوران جو طریقے دستیاب ہیں، وہ یا تو اس خدشے کو کم کریں یا اس کو مکمل طور پر روکیں۔ تاہم، چونکہ یہ ایک شراکت دار عمل ہے لہذا، منصوبہ بندی کے عمل کے دوران یہ ضروری ہے کہ دیہاتی ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹیوں کے ذریعہ پوری برادری کی معلومات کو شامل کیا جائے۔ کمیونٹیز کے اندر ہونے والی آفات سے نمٹنے کے لئے مقامی معلومات کی کوئی کمی نہیں ہے، لہذا منصوبہ بندی کے عمل کے ہر مرحلے کے دوران ان کے فیصلوں اور انتخاب کو منصوبہ کے اندر سننا اور انضمام کرنا چاہیئے۔

3. گاؤں اور یونین کونسل کی سطح پر DRR منصوبوں کی تیاری کی اہمیت

2010 این ڈی ایم ایکٹ کا اعلامیہ اور خطرناک واقعات کی تعداد اور شدت میں اضافے، خاص طور پر ہائیڈرو میٹرو جولوجیکل خطرات سے پورے پاکستان میں کمیونٹیز کو دفاعی صلاحیت کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ حکومت کو احساس ہے کہ وہ کمیونٹیز جو سب سے آگے ہیں اور خطرات میں ہیں عام طور پر اس کا خمیازہ انہی کو بھگتنا پڑتا ہے۔ مختلف خطرے کو بڑھانے والے عناصر کی موجودگی سے صورتحال مزید خراب ہو جاتی ہے۔ لہذا گزشتہ دہائی کے دوران حکومت، اقوام متحدہ اور انٹرنیشنل این جی اوز نے آفات کے خدشات میں کمی کے حوالے سے بہت سارے کام کیے ہیں۔ ملک میں ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ سسٹم کے قیام سے اہم پیشرفت حاصل ہوئی ہے۔ قومی یا صوبائی اور ضلعی سطح پر جیسے مقامی یا غیر ملکی ماہرین کی تکنیکی مدد سے ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ اور تخفیف کے منصوبے تیار کیے گئے ہیں۔ قومی تباہی کے رد عمل کا منصوبہ (نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ پلان) JICA نے بنایا تھا۔ اگرچہ، باہر سے ماہرین کے بنائے گئے منصوبوں نے فیلڈ کے بہترین طریقوں پر مبنی اسٹریٹجک سمت اور عملی اقدامات کی نشاندہی کرنے میں اہم کردار ادا کیا، تاہم وہ کمیونٹی کی سطح پر موجود طریقوں اور معاشرتی سطح پر موجود خطرے کے حالات کی درست نمائندگی کرنے میں ناکام رہے۔ قومی اور ذیلی قومی سطح پر نسبتاََ مضبوط اداراتی انتظامات کی موجودگی کے باوجود آفات سے نقصانات میں سالوں کے دوران مستقل طور پر اضافہ ہوا ہے۔

لہذا اب حکومت ماہرین کے ساتھ یہ تسلیم کرتی ہے کہ مضبوط صلاحیت والی کمیونٹیز کی ترقی کے لئے کمیونٹی کی سطح پر مشترکہ طور پر خطرات کی نشاندہی کرنے کے لئے اسٹریٹجک انداز میں کام کرنا ہے، جبکہ آفتی صورتحال کو کم کرنے اور خطرات کو کم کرنے کے لئے مقامی وسائل کو بروئے کار لاکر کمیونٹیز کو محفوظ بنانے، اپنے آپ پر انحصار اور استعدادی صلاحیت بہتر بنانا سب سے اچھا آپشن ہے۔

4. DRR منصوبوں کی تجویز کردہ آؤٹ لائن

جب سی بی ڈی آر ایم ماہرین / بیرونی افراد، مقامی سطح کے کمیٹی ممبران، کمیونٹی کے نمائندوں اور رضاکاروں کے مشترکہ طور پر تیار کیا جاتا ہے تو ڈی آر آر منصوبہ بندی بہت موثر اور معنی خیز ہوتی ہے۔ یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ برادری کو بیرونی لوگوں کے ساتھ مل کر تحریری دستاویز کی شکل میں ایک آفات کے خدشات میں کمی کا منصوبہ تیار کرنا چاہئے جو عمل درآمد، نگرانی اور جانچ کے مراحل کے دوران رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔ دونوں سطح کے منصوبوں کے لئے ممکنہ خاکہ مندرجہ ذیل ہو سکتا ہے۔

- گاؤں / یونین کونسل کی تفصیل جس میں محل وقوع، جغرافیہ، ارضیات، آبادی کی تقسیم، آب و ہوا، معاشی و معاشی خصوصیات اور معاش کے ذرائع وغیرہ شامل ہیں۔
- شراکت دار خطرے کی تشخیص کے نتائج کا خلاصہ اور خدشے کی پروفائل۔
- گاؤں / یونین کونسل کی سطح پر خدشات میں کمی کی حکمت عملی اور سرگرمیاں؛
- شامل افراد، کمیٹیوں اور رضاکاروں کے کردار اور ذمہ داریاں؛
- مجوزہ سرگرمیوں کے شیڈول اور ٹائم لائنز۔

ضمیموں میں شامل ہیں

- شراکت دار خطرے کی تشخیص اور آفات کے خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی سے نقشہ جات، ٹیبلز، اور میٹرکس
- کمیونٹی کے رہائشیوں کی فہرست، تنظیموں کی ڈائریکٹری اور اہم مقامی حکومت اور میڈیا روابط، کمیونٹی میں آفت کے ردعمل سے متعلق تنظیم کے ممبروں کی فہرست
- تیاری کی سرگرمیوں کے لئے معاشرتی اثاثوں کی انوینٹری
- آپریشنل طریقہ کار اور پالیسیاں جیسے ذخیرہ کرنا اور انوینٹری کے طریقے کار؛ رپورٹنگ کی ضروریات اور فارمیٹس، کمیونٹی ہنگامی فنڈ کا استعمال اور دوبارہ ادائیگی
- مختلف کمیٹیوں کے کاموں کی تفصیلات
- انخلا کے مرکز اور / یا ایمرجنسی آپریشن سنٹر وغیرہ کے انتظام میں انخلا کے طریقے کار اور راستے

مزید پڑھنا اور حوالہ جات

- ایشین آفات سے متعلق تیاری کا مرکز تھائی لینڈ (2011)؛ "کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک رڈکشن" کے بارے میں شریک افراد کی کتاب www.adpc.net پر دستیاب ہے
- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اسلام آباد پاکستان (2019)؛ سی بی ڈی آر ایم ٹریننگ ٹول کٹ
http://www.ndma.gov.pk/publications/Participants'%20Workbook%20-%20Urc.pdf
- ورلڈ فوڈ پروگرام اسلام آباد پاکستان (2011)؛ "کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ" کے بارے میں تربیتی کتاب۔
- صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی خیبر پختونخوا (2014-15)؛ "کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ" کے بارے میں شرکاء کی ورک بک۔
- نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اسلام آباد پاکستان (2012)؛ این ڈی ایم پی پی والیوم-III کے تحت شائع کردہ "کمیونٹی پر مبنی ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ کے بارے میں انسٹرکٹر کی رہنما خطوط"۔

ماڈیول-6

خطرہ زدہ کمیونٹی میں مقامی سطح پر آفات کی شدت اور اثرات میں کمی کے اقدامات

یونٹ 6.1: خدشے کی تخفیف کے اقدامات بشمول تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات

یونٹ 6.2: خطرے کی شدت اور اثرات میں کمی کے اقدامات (سیلاب، طوفان، سونامی اور سمندری دخل وغیرہ)

نتائج

اس ماڈیول کی تکمیل پر آپ قابل ہو سکیں گے:

- کمیونٹی سطح پر شراکتی ڈی آر آر منصوبہ بندی کے دوران خطرہ کم کرنے (تخفیف) کے تصور کو سمجھیں
- خطرہ کی تخفیف کے اقدامات بشمول بناوتی اور غیر بناوتی اقدامات کے ساتھ واقفیت حاصل کریں
- کمیونٹی سطح پر مختلف آفات کیلئے خطرے سے دوچار تخفیفی اقدامات کو جانیں

یونٹ 6.1

نام: **تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات سمیت آفات کی شدت اور اثرات میں کمی کے اقدامات کا ایک جائزہ**

سیکھنے کا مقصد:
- شراکتی ڈی آر آر منصوبہ بندی عمل کے دوران خطرہ کم کرنے کے تصور کو سمجھنے کیلئے
- خطرہ کم کرنے کے مختلف ساختی اور غیر ساختی اقدامات کو جاننے کیلئے

ہینڈ آؤٹس: پڑھنے کا مواد ہارڈ اور سافٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز

تربیتی مواد: ملٹی میڈیا کے ساتھ لیپ ٹاپ، میٹا کارڈز، فلپ چارٹ، مستقل مارکر، وائٹ بورڈ اور مٹنے کے قابل مارکرز

تربیت کی مہارتیں: پی پی ٹی سلائیڈز، باہمی مباحثے کے ساتھ مختلف علاقوں کی جانب سے ساختی اور غیر ساختی اقدامات کی مختلف تصاویر کا اشتراک کرنا، اور آخر میں سوال و جوابات

1. تعارف

پچھلے یونٹس میں ہم نے شراکت دار خدشہ کی تشخیص اور آفات کے خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی کے عمل کی تفصیلات کے بارے میں سیکھا۔ یہ یونٹ مختلف نشاندہی شدہ خدشات اور دستیاب تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات کی مدد سے تخفیف (آفات کی شدت اور اثرات میں کمی) کی اصطلاح کو سمجھنے میں ہماری مدد کرے گا۔ ڈزاسٹر رسک رڈکشن کی منصوبہ بندی کے عمل کے دوران کمیونٹی ممبروں کی شرکت اور شمولیت کے نتیجے میں خطرے میں کمی کے مختلف آپشن سامنے آتے ہیں۔ یہ بنیادی طور پر خطرہ کم کرنے کے ایسے اقدامات ہیں جو خدشات کو کم اور روک سکتے ہیں۔ تاہم تخفیف اور روک تھام دونوں کو پورا کرنے کے لئے تیاری بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ لہذا آسانی سے سمجھنے کے لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آفات کے خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی ایسے عمل پر مشتمل ہے جو کمیونٹیز کو درپیش خدشات کو روک سکتی ہے اور اسے کم کرسکتی ہے اور اس میں دونوں کے لئے ضروری تیاری کے اقدامات بھی بیان کیے گئے ہیں۔

2. روک تھام

روک تھام کو خطرات کے منفی اثرات سے مکمل پرہیز سمجھا جاسکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آفات کو ہونے سے روکنا یا خطرہ کے راستے سے مکمل طور پر دور ہوجانا، جو خاص طور پر قدرتی خطرات کی صورت میں ممکن نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر ہم کسی زلزلے کو رونما ہونے سے نہیں روک سکتے اور نہ ہی کافی پہلے کی وارننگ موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح سیلاب کے خطرے کی وجہ سے آبائی علاقوں کو چھوڑنا آسان نہیں ہے اور ماہی گیر کمیونٹی خطرات کی وجہ سے کھلے سمندروں میں اپنے روزگار کو نہیں چھوڑ سکتی۔

3. آفات کی شدت اور اثرات میں کمی

آفات کی شدت اور اثرات میں کمی سے مراد ایسے اقدامات ہیں جو کسی اثر کو کم سے کم کرنے کے لئے کسی آفت کے اثرات سے پہلے اٹھائے جاسکتے ہیں۔ قدرتی خطرات کے تناظر میں آفات کی شدت اور اثرات میں کمی کا لفظ زیادہ دلچسپ ہوتا ہے کیونکہ ہم تباہی کو ہونے سے نہیں روک سکتے۔ تاہم ہم کچھ اقدامات جیسے سیلاب کے بندوں کی تعمیر، مکانات کی سطح کو بڑھانا اور خوراک اور پانی ذخیرہ کرنا وغیرہ کے ذریعے تباہی کے نتائج کو کم کرنے کی کوشش کرسکتے ہیں اور منفی اثرات کے خلاف تحفظ فراہم کرسکتے ہیں۔ عام طور پر ان اقدامات کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

3.1- تعمیراتی اقدامات

ان میں مستقل اور نیم مستقل انسان ساختہ ڈھانچے جیسے کنارے، پشتے، سیلاب کے بند شامل ہیں اور اس میں ریت کے تھیلے کی عارضی رکاوٹ بھی شامل ہے۔ دوسری قسم کی طویل مدتی تعمیراتی اقدامات میں دریاؤں کے بہاؤ کو استعمال کرنے کے لئے دریائی ڈیموں اور آبی ذخائر کی تعمیر کے ساتھ ساتھ راستے، قوت اور پانی کے بہاؤ کے اثر کو تبدیل کرنے کے لئے بنائی گئی دیگر حکمت عملی بھی ہے۔ اس کے علاوہ تعمیراتی قواعد کے مطابق طبعی ڈھانچے کی تعمیر کو زلزلے سے محفوظ بنانے کے لئے یا سیلاب سے بچاو کے لئے بنیادوں کو بڑھانا، یہ سب آفات کی شدت اور اثرات میں کمی کے تعمیراتی اقدامات سمجھے جاتے ہیں۔

3.2- غیر تعمیراتی اقدامات

خطرے کو کم کرنے والے غیر تعمیراتی اقدامات میں وہ اقدامات شامل ہیں جو اثر کی شدت اور طاقت کو براہ راست کم نہیں کرتے بلکہ منفی اثرات کے خلاف حفاظت اور تحفظ کرتے ہیں۔ ان میں آفات کے خدشات میں کمی کے ادارہ جاتی انتظامات مرتب کرنا، پالیسی بنانا اور DRR قوانین کا نفاذ، قوانین یا آگ سے بچاؤ کے اقدامات، صلاحیتوں کی تعمیر، تربیت، آگاہی بڑھانے، مشقیں وغیرہ کے ذریعے عملدرآمد کرنے کی کوششیں شامل ہیں۔ بعض اوقات بعض عمارتوں کے سامان جیسے کھڑکیوں، شیشے، دروازے، چھت، ٹائل وغیرہ کو بھی کسی عمارت کا غیر تعمیراتی جزو سمجھا جاتا ہے۔

خدشات میں کمی کی منصوبہ بندی کے دوران تعمیراتی اور غیر تعمیراتی دونوں طرح کی سرگرمیوں پر غور کرنا ضروری ہے۔ ایک دوسرے کی تکمیل کے لئے دونوں ہی اہم ہیں۔ مثال کے طور پر، ہم علم و آگاہی کے بغیر حکومت کے منظور شدہ تعمیراتی قواعد کے مطابق زلزلہ یا سیلاب سے محفوظ گھر نہیں بنائے جاسکتے۔ گھر میں رہنے والے خاندان کے افراد کو خطرے کے شکار علاقے میں محفوظ طریقے سے رہنے کے بارے میں آگاہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آگاہی تربیت، مشقوں اور گھر کے اندر غیر تعمیراتی لوازمات اور فکسچر کو صحیح طریقے سے ٹھیک کرنے کے ذریعے دی جاسکتی ہے۔

4. روک تھام اور تخفیف کے مابین فرق

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، روک تھام کی اصطلاح سے مضر اثرات اور اس سے منسلک خطرات کے منفی اثرات سے پرہیز ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے آفات کو ہونے سے روکنا یا خطرہ کے راستے سے مکمل طور پر دور ہونا۔ جبکہ آفات کی شدت اور اثرات میں کمی کا مطلب واقعہ کو چھوٹا بنانا اور اس کے نقصان دہ اثرات کو کم کرنا ہے۔ عام طور پر واقعہ پیش آنے سے پہلے روک تھام کی سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں، جس کا مقصد یا تو واقعہ کو رونما ہونے سے روکنا ہے، یا اس کے راستے سے ہٹ جانا ہے۔ تاہم، خطرے کی روک تھام کے بعد تخفیف کرنے پر غور کیا جاتا ہے جب کوئی خطرے کو روکنا ممکن نہیں ہوتا۔ آفات کی شدت اور اثرات میں کمی کے اقدامات اس کی شدر کو کم کرنے اور اس کے اثرات کو کم نقصان دہ بنانے کے لئے تیار کیا جاتے ہیں۔

5. آفات سے نمٹنے کی تیاری

تکنیکی طور پر ماہرین آفات سے نمٹنے کی تیاری کو یوں بیان کرتے ہیں کہ یہ حکومت، بحالی تنظیموں، برادریوں اور افراد کی طرف سے تیار کردہ علم اور ردِ عمل کی اہلیت ہے، تاکہ وہ موجودہ خطرے کے واقعات یا حالات کا مؤثر انداز میں جواب دے سکیں اور اس کے اثرات سے اپنی آپ کو باہر نکال سکیں۔ وضاحت کے مقصد کے لئے تیاری کو غیر تعمیراتی اقدام کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے، لہٰذا یہ تخفیفی اقدامات کا ایک ذیلی جزہے۔ بہر حال آفات کے خدشات میں کمی کے لئے خود ساختہ تیاری ایک اہم جزہے جو معاشرے میں تباہی کے نقصاندہ نتائج کے بارے میں شعور بیدار کرنے کے لئے ضروری ہے اور آفات کے خلاف کمیونٹیز کی استعدادی صلاحیت مضبوط بناتا ہے۔

مزید پڑھنا اور حوالہ جات

- آفات کم کرنے کے لئے اقوام متحدہ بین الاقوامی حکمت عملی 2009؛ تباہی کے خطرے میں کمی سے متعلق UNISDR کی اصطلاحات۔ https://www.unisdr.org/files/7817_UNISDRTerminologyEnglish.pdf, پر دستیاب ہے
- "کمیونٹی بیسڈ ڈیزاسٹر رسک رڈکشن" پر شرکاء کی ورک بک، ایشین ڈیزاسٹر پریپیرڈنیس سنٹر بینکاک تھائی لینڈ (2011) www.adpc.net پر ملا۔

یونٹ 6.2

نام:	**آفات کی شدت اور اثرات میں کمی کے اقدامات (سیلاب، طوفان، سونامی اور سمندری دخل وغیرہ)**
سیکھنے کا مقصد:	کمیونٹی سطح پر ڈزاسٹر رسک رڈکشن اقدامات کے لئے تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات کے طور پر مختلف خطرہ مخصوص تخفیفی آپشنز کو جاننے کیلئے
ہینڈ آوٹس:	پڑھنے کا مواد ہارڈ اور سوفٹ کاپی اور پی پی سلائیڈز
تربیتی مواد:	ملٹی میڈیا اور لیپ ٹاپ، کارڈز، فلپ چارٹس، مستقل مارکرز، وائٹ بورڈ اور ایریز ایبل مارکرز
تربیت کی تراکیب:	پی پی ٹی سلائیڈز، باہمی تبادلہ خیال، مقامی تجربات سے سیکھیں اور سوال و جوابات

1. تعارف

پچھلے یونٹ میں، ہم نے آفات کے خدشات میں کمی کے اقدامات کے بارے میں تبادلہ خیال کیا اور روک تھام، تخفیف، تعمیراتی و غیر تعمیراتی اقدامات اور تیاری وغیرہ کے درمیان فرق سیکھا اب اس یونٹ میں، ہم خاص طور پر سیلاب، طوفان، سونامی اور سمندری دخل اندازی کے خدشات میں کمی کے اقدامات پر توجہ دیں گے کیونکہ یہ صوبہ سندھ میں یہ سب سے زیادہ عام خطرات ہیں۔

2. سیلاب کے خطرے کی شدت اور اثرات میں کمی کے اقدامات

ہم واقف ہیں کہ صوبہ سندھ میں سیلابوں کے نتیجے میں ہر سال بھاری نقصان ہوتا ہے۔ صوبہ سندھ میں جو سیلاب موجود ہیں وہ دریائی، اچانک، شہری اور بعض اوقات سمندری ساحل کے ساتھ ساتھ علاقوں کا سیلاب جو سمندری طوفان اور سونامی کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔ ہر قسم کے سیلاب کے لئے ایک نقطہ نظر کا اطلاق مشکل ہے۔ شدت اور اثرات میں کمی کے بہت سے اقدامات ہیں جن میں زمینی استعمال کی منصوبہ بندی اور سیلاب کی پیشگوئی، انتباہ، آگاہی بڑھانے، تیاری اور ردعمل کے لئے پالیسیوں کی تشکیل اور نفاذ شامل ہیں۔ تاہم حکومت کی طرف سے تخفیف کی پوری حکمت عملی کے تحت متاثرہ کمیونٹیز کو شامل کرنا اور مقامی سطح پر خدشات کی تشخیص اور ڈی آر آر پلان کو شامل کرنا ضروری ہے۔ یہ پہلو معاشرے میں شرکت اور استحکام کے اقدامات کو یقینی بناتا ہے۔ ذیل میں کچھ کمیونٹی پر مبنی تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات ہیں جو سیلاب کے خطرات کے خاتمے کے لئے اپنائے جاسکتے ہیں۔

2.1- سیلاب کی تخفیف کی لئے تعمیراتی اقدامات

مقامی سطح پر ان میں پشتے، حفاظتی بند، آبی ذخیرے، ڈیموں کے بند، پناہ گاہوں اور بستیوں کی تعمیر وغیرہ شامل ہیں جبکہ گھریلو سطح پر مکانات کی محفوظ تعمیر، خطرے سے بچنے والا ڈیزائن (فلڈ پروفنگ)، جیسے کچھ داخلی راستوں کو روکنا دروازے سیل کرنے کیلئے ڈھالوں کا استعمال، ریت کے تھیلوں کا استعمال، اونچائی پر موجود نقصاندہ سامان کو ہٹانا، مشینری کو گریس (تیل) دینا وغیرہ اور سیلابی خطرے سے دوچار نشیبی علاقوں سے دور مکانات کی تعمیر کرنا۔

2.2- سیلاب کی تخفیف کی لئے غیر تعمیراتی اقدامات

ان میں سیلاب کے خطرے کی تشخیص، سیلاب سے متاثرہ ردعمل کمیٹیوں کی تشکیل، فلڈ فائیٹنگ کمیٹیاں تشکیل دینا، تربیت اور مشقوں کا انعقاد، کمیونٹی کی سطح پر رسک ٹرانسفر میکانزم شروع کرنا یعنی مکان، کشتی، فصلوں کی حفاظت۔ محفوظ راستوں کی نشاندہی اور کمیونٹی کی سطح پر ہنگامی رسپانس کٹس کا بندوبست کرنا، کھانا اور پانی ذخیرہ کرنا وغیرہ۔ گھریلو سطح پر سرگرمیوں میں ٹی وی، ریفریجریٹرز، چھت، بجلی کے تار، تربیت کی فراہمی اور کمیونٹی پروگراموں میں حصہ لینے اور کمیونٹی کے ردعمل منصوبے کو جاننے جیسے اثاثوں کی مناسب سطح پر بحالی شامل ہو سکتی ہے۔

3. طوفان کے خطرے کی شدت اور اثرات میں کمی کے اقدامات

سمندری طوفان ایک اور قدرتی خطرہ ہے جو کبھی کبھار سندھ کے ساحلی اضلاع بدین، تھرپارکر، سجاول، ٹھٹھہ اور کراچی میں موسم گرما کے دوران وقوع پزیر ہوتا ہے۔ حالیہ برسوں میں متعدد طوفان ساحلی برادری کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں، آب وہوا کی تبدیلی کی وجہ سے طوفانوں کا آغاز بحیرہ عرب اور خلیج فارس میں بار بار ہوتا ہے، حالانکہ ان میں سے بیشتر ہمارے ساحل کے قریب قریب پہنچتے پہنچتے کمزور ہو جاتے ہیں، تاہم کچھ لوگوں کو کافی نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ زیادہ بارش اور سیلاب کے ساتھ ذیل میں کمیونٹی پر مبنی کچھ تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات ہیں جو طوفان کے خطرے کے خاتمے کے لئے اپنائے جاسکتے ہیں۔

3.1۔ طوفان کی تخفیف کی لئے تعمیراتی اقدامات

مجوزہ ساختی اقدامات میں بائیو شیلڈ کی اصطلاح شامل ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ساحلی علاقوں کے کنارے مینگرووکے پودے لگانے، سمندری دیوار اور پشتوں، طوفانی پناہ گاہوں اور کمیونٹی سطح پر ابتدائی انتباہی نظام اور مواصلات کا استعمال وغیرہ، جبکہ گھریلو سطح پر طوفان سے مزاحمتی مکانات، خطرہ مزاحم ڈیزائن (طوفان اور فلڈ پروفنگ) جیسے کچھ داخلی راستوں کو روکنا، دروازوں کو سیل کرنے کیلئے ڈھالوں کا استعمال، ریت کے تھیلوں کا استعمال، نقصان دہ سامان کو اونچی سطح سے ہٹانا، مشینری کو گریس (تیل) دینا، یا تو سمندری طوفان کے شکار علاقوں سے دور مکانات کی تعمیر کرنا یا کم سے کم ہوا کی سمت میں مکانات تعمیر کرنا تاکہ بھاری تباہی سے بچ سکیں۔

3.2۔ طوفان کی تخفیف کی لئے غیر تعمیراتی اقدامات

ان میں سائیکلون کے خطرے کی تشخیص، عوامی شعور اور کمیونٹی کی تیاری، استعداد سازی اور تربیت، ساحلی ضوابط اور زوننیشن، قدرتی ریت کے ٹیلوں کو برقرار رکھنا، انخلاء کی مشقیں، برادری کی سطح پر ہنگامی منصوبہ بندی، انخلا کے لئے محفوظ راستوں کی نشاندہی کرنا اور کمیونٹی سطح پر ہنگامی رسپانس کٹس کا بندوبست شامل ہیں۔ جبکہ گھریلو سطح پر جیسے اثاثوں کی مناسب درستگی کرنا، چھتوں، شفاف شیٹوں والے شیشے، تربیت کی فراہمی، کمیونٹی مشقوں میں حصہ لینا اور برادری کے ہنگامی منصوبوں کو جاننا وغیرہ۔

4. سونامی کے خطرے کی شدت اور اثرات میں کمی کے اقدامات

اگرچہ سونامی صوبہ سندھ میں ساحلی برادریوں کے لئے زیادہ خطرہ نہیں ہوتا، تاہم گجرات ہندوستان میں واقع فعال فالٹ زون کے قریب واقع ہونے اور مزید یہ کہ پاکستانی بحیرہ عرب مکران سبڈکشن زون کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے کراچی اور دیگر ساحلی علاقوں میں زلزلے اور سونامی کا خطرہ موجود ہے۔ ایک بڑا سونامی جو 1945 کے دوران پیش آیا تھا اور دوسرا 2001 میں بھج گجرات کے زلزلے کی وجہ سے ہوا تھا۔ ذیل میں کمیونٹی پر مبنی کچھ تعمیراتی اور غیر تعمیراتی اقدامات دیئے گئے ہیں جن کو سونامی کے خطرات کی تخفیف کے لئے اپنایا جاسکتا ہے۔

4.1۔ سونامی کی تخفیف کی لئے تعمیراتی و غیر تعمیراتی اقدامات

سونامی کے ساحل پر پہنچنے سے پہلے اس کے اثرات کو کم کرنے کے لئے ہم خطرہ زدہ دیہاتوں کے سامنے ساحل کے ساتھ ساتھ اونچی لہروں سے بچنے کے لئے رکاوٹیں بناسکتے ہیں جن کو گرائنز کہا جاتا ہے۔ راک گرائنز کو عام طور پر ترجیح دی جاتی ہے کیونکہ وہ زیادہ پائیدار ہوتے ہیں اور اپنی قابل نقل فطرت کی وجہ سے لہروں کی زیادہ توانائی کو جذب کرتے ہیں۔ قدرتی جیو شیلڈز بشمول مینگروولگانا اور کمیونٹی شیلٹر تیار کرنا، کمیونٹی کی سطح پر فوری انتباہی نظام وغیرہ۔ جبکہ گھریلو سطح پر ہم ابتدائی انتباہی نظام تشکیل دے سکتے ہیں، تربیت کے ساتھ پناہ گاہوں میں جلد انخلاء کے بارے میں شعور پیدا کرسکتے ہیں۔

5. سمندر کی دخل اندازی کے خطرے کی شدت اور اثرات میں کمی کے اقدامات

صوبہ سندھ کے ساحلی علاقوں خصوصاً بدین، ٹھٹہ اور کراچی کے ساحلی علاقوں میں سمندر کی دخل اندازی ایک باقاعدہ رجحان بن گیا ہے۔ ضلع بدین خاص طور پر سندھ کے ساحلی اضلاع میں سے ایک سمجھا جاتا ہے جو سمندری پانی کے گھس جانے سے بری طرح متاثر ہوا ہے۔ ایک تازہ ترین تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ دریائے سندھ ہر سال 400 ملین ٹن مٹی سمندر میں پھینک دیتا ہے، جو اب کم ہو کر ایک سال میں صرف 100 ملین ٹن رہ گیا ہے۔ سمندر میں میٹھے پانی اور بھرپور مٹی کے بہاؤ میں بتدریج کمی نے نہ صرف ڈیلٹا کی تشکیل کو کم کیا ہے بلکہ بحری دخل اندازی کو تیز کردیا ہے اور ساحلی علاقوں میں نمکینی کی صورتحال پیدا ہوگئی ہے جو قدرتی وسائل جیسے زمین، مویشی، پودوں، مچھلی، مینگروز اور سمندر میں دیگر خوردنی سمندری اقسام کے نقصان کا باعث بن رہی ہے۔ مزید برآں سمندری پانی کی دخل اندازی کے ساتھ ساتھ تازہ پانی کی قلت خطے کی جغرافیائی شکل کو

مستقل طور پر تبدیل کر رہی ہے اور ساتھ ہی ساحلی برادریوں کو اپنا روزگار تبدیل کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ لہٰذا اگر خدشے کا بروقت انتظام نہ کیا جائے تو یہ تباہی میں بدل سکتا ہے، جس کے نتیجے میں ماحول اور ساحلی طبقات کی مکمل تباہی ہو سکتی ہے۔

5.1- سمندر کی دخل اندازی کے اثرات میں کمی کے تعمیراتی و غیر تعمیراتی اقدامات

جہاں تک تعمیراتی اقدامات کا تعلق ہے تو سمندری پانی کی دخل اندازی کو کم کرنے کے لئے موزوں طریقوں میں سے ایک منظم آبی ری چارج ہے جس کیلئے بہت ساری کوششیں کرنا باقی ہیں۔ سمندری پانی کی مداخلت پر کنٹرول کیلئے مزید جذب ہونے والی گیلریز اور جری پانی کے کنوؤں کو تعمیر کیا جاسکتا ہے تاکہ پمپنگ بیڈ ساحلی پانیوں میں چھوڑنے کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ پانی کی فراہمی کے نظام کے عمل اور حفاظت میں بہتری اور رساو اور غیر قانونی ٹیپنگ، صاف کرنے والے پلانٹ اور زیرزمین پانی ذخیرہ کرنے کے ذخائر کے ذریعے پانی کے ضیاع میں کمی وہ تعمیراتی حل ہے جو صوبہ سندھ کے ساحلی علاقوں میں نافذ کیا جانا چاہیئے۔ تاہم اس کے لئے وسیع پیمانے پر کوششوں اور بڑی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے اور یہ ایک طویل مدتی پائیدار حل ہو سکتا ہے۔

جہاں تک غیر تعمیراتی اقدامات کا تعلق ہے تو ساحلوں کے ساتھ نمک برداشت کرنے والی فصلوں کی اقسام کی توسیع، مٹی کی بحالی کی جدید ٹیکنالوجی متعارف کروانا اور ریورس اوسموس پلانٹس یا کھارے پانی کو صاف کرنے کے پلانٹس اور بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنے والی ٹیکنالوجی کو تجویز کیا جاسکتا ہے تاکہ مقامی آبادی کے معاشرتی اور معاشی حالات بہتر ہو سکیں۔

مزید پڑھنا اور حوالہ جات

- یونیسکو اور ای این ای پی کی جانب سے آفات کم کرنے کیلئے APELL اور Flood ایک کمیونٹی پر مبنی نقطہ نظر۔ http://unesdoc.unesco.org/images/0013/001378/137828e.pdf. پر دستیاب ہے۔
- بین الاقوامی جریدے برائے بحراوقیانوس، جلد 10، نمبر 2 (2016)، ساحلی علاقوں میں ساختی اور غیر ساختی تخفیفی اقدامات https://www.ripublication.com/ijoo16/ijoov10n2_06.pdf; pp.141-148;
- آفات کی تیاری پورٹل؛ https://disasterpreparednesscourse.com/disaster-hazards/cyclones-tropical/cyclones-tropical-mitration-ferences-before-during- after/#tab-2 پر دستیاب ہے۔
- صوبائی ڈیزاسٹر مینیجمنٹ اتھارٹی سندھ، http://www.pdma.gos.pk/new/Preparedness/guidlines.php، پر دستیاب ہے۔
- حبیب اللہ مگسی اور ایم جاوید شیخ سندھ زرعی یونیورسٹی (2017)؛ "سمندری پانی کی مداخلت: سندھ، پاکستان کی ساحلی برادریوں میں زمینی انحطاط اور خوراک کا عدم تحفظ" File:///C:/Users/HP/Downloads/magsi_sheikh_2017_seawater.pdf پر دستیاب ہے۔
- پرابیر کمار میتی، سبھاش داس، اور راجب داس، اسکول آف واٹر ریسورسز انجینئرنگ، جودھپور یونیورسٹی، بھارت (2018)؛ "بھارت میں جنوبی مغربی بنگال کے ساحلی ایکویفیرس میں نمکین پانی کے مداخلت سے نمٹنے کے اقدام"، جو https://medcraveonline.com/MOJES/MOJES-03-00061.php پر دستیاب ہیں

SDS

Solutions for Development Support

PROVINCIAL DISASTER MANAGEMENT AUTHORITY

SINDH

GOVT OF SINDH